

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۵۹۷۸ - Accession No. ۷۰۹۶

Author محمد رفیع الدین

Title انیسویں سو سال کی تاریخ

This book should be returned on or before the date last marked below.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعْلَمُونَ انْسابَكُمْ مَا تَصْلَوْنَ مِنْ حُجَاتِ

دین زمان بفضل ایزد زمان آمرکن فیکون سالن فنون و شیون



مستفاد از مؤلف جناب لوی محمد رضی الدین صفا بسمل صدیقی زشوی دیونی

در کاپس لیس شاه آباد ضلع هر دوی حلیه طبع پوشید



نام خدا زیب و دھڑ کلام | باز بسمل سوئے احمد سلام

بعد حمد خدا و نعت سیدنا محمد مصطفیٰ و درود بر آل و اصحاب عبا کے واضح ہو کہ
 یہ اضعف العباد بندہ سکین محمد رضی الدین بسمل صدیقی فرشتوری بدایونی اپنے
 بنی امام و شیوخ صدیقی فرشتوری سکنائے بدایون کی خدمت میں خصوصاً و
 جملہ شیوخ صدیقی اولاد قاضی حمید الدین کنوری بدایونی و شیوخ صدیقی
 عبدالرحمانی رضی اللہ عنہ سکنائے بدایون کی خدمت میں عموماً عرض کرتا ہے کہ اس
 زمانہ میں ہماری قوم اور برادری میں اکثر لوگوں کو اس سببے آباد اجداد کے نام در اوٹنے
 حالات معلوم نہیں ہیں اور شجرۃ الانساب جو مستند و قابل وثوق ہو وہ ہر ایک کے پاس
 نہیں ہے پس آئندہ ہماری نسلوں میں اگر کوئی رسالہ سلسلۃ الانساب کا لکھا ہوا
 نہ رہا تو وہ لوگ یہی غجانین گے کہ ہمارے بزرگ کون تھے اور کن سے ہمارا
 نسب ملتا ہے اگرچہ خدمت شرافت نسب نامہ کا کام نہیں ہے جو ہر ذاتی

انسان میں ہو تو وہ کام آتا ہے (بلکہ ہمیشہ یہ کام آتا ہے) تاہم شرافت خاندانی بھی نہایت بکار آمد چیز ہے اور اپنا اثر ہر وقت دکھاتی ہے پیغمبر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ **تَعْلَقُوا مِنْ أَشْكَائِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَسْرَحَكُمْ** یعنی تم اپنے نسب کو یاد کرو تاکہ تمہارا رشتہ اور کُف برابر چلتا رہے۔ گذشتہ فی الصبح لہذا میں نے بعد تالیف کتاب تذکرۃ الوصلین کے یہ ارادہ کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے اس وقت تک سلسلہ انساب اپنے خاندان شیوخ صدیقی محمدی فرشتوری کا مع او نکلے مختصر حالات کے اور او نکلے قرابت کے کہ کس خاندان سے ہے لکھا جائے تاکہ بعد ہماری ہماری نسلوں کے لئے عمدہ یادگار رہے اور وہ اپنے بزرگوں کی طرح ہو کر اپنی نسلوں کو خراب نہ کریں اگر اپنے قوم میں صحیح النسب مفلس بھی کسی زمانہ میں ہو جائے تاہم قرابت اس کے ساتھ کرنے میں عار نہ سمجھیں **شعر**

ہرگز نہیں سربطہ بانی استخوان | پیش حب مباد حدیث نسب کنی

اولاً ایک شجرہ بن حضرت آدم علی نبیہا وعلیہ السلام سے کاتب الحروف اپنے ابا و اجداد کا دیتا ہے زان بعد او شجرہ نمبر والا اپنے اپنے موقع پر جو آئینگے وہ اسی شجرہ کی شاخ ہو نکلے جس سے یہ امر معلوم ہو گا کہ کس نمبر پر وہ شجرہ جا کر ملتا ہے۔

اس میں جن جن شیوخ سے قرابت و ان اشخاص کی ہے جو اس شجرہ میں درج ہیں او نکلے شجرہ پدیری و مادری درج ہو گئے وہ بھی شجرہ نمبر کے فروغ شمار ہونگے۔ پس اس سے اکثر شیوخ صدیقی بدایونی عام اس سے کہ فرشتوری نہ ہوں سب کے آبا و اجداد کا حال دریافت ہو سکتا ہے ہم خدا سے بصد التجا استدعی ہیں کہ ہماری کوشش کو شکور و مقبول فرماوے اور پس ماندگان دعاے خیر سے یاد کرتے رہیں۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱	آدم	۱۳	عابر	۲۷	آود	۳۱	لوی	۳۳	برایک بنی	۳۷	قاضی کمال الدین زشتوری
۲	شیخ	۱۵	قانع	۲۹	عدنان	۳۲	کعب	۳۴	شمس الدین	۳۸	حافظ شیخ طاعت
۳	نوشتر	۱۶	آزغی	۳۰	معد	۳۳	مزه	۳۶	علیه السلام علاء الدین	۴۰	حافظ شیخ محمد
۴	قیفان	۱۷	شاموخ	۳۱	نزار	۳۴	قیم	۳۷	شیخ بلخس	۴۰	شیخ سنگن
۵	ملائیک	۱۸	نادر	۳۲	مفر	۳۵	سد	۳۸	شیخ احمد	۴۱	شیخ منصور
۶	یعنی بیارد	۱۹	آزر	۳۳	ایاس	۳۶	کعب	۳۹	شیخ ابوالغفر	۴۲	حافظ شیخ کمال محمد
۷	اخوئ	۲۰	ابراهیم	۳۴	دورک	۳۷	عمر	۴۰	شیخ شمس الدین	۴۳	شیخ درویش محمد
۸	موشیخ	۲۱	اسمیل	۳۵	خزید	۳۸	عامر	۴۱	شیخ محمد	۴۴	شیخ محمد اکرم
۹	لاکت	۲۲	قیمه	۳۶	کنانه	۳۹	عشران ابو محمد	۴۲	شیخ احمد	۴۵	محمد فصیح الدین الحافظ شیخ احمد
۱۰	نوع	۲۳	حل	۳۷	نضر	۴۰	عبدالله ابو محمد	۴۳	شیخ علاء الدین	۴۶	شیخ سید الدین حافظ ابو الموحیان
۱۱	سام	۲۴	ثابت یعنی نیت	۳۸	الاک	۴۱	محمد	۴۴	شیخ علی	۴۷	مولوی محمد اسلم الدین
۱۲	ارغند	۲۵	سلطان	۳۹	نمر	۴۲	قاسم	۴۵	شیخ حافظ	۴۸	عبد محمد سید الدین
۱۳	شایخ	۲۶	جمیع	۴۰	غالب	۴۳	محمد	۴۶	شیخ مازندرانی	۴۹	محمد فی الدین

حضرت ابراہیم البشیر آدم علیہ السلام صغریٰ

حضرت کا اسم مبارک آدم علیہ السلام ہے۔ اور آپ ابراہیم البشیر حلبہ بنی آدم کے باپ ہیں۔ وجہ تسمیہ آدم ارباب سیر نے مختلف لکھی ہیں لیکن زیادہ تر مشہور یہ ہے کہ آپ اویم ارض سے پیدا ہوئے۔ لہذا آپ کا نام آدم مشہور ہوا۔ آپ کی خلقت آٹھ ہوا و پانی و خاک سے ہوئی آپ کے جسم مبارک میں روح یوم جمعہ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ڈالی۔ اور آپ جامع جمیع صفات الہی کے ہوئے۔ اور نہایت دھرم پاک و صفات سیرت تھے۔ منتخب چھٹی صد ہونے۔ بوقت پیدا ہونے کے آپ نے الحمد للہ زبان مبارک سے فرمایا غیب سے جواب آیا یہ کجملک اللہ۔ اول زبان آپ کی جنت میں غری تھی۔ زمین پر رونق افروز ہونے کے بعد زبان سریانی ہوئی اور آپ کی فارسی میں نکلی اور تمام جسم پر بال تھے کنیت آپ کی ابو محمد بغرض شرف بھی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کتھی۔

آپ کے حالات محدثین میں صحیح ہیں اور مشہور ہیں حاجت لکھنے کی نہیں ہے چنانچہ پہلو یاران۔ ماما تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور پیران ہر دو بزرگ سے بکثرت اولاد ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک ہزار برس کی ہوئی۔ بوقت وفات آپ کی اولاد اپنی اور نیز اولاد کی اولاد چالیس ہزار کے قریب موجود تھی۔ اور روایت میں ہے کہ بلا واسطہ خود آدم علیہ السلام کے اکیس سو پندرہ بیٹے و دختر۔ اور بعض کا قول ہے کہ انیس سو دختر موجود ہیں اور آپ پر چالیس صحیفہ اور ایک روایت میں ہے کہ اکیس صحیفے نازل ہوئے

اور کتاب سبائک المذہب فی معرفۃ قبائل العرب میں دس صحیفے میں دوق کے
 نازل ہونا مرقوم ہے اور انہیں اسرار حکمت طبعی و ہندسہ حساب اور شناخت
 منافع و ضرر ادویات و تسخیر اجنہ و شیطا طین وغیرہ کی تھی۔ اور آپ کی شریعت خدا پرستی
 و نماز و روزہ و قربانی پر مبنی تھی۔ اور لحم خنزیر و غیرہ آپ کی شریعت میں حرام تھا اور پچاس
 وقت کی نماز آپ پر فرض ہوئی تھی۔ اور مشہور ہے کہ جب پچاس سال کی عمر آپ
 کی ہوئی تب رسالت آپ مبعوث ہوئے اور انکے صاحبزادہ حضرت شہید
 علیہ السلام تھے جنکو آپ نے اپنا ولیعہد کیا تھا جزیرہ سراندیپ ملک ہند میں
 آپ نے انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے چنانچہ کہ آدم اب تک ادس جزیرہ
 میں مشہور ہے جسکی زیارت کے لئے تمام دنیا سے لوگ آتے ہیں۔ ادس
 پہاڑ پر آپ کا نقش قدم بیان کیا جاتا ہے چنانچہ ابن بطوطہ سیاح مغربی نے بھی
 ادسکی زیارت کی ہے اور اپنے سفر نامہ میں ادسکا حال بصرحت لکھا ہے۔ بعدہ
 حضرت نوح علیہ السلام تابوت آپ کا کشتی پر اپنے ساتھ بوقت طوفان لیگئے
 تھے اور کہ وہ تھیمیس پر دفن کیا اور بعض روایت میں ہے کہ بیت المقدس میں اور
 ایک روایت میں ہے کہ نجف کو دفن دفن۔ کئے گئے بعض کا مقولہ ہے
 کہ مشارق قدوس میں جبل قریط کے نزدیک دفن ہوئے اور وہ اول گاؤں ہے
 جو زمین پر آباد ہوا۔ اور جو اسے بعد ایک سال اور بعض کا قول ہے بعد سات سال
 اور بعض کے نزدیک تین روز بعد انتقال آدم علیہ السلام کے نفات پائی۔ اور
 ادسکی قبر جدہ میں مشہور ہے اور بعض کا قول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس
 مدفون ہوئیں عمرو کی ۴۰۰ ہجری میں کی ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت شفیث علیہ السلام

حضرت کا اسم مبارک شفیث علیہ السلام ہے۔ شفیث کے معنی سرسبز ہے۔ آپ بعد وفات اپنے والد کے جانشین ہوئے اور رسالت سے شرف ہوئے اور آپ بہت حسین تھے۔ ملک ہند میں اور بقولے ملک شام میں آپ نے اقامت فرمائی اور انکو آویا کہتے تھے۔ یعنی معلم۔ تسلیم اول ہی اول آپ نے فرمائی۔ زبان سریانی میں اور یا معلم کو کہتے ہیں۔ فرزند ان آدم علیہ السلام کو وہ متابعت احکام الہی کی ہر چیز فرماتے تھے آپ کی عمر ۹۰۰ سو برس کی۔ بعض کے نزدیک سات سو سال کی ہوئی۔ بروز جمعہ آپ نے انتقال فرمایا اور آپ پر چاس صحیفے اور بعض روایت میں ہے نو صحیفے اوڑھے تھے اور ان میں مضامین حکمت الہی و ریاضی و اکسیر وغیرہ کی تھی اور شریعت انکی مثل شریعت آدم علیہ السلام کے تھی ہزار پیشہ اسد کفار نے آدم علیہ السلام کو سکھائے تھے آپ نے ماٹ جتنے کا پیشہ اختیار کیا اور جب بیت المعمور کو بعد آدم علیہ السلام کے اسد جل شانہ نے آسمان پر اٹھایا تو اس مقام پر حضرت شفیث علیہ السلام نے کعبہ معظہ کی تعمیر کی اور ہر سال حج کو تشریف لیجاتے تھے اور مشہور ہے کہ اسد تعالیٰ نے آپ کی زوجیت کے واسطے ایک حور بے ماور و پدر کے پیدا کی وہ آپ کی زوجیت میں آئی اور ایک قول ہے کہ آپ کی زوجہ کا نام اقلیم تھا اونسے آتش پیدا ہوئے اور حضرت شفیث علیہ السلام کی ٹھکانی نکلی اور آپ نے ٹوپی اوڑھنا اور جوتہ پہننا شروع کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بروز جمعہ ۲۳۰ سال کے بعد آپ پیدا ہوئے۔ بعض کا قول ہے کہ حضرت آدم

کے پاس دفن ہوئے اور بعض بعلبک میں دفن ہونا بیان کرتے ہیں۔

حضرت انوش علیہ السلام

آپ کا اسم شریف انوش تھا۔ انوش بمعنی صادق کے ہیں بحکم الہی حضرت ثنیت علیہ السلام نے اپنا جانشین آپ کو مقرر کیا یہود و نصاریٰ کے قول کے موافق ^{۹۳}نوش پچیس سال کی عمر ہوئی بقول طبری نوش بارہ سال نظام التاریخ میں ^{۹۴}نوش پچیس سال حضرت انوش علیہ السلام کی مدت زندگی کی مندرج ہے ابن جوزی نے ^{۹۵}نوش پچاس سال کی عمر لکھی ہے سب سے پہلے حضرت انوش علیہ السلام میں جنہوں نے فقرار کو صدقہ دینا شروع کیا اور سب سے پہلے وخت خرمایا آپ نے نصب کئے اور شریعت آدم علیہ السلام کی آپ دعوت فرماتے تھے اور قاعدہ سلطنت اول آپ ہی نے ایجاد فرمایا ہے اور حضرت ثنیت علیہ السلام کی جب عمر چوبیس سال تھی تب حضرت انوش ^{۹۶}نوش تولد ہوئے اور عمر انکی نو سو چھیاسٹ برس کی ہوئی

حضرت قینان بن انوش

قینان بمعنی مستولی۔ آپ بہت صاحب عقل و فراست و بردبار تھے آپ فرزند انوش میں بہت ممتاز تھے اور جانشین اونکے ہوئے آپ نے آغاز مہارت شہر مابل کا کیا عمر آپ کی بقول ابن جوزی نو سو و ^{۹۷}نوش برس کی ہوئی بوقت انتقال آپ نے صلا لیل کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور جنات کی اولاد سے آپ نے لڑائی لڑی کیونکہ جنات باغی ہو گئے تھے کتاب سبا لنگ الذہب میں آپ کی عمر چوبیس ^{۹۸}برس

مندرج ہے۔

ہملائیل بن انوش

ہملائیل معنی ممدوح۔ بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ جانشین اور آپ کے عہد میں اولاد آدم بکثرت ہو گئی تھی انہیں جابجا رو سے زمین پر آباد ہونے کے واسطے روانہ کیا اقلیم بابل میں شہر سوس آپ نے بسایا اور صدق بابل میں اپنی سکونت اختیار فرمائی اور عمر آپ کی نو سو بیس یا نو سو ساٹھ سال کی ہوئی اور ابن جوزی نے تین سو نوے سال کی عمر لکھی ہے اور بعض نے عمر نو سو بیس یا نو سو ساٹھ برس لکھی ہے۔

الیار دیا یرو بن ہملائیل

الیارو کے معنی ضالطہ ہے۔ بعد وفات اپنے والد ہملائیل کے آپ جانشین ہوئے۔ آپ بہت عدل فرماتے تھے عمر آپ کی نو سو ساٹھ سال کی ہوئی بت ہے آپ کے وقت میں بابا جو مخالفت شروع ہو گئی تھی آپ نے اپنا ولیعہد حضرت اخنوخ یا خشوخ کو جو کوا دریس علیہ السلام ہی کہتے ہیں مقرر کیا۔

اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام

آپ کا اسم شریف اخنوخ اور کثرت درس کی وجہ سے ادریس کے نام سے ملقب ہوئے۔ مقام پدایش آپ کا نیت جو بلاد مصر میں تھا قبل بنا ہونے اسکندریہ

کے اوس مقام کو مدینہ المکملہ کہتے تھے جب اسکندریہ آباد ہوا تو حکماء فیض
 اسکندریہ میں آباد کئے گئے آپ نے ہندوستان میں سکونت اختیار کی ہدایت
 قوم قابیل کے لئے آپ مبعوث ہوئے۔ تیسرا صحیفہ آپ پر نازل ہو گیا
 میں علم نجوم کا بھی حال تھا سب سے پہلے تعلیم خط لکھنے کی آپ سے ہوئی اور صفت
 خیاطی آپ میں خاص تھی اور اسلحہ حرب وغیرہ کو آپ نے ترتیب دیا لباس کا پہننا
 آپ کے وقت سے شروع ہوا تو شہر آپ نے تعمیر کئے۔ دس ہزار مرتبہ تسبیح
 آپ روزہ پڑھتے تھے انبیاء علیہ السلام کے اعداد کے اپنے خبر دی تھی بوقت
 رحلت حضرت آدم علیہ السلام بعض کا مقولہ ہے کہ آپ کی عمر ستر برس کی تھی بعد وفا
 آدم علیہ السلام دو سو سال بعد آپ بسوٹ ہوئے۔ ایک سو بیس سال آپ نے ہدایت
 فرمائی شریعت آپ کی مثل بشریت آدم علیہ السلام کے تھی آپ روزہ و نماز و ادا
 زکوٰۃ و جہاد کی ہدایت فرماتے تھے اور طہارت یعنی غسل جنابت و حیض کی بھی ہدایت
 آپ نے فرمائی اور گوشت خور کہ شتر و غر کے کمانے کو منع فرماتے تھے سب سے
 اول علم نجوم کو آپ نے مانج لکھایا اور نام برجون اور تارون کے اپنے علم ہر زمانے
 اور آپ نے تمام دنیا کی سیاحت فرمائی بعد سیاحت مصر میں واپس آئے اسی وقت
 نے اور کوا آسمان پر اٹھایا جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ وَرَفَعْنَا كَعْبًا عَلَى الْكَلْبِ
 کے حالات نہایت مطول ہیں اس رسالہ میں مفصل لکھنے سے طاقت نہ ہوگی لہذا مختصر
 لکھا گیا فقہاء و روایت و مروت آپ کے عہد میں ہوا ہے جو عوام میں مشہور ہے ایک کان
 آپ کا دوسرا کان سے بڑا تھا بدن پر سفید نقاط تھے تین سو پچاس سال کی آپ کی
 عمر ہوئی جب دنیا سے آسمان پر تشریف لے گئے کن فی السماء۔

مثنو شائع

مثنو شائع بمعنی نور یا سرور حضرت ادویس علیہ السلام کے فرزند تھے آپ نے سر برس کی عمر میں تعلق کیا اور ن سے اولاد پیدا ہوئی جنگ لاکھ لاکھ میں حضرت ادویس نے اپنی حیات میں اذکو خلیفہ کیا کہ ورے کی سواری آپ کے وقت میں شروع ہوئی آپ کی عمر نو سو بیاسی سال کی ہوئی مقام ابلول میں انتقال فرمایا۔

لاک یا لاک بمعنی بزرگ

جب مثنو شائع نے وفات پائی اور وقت لاک کی عمر اکیسویاسی سال کی تھی تالیخ جام جهان نما میں درج ہے کہ بعد نو سو دو سال آپ نے اس دار فانی سے بعالم جاودانی انتقال فرمایا اور اپنا جانشین حضرت نوح علیہ السلام پہنچا کہ چوڑا بعض کا قول ہے کہ آئندہ سو برس کی عمر ہوئی۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام ایک سو چھیتر سال بعد وفات آدم علیہ السلام کے پیدا ہوئے اور چار سو اسی برس کی عمر جب آپ کی ہوئی تو مبعوث برسات ہوئے نو سو چالیس برس تک خلق کی ہدایت میں معروف رہے مگر سوا سے انٹی آدمیوں کے کوئی آپ پر ایمان نہ لایا وہ انٹی آدمی اولاد حضرت شیمث علیہ السلام سے تھے تمام دنیا میں بت پرستی پھیل گئی تھی اور قوم آپ کی ہدایت پر عمل نہیں کرتی تھی تب آپ نے قوم کے

حق میں دعا سے بدفرمانی جیسا کہ قرآن مجید میں مرقوم ہے **لَا تَدْعُ إِلَى كُفْرٍ وَلَا إِلَى بَغْيٍ**
مِنَ الْكَافِرِينَ دیکھو دعا آپ کی مقبول ہوئی پھر حکم خداوند کے بموجب آپ نے ایک
کشتی تیار کی اور اس کشتی میں مع اپنی قوم کے جو ایمان لائے تھے سوار ہوئے اور
ایک ایک جوڑا ہر ایک جانور چرند و پرند کا اس کشتی میں رکھ دیا مشہور روایت سے
پایا جاتا ہے کہ اس کشتی کا طول چھ سو ساٹھ درعدہ اور عرض تین سو گز کا تھا اور بلندی اس کی
تین سو گز درعتھی اور اس کشتی میں تین درجے تھے نیچے کے طبقہ میں جانور درندہ
دو دو کے طبقہ میں وحوش و طیور اور اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام مع اپنے تابیین
کے تھے اور نابوت حضرت آدم علیہ السلام کا بھی اس کشتی میں رکھا ایک روز حضرت
نوح ایک دوکان نان بانی پر کھڑے تھے اس نان پر نے حضرت سے کہا کہ وہ
پانی طوفان کہاں ہے جس سے آپ ڈرایا کرتے ہیں اور وہ کہاں سے برآمد ہوگا
حضرت نے فرمایا کہ تیرے ننور سے اسی وقت اس کا تنور چومش میں آیا حضرت نوح
علیہ السلام نے معلوم کیا کہ اب عذاب خدا آتا ہے فوراً آپ کشتی میں سوار ہو گئے اور
گدھے کے ساتھ شیطان بھی سوار ہو گیا آپ کا بیٹا جبکہ نام کنعان تھا مع اپنی ماں و جہا
نام و اعدہ تھا کشتی کے کنارے پر کھڑا ہوا تھا ہر چند نوح علیہ السلام نے بوجہ شفقت پر
فرمایا کہ **يَا بُنَيَّ اِصْرِكْ مَعَنَا وَكُلْ مِمَّا كُنَّا نَمُكُّ مِنَ الْكَافِرِينَ** یعنی اے میرے بیٹے سوار ہو جا
میرے ساتھ اور نہ ساتھ دے کافرون کا وہ کہتا تھا کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤں گا پس
دفعاً ایک موج پانی کی آئی اور اس کو نوح کے سامنے سے لی گئی آپ نے دعا کی کہ اے
تو نے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہارے اہل کو نجات دوں گا اس کو نجات دے رہا حضرت
سے **اِنَّكَ لَآتِيكَ لِقَاؤُكَ هَٰذِهِ يَوْمَ تَكُونُ الْاَنْفُسُ فِي الْوُجُوهِ** یعنی تمہارے اہل سے۔

چھ ماہ تک وہ کشتی پانی میں رہی اور تمام عالم غرق ہو گیا اور کشتی تمام مروجہ زمین پر پانی میں تیرتی پھری آخر کا جب زمین مکہ معظمہ پہنچی تو سات بارگاہ کے کشتی طواف میں رہی اور جب کشتی میں نجاست بہت ہو گئی حکم الہی حضرت نوح علیہ السلام نے دست مبارک اپنی کے دم پر رکھا اسی وقت دوسور پھل پھوٹے اور انہوں نے سب نجاست کھا کر کشتی کو صاف کر دیا اور جو بے کشتی کو کاٹ کر سوراخ کرتے تھے کہ فوراً شیر نے چھینکا کہ بنی ہو سکی تاکہ سے برآمد ہوئی اور کھنے چوہوں کو کھانا شروع کیا بعد چھ ماہ کے وہ کشتی کو ہر دی پر ٹھہر گئی طوفان دور ہوا اور کشتی میں زندہ باقی رہے تھے اور وہ اولاد نوح و سام و حام و یافث تھے اسلئے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہتے ہیں حضرت نوح کے تین پسرتے ایک سام جو خلف الکبر تھے اونکی اولاد میں تمام اہل عرب ہیں اور دوسرے بیٹے اونکے یافث تھے اونکی اولاد میں مدائن و یمن دو دیگر اہل یورپ یا جرج و ماجرج ہیں اور تیسرے بیٹے اونکے حام تھے جنکی اولاد سے اہل ہندو زنگی و حبشی ہیں حضرت نوح کی ڈاڑھی وراثتی اور قامت میں جبریم تھے یہ اول نبی ہیں بعد اہل بیت علیہ السلام کے اور جب آپ مبعوث ہوئے تو پچاس سال عمر تھی اور مدت عمر اکیس سال کی تھی مقام قبر میں اختلاف ہے بعض مسجد کوفہ میں اور بعض جبل عطار بعض جبل لبنان متصل شہر کرک کے کہتے ہیں۔

سام بن نوح علیہ السلام

سام بعد وفات حضرت نوح علیہ السلام کے خلیفہ جانشین اپنے باپ کے ہوئے اکثر انبیاء و اولیاء و حکماء و سلاطین نامدار و صلحاء و شرفاء انکی نسل سے پیدا ہوئے اور انکے

پانچ پوسر تھے ارغشتہ کہ جب انبیاء کے جدا ہوئے اور لادو کہ مصری انکی اولاد سے
 ہیں وہیلام کہ اونون نے ملک خراسان آباد کیا وارم کہ وہ واداشداد کے تھے وانشور
 کہ جنگی نسل سے آذربایجان و شمر تنوی آباد ہوا اعلیٰ عمر ۳۰ برس کی ہوئی یہ ابوالمرب
 ہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ نے بروز جمعہ ہجرت ۱۰ سال انتقال فرمایا و انقلہ بحالہ
 کثانی الشبائک۔

ارغشتہ بن سام

آپ عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے اور آپ کی نسل سے تمام انبیاء و اولیاء و اہل
 پیدا ہوئے آپ کو مصباح ہی کہتے تھے اس لئے اور اکتانہ پایا اور حضرت نے آپ کو
 دعا دی کہ خدا تیری نسل میں بادشاہی اور پیغمبری رکھے۔

شاخ

حضرت ہود علیہ السلام کے باپ ہیں آپ بھی شریعت آباد و اجداد پر قائم تھے اور عبادت
 الہی میں مصروف رہتے تھے آپ کی عمر چار سو تیس سال کی ہوئی۔

عابر یعنی ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام کا اسم عابر ہے لیکن تاریخ جام جہان نمایں حضرت کے والد کا
 نام عامر بن شاخ لکھا ہے اولاد دیگر کتب تاریخ میں حضرت ہود علیہ السلام کا نام عابر و ج
 ہے اور ولایت شاخ ہے جامع التواریخ میں حضرت کے والد کا نام ارغشتہ لکھا ہے شاخ

کو پھر حضرت ہود کا جن کیا ہے لیکن دیگر کتب میں شائع کو پھر ہود علیہ السلام کا درج کیا ہے صحیح بھی معلوم ہوتا ہے کہ شائع حضرت ہود کے والد تھے نہ کہ پسر آپ واسطے ہدایت قوم عاد کے مسمو ہوئے پچاس برس تک قوم کو ہدایت فرمائی اور قوم عاد راہ راست پر نہ آئی اور آپ کو تکلیف دیتی تھی آخر کار بلا سے نخط اوس قوم پر نازل ہوئی اور ہوا کے تندہ کو اللہ تعالیٰ نے اون پر مسلط کیا کہ اوس کے تمام مکانات باد میں مٹنے بنا دے اٹھ کر گر گرائے اور وہ تمام قوم ہلاک ہوئی حضرت ہود علیہ السلام مع اصحاب اہل ایمان جو شمار میں چار ہزار آدمی تھے اوس مقام سے بقیام حضرت موت تشریف لے گئے اور پچاس سال تک درہان خدا پستی میں مشغول رہے بعد کا در فنا سے دار بقا کو رحلت فرمائی بعض کہتے ہیں سجدہ شق میں اربعہ حضرت یمن مدفون ہونا لکھتے ہیں مدت حیات آپ کی ایک روایت میں چار سو چونتیس سال اور دوسری روایت میں ایک سو پچاس سال کی لکھی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ایک سو پچیس سال برس کی عمر ہوئی شادی آپ ہی کے عہد میں تھا جس نے دنیا میں بشت بنائی تھی اور اوس میں وہ داخل ہو سکا تھا مگر مشہور و معروف ہے آپ سے دو قبیلہ مذنان و محطان ملتے ہیں۔

فالق

حضرت ہود علیہ السلام نے حضرت فالق کو جو نہایت حسین و جمیل تھے اپنا ہانشین چوڑا دہی عبادت الہی میں مشغول رہے اور ان سے بکثرت مختلف زبانیں جو اب تک دنیا میں مروج ہیں ایجاد ہوئیں۔

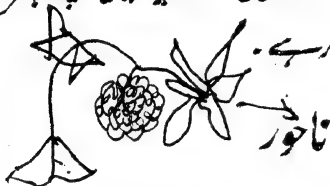
ارغو

آپ پر حضرت فالغ کے تھے دوسرا ٹھہر بس زندہ رہے نہرو داد کے زمانہ میں ہوا
اور اس نے تاج پہنا شروع کیا۔



شاروخ یا شاروغ

آپ جب جوان ہوئے تو آپ نے شادی کی اور اولاد پیدا ہوئی آپ کے پسر کلان
ناحور تھے آپ دو سو سات برس زندہ رہے۔



دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے تھے اور آپ کے بیٹے آدین کا نام تاج بھی ہے پیدا
ہوئے اہل ارمین آپ کی اولاد میں ہیں۔

تاریخ عیسیٰ آزر

آپ کا نام تاریخ اور آزر بھی تھا اور آپ کو بت تراش کہتے تھے اور آزر مصاحب نمرود
کے تھے اور نمرود دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور خلق اللہ سے اپنے واسطے سجدہ کا حکم دیتا
تھا۔ اور تمام خلقت خدا پرستی چھوڑ کر گمراہ ہو گئے نمرود نے ایک خواب ہونا دکھایا
کہ آسمان سے ایک ستارہ زمین پر گرا اور اس کی روشنی نے نمرود کی روشنی کو کم کر دیا۔ انہوں
سے تعبیر خواب کی نمرود نے دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اس سال میں ایک
لڑکا پیدا ہو گا جس سے تمہاری حکومت میں تغیر واقع ہو گا اور وہ تیرے کی عبادت کو

منع کرے گا۔ غرور مردود نے حکم ممانعت مباشرت مردود عن کا جاری کیا اور جواز کا پیدا ہوتا تھا اور سکوت مل کر دیتا تھا مشہور ہے اوس۔! میں ایک لاکھ لڑکے قتل کئے گئے۔ منجمون نے نمرود کو خبر کی کہ آج کی رات نطفہ اوس لڑکے کا رحم مادر میں آئے گا غرور نے حکم دیا کہ آج کی رات کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نہ آئے آذر کو ایک دروازہ پر مقرر کیا کہ وہ عورتوں کو علیحدہ کرے اتفاقاً اوس دروازہ سے زوجہ آئند باہر جاتی تھیں آذر نے اون سے صحبت کی اور حمل رہا کہ جبکہ قصۂ مشہور و معروف ہے کتب تاریخ میں مفصل درج ہے۔

ابراہیم علیہ السلام معنی پدر گروہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام معروف بغلیل الہد مشہور جلیل القدر انبیاء علیہ السلام میں ہیں اور آپ بیٹے آذر کے ہیں جو بت تراش تھا اسد تعالیٰ جل شانہ کی شان و قدرت کو دیکھنا چاہیے کہ آذر کے نطفہ سے کیسے جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام کو پیدا کیا بقول حضرت شیخ نظامی علیہ الرحمۃ شعر

کہ آذر خلیل زبخت خانہ	کنند آستانے ز بیگانہ
<p>جب آپ پیدا ہوئے تو آذر سے آپ کی والدہ نے کہا کہ لڑکا نہایت ضعیف و ناتوان پیدا ہوا تھا سو گر گیا آذر کو اطمینان ہوا کہ نمرود کے سامنے پشیمانی نوگ لادہ از افشا نوگا۔ آپ کی والدہ آپ کو خفیہ پرورش کرتی تھیں۔ آپ ایک روز میں استعد بڑے ہو جاتے جیسے کوئی بچہ ایک ہفتہ میں ہوتا ہے پر او کی والدہ غار سے جہان دن کی پرورش خفیہ کرتی تھیں شام کے وقت ایک روز باہر لائیں آپ کی نگاہ مبارک ستارہ</p>	

ہر چند آپ کو سجدہ کرنے کو بتوئے واسطے کہتا تھا۔ لیکن آپ فرماتے تھے کہ رب
 وہی ہے کجوزندہ کرتا ہے اور مانتا ہے وہ لائق سجدہ کے ہے۔ الغرض آپ
 اسی قسم کی نصیحت فرماتے تھے۔ لیکن فرود پر گہرا اثر ہوا۔ فرود نے بہت سی لکڑیاں
 ایک پہاڑ کے پاس جہاں آپ کو قید کیا تھا جمع کیں اور زمین اگ لگا کر حضرت ابراہیم
 خلیل علیہ السلام کو اسی آگ میں خالد یادہ آتش حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام پر دہکا
 عالم کلازم ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ^{یٰۤاٰیُّہَا نَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَ سَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ}
 ایک دختر فرود بھی بلا خانہ پڑ بھی تاشادیکہ یہی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو ہدایت ایمان
 نصیب فرمائی وہ بھی آگ میں کود پڑی حکیم خدا سے عزوجل اس پر بھی آگ سر ہو گئی اور وہ
 بھی صبح و سالم مع حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے باہر آئی اور اس لڑکی سے آخرش نکاح
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا اور بہت اولاد اسکے بطن سے ہوئی بعدہ آپ نے مع
 اپنی چچا زاد بہن کے جبکہ نام بی بی سارا خاتون تھا اور ایمان لائے تین اور نہایت حسین و
 جمیل تین بھرت فرمائی۔ اثنا سے راہ میں حکم الہی ہوا کہ سارا خاتون سے نکل کر لو آپ نے
 نکل کر کیا اور شہر مصر میں پونچھے وہاں کے بادشاہ نے جو نہایت ظالم جابر تھا سخت
 سارا خاتون کا حسن و جمال دیکھ کر انکو بالجبر حبیبن لیا اور مدت درازی کو یہی تھی کہ فرار آؤں گا
 ہتہ خشک ہو گیا اسنے توبہ کی اور کہا یہ عورت اور ایک اور عورت آل قبط سے میری ان
 ہے اور میں ان پر قابو نہیں پاتا یہ دونوں جنات کی قوم سے معلوم ہوتی ہیں ان دونوں
 کو باہر کر دو چلی جاوین پھر حضرت سارا خاتون و باجرہ خاتون دونوں حضرت ابراہیم کے
 کے پاس آئیں اور حضرت نے وہاں سے کوچ کیا اور حضرت سارا خاتون نے حضرت
 باجرہ کو آپ کی خدمت کے واسطے دیا اور فلسطین میں پونچھے وہاں مقام فرما کر اپنے

لکھا ہے
 حضرت ابراہیم علیہ السلام
 پر دہکا

بیت المقدس کی تعمیر فرمائی حضرت ہاجرہ خاتون کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت اسمعیل علیہ السلام فرزند عطا فرمائے اور حضرت سارا خاتون کے بطن سے اس وقت تک کوئی فرزند نہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام بخوت حضرت سارا خاتون حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ادھونکے سانے پیا کر سکتے تھے۔ ایک روز حضرت اسمعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام گود میں لئے پیا کر رہے تھے حضرت سارا خاتون نے حضرت خلیل اسد سے کہا کہ تم ہاجرہ اور اسمعیل کو کہیں علیحدہ جنگل میں چھوڑا دجھان زراعت وغیرہ کچھ نہ ہو حضرت خلیل اسد کو خاطر حضرت سارا خاتون کی ملحوظ تھی کیونکہ وہ ادھونکے ممنون تھے اور اللہ تعالیٰ کو بھی دلجوئی سارا خاتون کی منظور تھی پس حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ و حضرت اسمعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ مکہ معظمہ میں لے جا کر چھوڑائے وہاں حکم الہی زمرم پیدا ہوا یہ قصہ کتب تفاسیر میں مفصل درج ہے اور حضرت اسمعیل اور حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیرانہ سالی میں حضرت اسمعیل کو دیکھنے جایا کرتے تھے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو حضرت سارا خاتون کی بطن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے پیرانہ سالی میں پیدا کیا یہ قصہ بھی طویل ہے الغرض غرور و عذاب نازل ہوا ایک مچھر اس کے دماغ میں چلا گیا اور اس کا مغز کماتا ہوا بعد سات برس کے اس غلاب سے وہ ہلاک ہوا حضرت ابراہیم نے بھی اس حادثہ سے بعد ایک سو بائیس سال رحلت فرمائی۔ آپ کا پیشہ زراعت تھا۔ بیت المقدس میں برابر سارا خاتون کے مدنون ہوئے بعض روایت میں آپ کی عمر ایک سو پچانوے برس کی مذکور ہے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل ۱۹۹۷ء کے تھے غمتہ اور پانی سے استنجا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی

ڈالنا اور مصافحہ اور معافہ آپ کے وقت میں جاری ہوا اور آپ شہر سوس میں پیدا ہوئے اور اربع سال آپ نے ہی پڑنا بعض کا قول ہے کہ دو سو سال کی عمر ہوئی اور موضع جبرون میں دفن ہوئے۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام بمعنی مطیع اللہ

آپ کا کہہ تذکرہ ہم آپ کی والدہ کے مال بن لکھ چکے ہیں حضرت اسمعیل علیہ السلام کو جب حضرت ابراہیم خلیل اسکو معظہ میں چھوڑ آئے اور وہ ان قبیلہ حرم کے لوگ آئے اور انکو آب زفر میں بیٹھنے کو ملا تو وہ ان شہر آباد ہوا اور جب اسمعیل علیہ السلام کی عمر چار سال کی ہوئی تب عالم الہی واسطے قربانی حضرت اسمعیل ذبیح اسکو کے حضرت ابراہیم خلیل اسکو ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے گوشت بجا سے حضرت اسمعیل کے قربانی کرادی کہ تذکرہ کتب تفاسیر و تفسیر میں جگہ مفصل درج ہے اور حضرت نے تلح جبرہ کی ولاد میں مذکور کی بیٹی سے کیا اور حضرت کے والد حضرت ابراہیم خلیل اسد بابل قریب ملک شام کے رہنے والے تھے اور انکی زبان عبرانی تھی بعض ارباب میر نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل ہر گروہ کے واسطے اختتامین کئے تھے اور کچھ تختیاں مٹی سے بنا کر جداگانہ لغت کے قطرہ علیحدہ منقش کئے اور ان تختیوں کو آگ میں پکایا تھا ہر ایک گروہ کو واسطے تعلیم کے وہ تختیاں تقسیم کر دیں وہ تختی جس پر لغت عرب کے منقوش تھے طوفان لوح میں غرق ہو گئی تھی حضرت اسمعیل کے

لح جبرہ قوم قدیم میں تھی قدیم قوم عرب کے تھے سبیل میں ساکد شہر تھیں حاکم میں جبرہ۔ عوالقہ

زمانہ تک لغت عرب معدوم تھی جب حضرت موصوف مکہ معظمہ آکر سکونت پذیر
 ہوئے تو ایک رات کو خواب میں دیکھا کہ میں کوہ قاف کا طوطا کر رہا ہوں اور خزانہ
 کی تلاش میں مصروف ہوں جب آپ خواب سے بیدار ہوئے اوس خزانہ کی تلاش
 کے لئے مصروف ہوئے پس وہ تین ایک مقام سے حضرت کو دستیاب ہوئی اور
 وہ بہت طویل و عریض تھی اور لغات عرب انہیں شش تھے حضرت اونکو دیکھا کہ حضرت
 میں رہے اور درگاہ رب العزت میں دعا کی کہ مجکو علم اسکا حاصل ہو کہ اسکو کیا لکھا
 ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو آپ کے پاس بھیجا اور انہوں نے لغات عربی ان کو
 تعلیم کئے پس زبان عربی اسوقت سے جاری ہوئی اور بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ
 ہر گز وہ نے حروف و زبان اپنی اختراع کی مثل ہندی و یونانی وغیرہ و غیرہ جکی تعداد
 بے حد ہے اور خط عربی تین مضمون نے ایجاد کیا ایک مرام بن مودہ اور دویم مسلم
 بن سدرہ و سوم مامر بن خضر۔ اول نے صورت حروف کی وضع کی اور دوسرے
 نے وصل فصل حروف کے قواعد مضبوط کئے اور تیسرے نے معجم گردانا مگر حضرت
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اول وہ شخص جنہوں نے لغت
 عربی وضع کی حضرت اسماعیل بن العزیز اس امر میں ادب و تہ سی روایات ہیں جنکو بیان
 لکھنا مقصود نہیں چونکہ حضرت اسماعیل کے مختصر حالات یہ بیان لکھنا منظور تھے اس لئے
 اس قدر اس بحث کو بھی لکھ دیا حضرت پریمی رسالت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو واسطے ہدایت قوم فراغ نہ کے جو مصر سے نکل کر دیارین میں آباد ہوئے تھے
 یہیجا حضرت نے سالہا سال تک وہاں نشر و نفع لیا کہ قوم کو ہدایت فرمائی مگر وہ قوم
 گمراہ راہ راست پر نہ آئی آنجناب نہایت متحمل و بردبار تھے آپ کے بارہ پیرو

آپ نے اپنی پیرائہ سالی کے وقت قیذا کرکولیمہ کیا ایک سو پچاس کی عمر میں وفات پائی آپ کی عمر حضرت غیل اسد کی وفات کے وقت نوے سال کی تھی اور نائیس سال تک آپ نے رسالت کے احکام قوم کو پہنچائے اور ہدایت فرمائی اور غیل نے ایک سو نینتیس برس کی عمر آپ کی لکھی ہے اور آپ مکہ معظمہ میں درمیان منیاب و حجاز سود و مدفن ہیں۔

قیذار یا ثابت

آپ بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے ہیں حضرت اسمعیل سے نوز محمدی آپ کی جانب منتقل ہوا اور کچھ حالات دریافت نہیں ہوئے۔

حمل

یہ قیذار بن اسمعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہوئے۔

ثابت یعنی بنت

بیٹے حمل کے ہیں بعض مونغ لکھتے ہیں کہ آپ کے والدین آپ کو بیچہ چور کر لیا کرتے تھے بن فوت ہو گئے تھے پر عرب کے لوگ آپ کو صحرا سے اُٹھالائے اور پرورش کیا۔

سلامان

پس ثابت کے ہیں آپ کا بھی کچھ حال مزید دریافت نہیں ہوا۔

بہمیسع

بیٹے سلامان کے ہیں۔

ادو

یہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد امین سے ہیں اور بیٹے مسیح کے ہیں

آدین اُدو

آپ بہت بلند آواز تھے آپ کی آواز بارہ میل تک سُن سکتے تھے۔

عدنان

آپ کی وجہ تسمیہ عدنان کی جامع التوابعین میں لکھی ہے کہ بعض انس و جن نے قصد ہلاکت عدنان کا کیا آپ ایک روز تنہا جاتے تھے کہ انٹی حواری ثمن آپ کے تعاقب میں گئے آپ نے خدا تعالیٰ سے اپنی محفوظی کے لئے دعا کی تاکہ ایک تہا غیب سے نمودار ہوا اور آپ کو ایک پہاڑ پر پہنچا دیا اور غیب سے ایک سخت آواز ہوئی کہ جس سے وہ سب شمن ہلاک ہوئے یہی ایک معجزہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور جناب رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا شجرۃ النبیؐ عدنان تک ظاہر فرمایا ہے اس سے اوپر تک ظاہر نہیں فرمایا عرب میں آل عدنان آپ کی اولاد مشہور ہے۔

معد

معد بہت حسین و جمیل تھے کہ تمام انس و جن جو آپ کو دیکھتے تھے حیرت میں ہو جاتے تھے کہ کیسے آپ کی ابو قحطافہ تھی۔

نزار

پسہ معد کے ہوئے اوکنیت اباباؤسی آپ کی ولادت کے وقت حضرت کے والد نے ہزار و نشت قربانی کئے لوگ کہتے تھے کہ اسراف جیسا کیا آپ کے والد نے فرمایا کہ میں یہ تو بڑی قربانی سمجھتا ہوں اس سبب سے آپ نزار کے نام سے ملقب ہو گئے آپ کے چار پر تھے۔

مرض

آپ کو جو کوئی دیکھتا آپ پر فریضہ پہ جاتا آپ شریعت حضرت خلیل اس کی لوگوں کو ہدایت فرماتے تھے۔

الیاس

یہ عمر کے بیٹے تھے اوکنیت آپ کی ابا عمر وہی مشہور ہے کہ جب آپ کے والدین کو یاد کیا یعنی نا اسیدی تھی تب آپ پیدا ہوئے اور اسوجہ سے الیاس کے نام سے مشہور ہوئے آپ نہایت صاحب عقل و دانش تھے مرض سل سے اپنے انتقال فرمایا۔

مدرکہ

مدرکہ کا نام عامل ہی تھا مدرکہ اسوجہ سے مشہور ہوئے کہ آپ کو آباد اجداد کے نام معلوم تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک دن آپ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے اور اسے پکڑ لیا۔ اسلئے مدرکہ مشہور ہوئے۔

خرگوشیہ

مدرکہ کے بیٹے بن اپنے اپنی قوم کو جمع کیا اور فرمایا کہ ملت ابراہیم کی پیروی کرو اور

نفل بد سے اور بت پرستی سے بچو تا کہ عذاب متنازل ہو۔

کنانہ

آپ بھی مثل اپنے والد خرمیہ کے قوم کو ہدایت خدا پرستی بوجہ شریعت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام فرماتے تھے۔

نضر یعنی قریش

یہ کہ آپ سے لفظ قریش منسوب ہوا اہل سیر نے کئی وجہ تسمیہ اس لفظ قریش کی آپ کی طرت منسوب ہونے کی ظاہر فرمائی ہیں اول یہ کہ دریا میں ایک جانور چوپایہ ہے وہ سب دریائی جانور دن پر غالب ہے چونکہ نضر نے عام اہل عرب پر غلبہ پایا اور سزا ہوئے تو لقب بقریش ہوئے۔ دوم یہ کہ قریش یعنی تفتیش ہی آیا ہے چونکہ آپ تفتیش حال اذیتوں کی فرماتے تھے اسلئے قریش کہلائے۔ سوم قریش مشتق ہے قرش سے اور قرش کے معنی کسبے ہیں چونکہ آپ نے اپنے متعلقان تجارت کے واسطے بیسے تھے اور ہدایت پیدا کرنے کی بذریعہ تجارت فرمائی تھی۔ بدین وجہ قریش کے نام سے موسوم ہوئے۔ چہارم قریش بمعنی جمع کرنے اور یکجا کرنے کے ہیں اور آپ نے اپنی اولاد اور اپنے آباؤ اجداد کی اولاد کو ایک جگہ جمع کیا لہذا آپ کا نام قریش ہوا کہ معظیہ میں جعفر اولاد آپ کی ہوئی قریش کہلائی اور سرداری مکہ آپ کی ہی اولاد میں رہی سینین اور تاج دخت در بابت سینین ہوئی آپ کی اولاد بکثرت ہوئی اور کنیت آپ کی ابانملہ تھی۔

مالک یا مالک

بعد وفات اپنے والد قریش کے آپ سردار مکہ ہوئے اور آپ نے اپنی حیات میں اپنے
 پسر کو نصیحت فرمائی تھی کہ قبل ہو بچنے کسی مصیبت کے تم خدا سے ڈرتے رہو اور جب
 کوئی عداوتہ پیش آئے تو صبر و تحمل کرنا۔

فہر

آپ مالک کے بیٹے اور قریش کے پوتے ہیں آپ کا اسم شریف عامر ہی تھا اور سردار قریش
 کے تھے حضرت ابو عبیدہ صحرانی جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں فہر کی اولاد میں ہیں حضرت
 کی اولاد غالب کے سلسلہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو گیارہ صحابہ کرام حضرت
 صدیق اکبر و عمر بن الخطاب و عثمان غنی و غیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور دو کربیتے جبکہ نام
 حارثہ تھا انکی اولاد میں ساتویں درجہ پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔

غالب

آپ بعد وفات اپنے والد ماجد کے سردار قریش۔ کہے ہوئے اور تمام اہل قریش آپ کے حکم کی
 تعمیل کرتے تھے۔

کونی بن غالب

اپنے والد کے جانشین اور سردار قوم کے ہوئے اور ان کے قول کو سب سے پیش
 قبول کرتے تھے۔

کعب بن لوی

سرداری و حکومت قریش کی اولاد کی آپ کے سپرد ہوئی آپ نے وقتِ حیات کے سرداری کو مغفلہ اپنے پسران میں سے قرہ کے سپرد فرمایا اور وصیت کی کہ میرا وقتِ ولت نزدیک ہے قریب زمانہ میں تیری نسل سے سردارِ عالم پیدا ہوگا (یہ بشارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے) میری وصیت یہ ہے کہ اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ وہ بطناً بعد طہین سلسلہٴ ناکست کفار سے نہ رکھیں کہ باعثِ عروت و شرعاً حسنِ خلق اوس فرزند کا ہو جو تیری نسل سے سردارِ عالم پیدا ہوگا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا درمیان میں ائمہٴ واسطہ کے بعد سب مرہ سے جا کر ملتا ہے اور ابو جہل اور عمر و اور خطاب تین یہائی تھے خطاب کے حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ اور عمر کے زید اور زید کے سعید صحابی رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں۔

مرہ بن لوی

بعد انتقال کعب کے سردارِ قوم مرہ ہوئے قریش تمام امور میں آپ کا حکم بسرِ چشم قبول کرتے تھے آپ واسطے فقرائے اسبابِ معیشت میاں فرماتے تھے اور فقرائے سائین کو تقسیم کرتے تھے اور اپنے پسران سے آخر عمر میں وصیت فرمائی کہ میں نے اپنے آباء اجداد سے سنا ہے کہ پیغمبرِ تیری نسل سے ظاہر ہوگا لہذا میری یہ وصیت ہے کہ نطفہٴ نبوت ضائع نہ ہو ایک پاک رحم میں وہ نطفہ قرار پکڑے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نسب شریف مرہ سے ساتھ سب جناب رسالت آبِ حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنا ہے یہاں سے شاخ علیحدہ ہوئی۔ جناب رسول مقبول کلاب کی اولاد ہیں اور صدیق اکبر تیمم کی اولاد ہیں مین کلاب و تیمم دونوں برادران حقیقی تھے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہ یہی عشرہ مبشرہ سے مین اور حضرت طلحہ برادر چچا زاد حضرت صدیق اکبر کے تھے اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن شام کا نسب مرہ سے جا کر ملتا ہے۔

تیمم بن مرہ

آپ سے شاخ بنی ہاشم کی علیحدہ ہوئی حضرت کلاب اسم مبارک تیمم تھا آپ کی اولاد بنی تیمم کے نام سے مشہور ہوئی اور نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کلاب کی طرف مرہ سے منتقل ہوئے اور اون سے تقویٰ کو اور اون سے عبدالمنان اور اون سے ہاشم اور اون سے عبدالمطلب اور اون سے حضرت عبداللہ کو جو پدر بزرگوار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور تیمم کی اولاد کثیر تھی لیکن ہم جو بعد از ان سلسلہ نسب کے مرت اپنے ہی اصباؤ کا نسب نامہ بیان کریں گے اور ذکر اون حضرات کا کریں گے۔

سعد بن تیمم

آپ بیٹے مین تیمم کے اور آپ کے پسد کعب ہوئے۔

کعب بن سعد

آپ اپنی قوم مین معزز و امداد ہوئے اور بہت غلین و وجیہ تھے۔

عمرو بن کعب

آپ بیٹے کعب کے ہیں اور عامر آپ کے پستھم بعض مومنین نے غلطی سے آپ کا نام شجرو میں درج نہیں کیا لیکن کتب مستدرک مثل روضۃ الاحباب و سبائک الذہب وغیرہ میں آپ کا نام نامی درج ہے۔

عامر بن عمرو

آپ پسر بن عمرو کے اور انکی دو صاحبزادہ تھیں ایک عثمان ابوحنانہ پر حضرت صدیق اکبر اور دو سکھ عبید اللہ پر بزرگوار حضرت طلحہ صحابی رضی اللہ عنہما کے بعض مومنین نے آپ کی ولایت بلاد اسطہ غلطی سے عماد کی کتب سے ظاہر کی ہے

حضرت عثمان ابوحنانہ رضی اللہ عنہ

حضرت کا اسم عثمان ہے اور کنیت ابوحنانہ آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے آپ کے فرزند حضرت عبداللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول رسول مقبول کے تھے ستانوے سال کی عمر میں آپ نے انتقال مآد محرم ۳۵ ہجری میں فرمایا حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے وقت آپ زندہ تھے چہرے میں بعد آپ نے رحلت فرمائی اور جو میراث حضرت ابو بکر صدیق الکریم کی وفات کے بعد میراث الکریم کو انکو شریعتی وہ آپ نے انہیں کی اولاد کو پہنچا فرمادی جب حضرت صدیق الکریم خبر انتقال آپ کو پہنچی تو آپ نے گریہ و زاری نہیں کی اور فرمایا "ما اخذ ولعما اعطی" یعنی

لے لیا اوس چیز کو جو مجھ کو عطا کی تھی۔

ذکر شریف حضرت امیر المومنین حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت کا اسم مبارک عبداللہ ہے آپ کے پدر بزرگوار کا نام نامی ابو تمادہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تميم بن مرہ ہے نسب مبارک قرہ بن کعب سے نسب شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتا ہے جیسا کہ شجرہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے آپ کی والدہ ماجدہ اُمّ النبیہ سلمیٰ بنتِ حُجْر ابو تمادہ رضی اللہ عنہ کے چچا کی دختر تھیں آپ واقف عام الفیل سے بعد دو سال اور چار ماہ کے بمقام مکہ معظمہ پیدا ہوئے بعض کتب میں مرقوم ہے کہ ایام جاہلیت میں آپ کا اسم شریف عبدالکعبہ تھا بعد اسلام حضرت کا اسم مبارک عبداللہ ہوا ابو بکر آپ کی کنیت ہے لقب شریف عتیق و صدیق ہے لفظ عتیق کی تحقیق میں کتب سیر میں چند وجوہ درج ہیں ایک یہ وجہ ہے کہ جب آپ مشرت باسلام ہوئے تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا انت عتیق اللہ من الناس کما اوس روز سے آپ عتیق مشہور ہوئے۔ دوم جو حسن و جمال و نیک سیرت ہونے کے لوگ آپ کو عتیق کہتے تھے۔ سوم جو بے نسب پاک ہونے کے آپ کو عتیق کہا گیا یعنی آپ آزاد تھے۔ عیوب بن نسب سے چھام و جن ظاہر کی گئی ہے کہ آپ کے دو بہائی قبل آپ کے تولد کے فوت ہو چکے تھے جن کا نام عتیق و عتیق تھا جب پیدا ہوئے تو چھمکل اپنے

بہائی عتیق کے تھے اس لئے انکو عتیق کے لفظ سے ملقب کیا۔ پنجم یہ کہ آپ کی والدہ کے اور پسر فوت ہو چکے تھے جب پیدا ہو کر جو ان ہوئے تو آپ عتیق کہلائے یعنی آپ موت کے صدمہ سے آزاد ہوئے اور یہی کتب سیر میں درج ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کو خانہ کعبہ عظیمین لے گئیں اور یہ دعائی کہ یا رب ہذا عتیق لکھن الموت ایک آواز حضرت کریمؐ کی والدہ ماجدہ کے گوش مبارک میں آئی کہ کوئی رکن کعبہ عظمیٰ سے کہتا ہے کہ یا امۃ الرحمن بالتحقیق فرمت بحصل لولدا لعتیق یعرف فی التوراة بالصلدین اے بندی اس کی یقیناً پہنچی تو ساتھ محل اس کے آزاد کے جسکی پہچان تو ریت میں لفظ صدیق ہے پس آپ عتیق کے لفظ سے ملقب ہوئے اور صدیق کے لفظ سے ملقب ہونے کی وجہ کتب معبر سیر میں درج ہے کہ قصہ معراج کی تصدیق سب سے اول آپ نے حضرت رسول مقبول کے حضور میں فرمائی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق لکھا یا اسوہ سے کہ اول ماون اشخاص سے ہیں کہ جنہوں نے تصدیق رسالت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی اور بعض اہل تحقیق یہ فرماتے ہیں کہ آپ کا ظاہر باطن صدق سے بہرہ ور تھا کبھی آپ کوئی بات جو طے نہیں کہتے تھے وہ صادق القول تھے اس لئے بلفظ صدیق مشہور ہوئے۔ اور بعض کا قول ہے کہ صدیق وہ شخص ہوتا ہے کہ راہ ضامین اپنا مال و ستاع سب بخش دے چنانچہ آپ نے فراہمی لشکر اسلام کے واسطے حضور میں جناب رسالت مآب کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنا سب مال و ستاع راہ ضامین دیا اور جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ آپ اپنے واسطے اور اولاد کے کیا

رکھا تو آپ نے جواب دیا کہ امداد و مکارا رسول کافی و دانی ہے پس آپ کا لقب صِدِّیق
ہوا۔ قریش میں حضرت مال کثیر و عزت و جاہ رکھتے تھے اور روسا قریش سے تھے
علم انساب و علم تعبیر خواب و علم عرض و قافیہ سے خوب ماہر تھے اور شعر عمدہ فرماتے
تھے چنانچہ ہم بیان پر دوست حضرت کی تصنیف کردہ جو کتاب روضۃ الاحباب میں
درج ہیں لکھتے ہیں۔ **ابیات**

فَتَمَرَضْتُ مِنْ حَزَنِ رَجُلٍ عَلَيْهِ	مَرَضْتُ مِنَ الْحُبِّ فَنَزَّارَتِي
فَتَشَفَّيْتُ مِنْ بَرٍّ لَمْ يَنْظُرْ حَتَّى إِلَيْهِ	شَفَى الْحُبَّ فَنَزَّارَتِي

سب سے اَوَّل آپ شرف باسلام ہوئے اور زمان نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم سے تا زمان وفات آن سرور عالم سفر و حضر میں آپ مونس و رفیق جاننا زو
عاشق زار صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور یہ شرف کسی صحابی کو حاصل نہ تھا کہ والد
حضرت ابو تمّامہ اور والدہ ام الخیر سلمیٰ اور خود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت
عبدالرحمن آپ کے صاحبزادہ اور حضرت عبداللہ بن حضرت عبدالرحمن آپ کے
پوتے یہ سب ایمان لائے اور زمرہ صحابہ رسول اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے
چار پشت حضرت ابو تمّامہ سے حضرت کے پوتے عبداللہ بن عبدالرحمن تک
ہوئی روایت معتبر سے روضۃ الاحباب میں درج ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ زمانہ
اینداد رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم میں کفار میں و غلط نصیحت و دوبارہ
ترک شرک و توحید باری تعالیٰ و تصدیق رسالت جناب پیغمبر علیہ السلام فرماتے تھے
اوسوقت ہر قریش و دیگر قبائل کفار نے حضرت صدیق اکبر کو بہت ہی ایذا پہنچائی اور
انکو تکلیف جسانی و جسمی پہنچایا جب آپ کے بہت پوتائی اور آپ بیہوش ہو گئے

یہاں جو ابھی لکھا ہے
میں اس کی تفسیر کرنا
چاہتا ہوں
خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے
دیکھ کر آپ
بے چین ہو گئے
چنانچہ انھوں نے کہا
اے اللہ

تو بنی تیم کے قبیلہ کے لوگ حضرت کو اٹھا کر مکان پر لائے اور معالجہ و مخون
 کا کیا اور آپ کے واسطے شربت نوش فرمانے کے لئے تیار کیا آپ نے
 شربت نمین پیا فرمایا جب تک میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
 صحیح و سالم نہ دیکھ لوں گا ہرگز شربت نمین پیوں گا چنانچہ لوگ حضرت صدیق اکبر کو
 حضور سرور کائنات میں لینگے روئے انہو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نظارہ کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح و تندرست دیکھا خدا تعالیٰ
 کا شکر ادا کیا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر کا حال تیار دیکھ کر
 چشم پر آب ہوئے و ازراہ تملطف و عنایت پرش حال فرمائی حضرت صدیق
 اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور کی سلامتی و صحت کے مقابلہ میں مجھ کو کچھ
 اپنی جان کی پروا نہ نہیں ہے روایت صحیحہ ہے کہ جب آپ نے اسلام قبول
 کیا اور موقت حضرت صدیق اکبر کے پاس چالیس ہزار روپے نقد تھے وہ سب آپ
 نے راہ خدا و رضا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کر کے چنانچہ حضرت
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما نفغنہ لاهمال ابی بکر اور اساتذہ
 جو مسلمان ہو چکے تھے لیکن رقیہ کفار میں تھے اور کفار کو مکہ تکلیف دیتے تھے
 حضرت صدیق اکبر نے ان کو زکریا و یحییٰ سے آزاد کرایا منجملہ ان کے حضرت عامر
 بن نفیرہ و حضرت بلال رضی اللہ عنہما تھے۔

ذکر ازواج و اولاد

حضرت نے چار نکاح کئے تھے دو زوجات کے ساتھ قبل اسلام لانے کے ایک

قبیلہ بنت عبد العزیٰ کہ اونکے بطن سے عبد اللہ و اسماء جو مقلب
بہ ذات النطاقین تین تولد ہوئے دوم اُم رومان بنت عامر کہ اونکے بطن سے
حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ و جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔
اور بعد اسلام لانے کے حضرت صدیق اکبر نے دو نکاح اور کئے ایک ساتھ
اسما بنت عمیس کے کہ وہ اول زوجیت جعفر طیار رضی اللہ عنہ میں تھیں اور بعد

۱۵ حضرت اسماء ز النطاقین کا نکاح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ صحابی رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا اونکے
بطن سے حضرت عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوئے یہ حجاج بن یوسف کے ہاں سے غلینہ بنت ابی لہب کے عہد میں شہید ہوئے حضرت اسماء
انکی والدہ کی عمر وقت ۹۰ برس کی تھی بلوایون نے جب قلعہ کی دھار تک کر لڑنا شروع کیا تو حضرت اسماءؓ و حضرت عبد اللہؓ
ساتھ یوں کے دل بڑھاتی تھیں اور شاہدش فرماتی تھیں اور شہداء لڑائی کا دینی تین جب معاہدہ بنست ہوا تو قریب دس ہزار
آویون کے حضرت عبد اللہ کی طرف کے لوگ دشمن کی جانب جا ملے حضرت عبد اللہ بن زبیر نے اپنی والدہ سے مشورہ
کیا آپ کی والدہ نے جواب دیا کہ اسے میرے بیٹے تم اپنے حق میں انصاف کرو اگر کو معلوم ہوتا ہو کہ حق تمہاری
طرف ہو تو تم قائم ہو تمہارے باپ میرے اس طرح انتقال کیا اور شہید ہوئے تم اپنا سر بھی اسی کے مقابل بچاؤ نہ کرنا عزت کے
ساتھ مرنا اچھا ہے مجھ سے بے عزتی کے ساتھ زندہ رہنے سے بہر حضرت عبد اللہ نے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا کہ ابکے جو
کچھ میں نے کیا وہ اللہ کی راہ میں کیا آپ مجھ کو روکھیں اور میرا غم و رنج نہ کرنا آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تم شہادت کیواسطے جاتے
ہو اب نہ کی کیا ضرورت ہے ابن زبیر نے فرمایا کہ اپنی حفاظت کیواسطے یہ وہ ہنسی تھی اور یہ کہ مرے بعد بے عزتی سے مرنے
جو ان کی والدہ نے فرمایا بیڑی جب فوج ہوتی ہے تو ان کو کمال کیسے پہننے کی اذیت نہیں ہوتی بہر حضرت ابن زبیرؓ کو انکی والدہ نے
ایک شیشی خوشبو کی دی جس میں خاک تھا کہ ان کو ہمت ہو جائے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو کہ معطر میں شہید ہوئے یہ فصل ص ۱۱۱
سیرتین ج ہے اسماء زبیر شہادت حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی کسی تو آپ کے بدن سے خون جاری ہوا اور انہوں نے بھی اتفاقاً
کیا یہ واقعہ شہادت میں ہوا ۱۵ یعنی دو گھنٹوں والی چوٹ تک آپ نے موت حضرت خاتم النبیین اپنے کر کے کچے کر

انتقال حضرت جعفر طیار کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اذکار کا علاج ہوا اور ان کے بطن سے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے دوم جبیبہ بنت خازم بن زید انصاری سے اونکی کوئی اولاد و نرینہ نہ تھی۔

ذکر حلیہ شریف

آپ دراز قامت سفید اندام مائل قدر سے بزرگمی پہلے رخسارہ آگاہین بڑی تہین بلند پیشانی اور محاسن بزرگ اور اوپر چہرہ مندی لگاتے تھے بعد انتقال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جامع صحابہ علیہم السلام آپ خلیفہ ہوئے اور مدت خلافت آپ کی بعض نے دو سال اور بعض روایت میں دو سال و دو ماہ و بیس روز اور بقول بعض اشخاص دو سال چار ماہ تھی وَاللّٰهُ عَلٰمُ الصَّوَابِ ایک روایت میں ہے کہ وفات شریف آپ کی بروز جمعہ سبت یا دوم یا سوم جمادی الآخر ۱۳ ہجری میں ہوئی عمر آپ کی ۶۳؎ سال و ایک روایت میں ہے کہ ۶۲؎ سال تھی سبب وفات شریف یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ایک روز ایک یہودی نے حضرت صدیق اکبرؓ کی اور حارث بن کعدہ کی دعوت کی تھی اور ہر دو صاحب طعام تناول فرماتے تھے کہ حارث نے کہا یا خلیفہ رسول اللہؐ اس کہانے میں زہر کیسا ہے میں اور آپ دو دنوں ایک روز وفات پائیگی اسی روز سے آپ بیمار ہوئے اور ایک سال بیمار رہے بعد اسکے ہر دو حضرات نے ایک ہی روز عالم بقا کہ جلست فرمائی اور ایک روایت میں سبب وفات آپ کا اس طرح ذکر ہے

(بقیہ حلیہ صفحہ ۳۶) کاگرد و گز سے کہتے تھے ایک کمر باندہ لیا تھا اور سر سے لگا کر حضرت کا گانا پڑھتا تھا

لے اس نام سے مشہور ہو گیا ۱۲

کہ آپ کے پاسے مبارک مین اس قسم کا درد ہوا کہ جس طور پر سانپ کاٹنے
 سے غلاؤر مین درد ہوا تھا پس اسی زہر کے اثر سے آپ نے دنیا سے انتقال
 فرمایا۔ اور ایک روایت مین اسطرح منقول ہے کہ ایک روز آپ نے جبکہ ہواسے
 سر دھیل رہی تھی غسل فرمایا اور آپ کو بخار لاحق ہوا پندرہ روز تک بخار رہا اور آپ کو
 اسی عارضہ سے سل ہو گئی اور رطلت فرمائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اخیر روز مرض موت مین یہوش تھے اور مین
 روتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ عجب سخت مرض میرے باپ کو لاحق ہوا اور جب حضرت
 کو ہوش آیا اور یہ میرا کلام سنا زبان مبارک سے فرمایا کہ میری دختر ایسا نہیں کہ
 جیسا تو خیال کرتی ہے۔ اور یہ آیت شریفین پڑھی **وَاَجَاؤْتُ بِسُكُوتٍ**
اَلْمَوْتُ بِالْحَقِّ ذَلَالٌ مَا كُنْتُ مِنْهُ حَيَّةً بعدہ حضرت صدیقہ سے دریافت
 فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چہ یعنی کس قدر جامہ سے کفن دیا گیا تھا
 حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تین جامہ سے حسین پیر مین و عمار نہ تھا
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کس روز دنیا سے انتقال فرمایا صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
 جواب دیا کہ بروز دوشنبہ پیر یافت فرمایا کہ آج کیا روز ہے جواب ملا کہ یوم
 دوشنبہ فرمایا کہ مین امید خدا تعالیٰ سے کہتا ہوں کہ میری موت آج کے دن
 یارات مین ہو بعدہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جامہ جو مین پہنے ہوئے ہوں اوکو
 دھو ایک منجملہ یا رچھا کے کفن کے یہ ہوا درد اور جدید زیادہ کروینا صدیقہ رضی اللہ
 عنہا نے عرض کیا کہ یہ جامہ پُرانا ہے فرمایا کہ زندہ آدمی جدید جامہ کا مستحق ہے

بہر آپ نے اپنی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کی کہ بھکو وغسل دین اور
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت کے بڑے صاحبزادہ۔ اور ایک روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ کے حق میں یہ وصیت فرمائی کہ وہ اس کام کے ممدو معاون حضرت عبدالرحمن کے ہون
اور فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ سو اسے ان اشخاص کے کوئی میرا بدن پہنہ دیکھے پس وہی شب
کو انتقال عالم فانی سے ہوا اور فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ بعد تجنیز تکفین کے حسب
وصیت جناب کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کی پڑھائی اور حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا میں بابر قبر شریف جناح تامل المسلیں صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف حضرت کی کیگئی اور
حضرت عبدالرحمن آپ کے صاحبزادہ اور حضرت عمر خطاب اور حضرت عثمان ابن عفان اور حضرت
طلحہ رضی اللہ عنہم اجمعین قبر کے اندر تشریف لیگئے اور حضرت کے جسد مبارک کو اندر قبر کے
رکما اور دفن کیا جسے اختصار کے ساتھ حالات لکھ میں فضائل حضرت کے اور دیگر حالات
مفصل کتب سیر میں بالتفصیل مندرج ہیں انکے دو صاحبزادہ حضرت عبدالرحمن جو زید اہل سے تھے
اور دوسرے صاحبزادہ محمد جو اسماء بنت عمیس سے پیدا ہوئے آپ کی وفات کے وقت نہ تھے ان دونوں
صاحبوں کی اولاد جو شیوخ محمدی و صدیقی مشہور ہیں بیابون میں موجود ہے۔

شجرہ

خاندان حضرت عبدالرحمن خلف اکبر حضرت صدیق رضی اللہ عنہما تا شیخ فضل اللہ

شجرہ نمبر ۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۵۱	عبدالرحمن	۵۷	عمر بن الخطاب	۶۳	شیخ محمد	۶۹	مفضل اللہ
۵۲	عبد اللہ	۵۸	محمد شہاب الدین	۶۴	مولانا محمد یوسف	۷۰	طلحہ اللہ
۵۳	صفی اللہ	۵۹	محمد زید الدین	۶۵	شیخ محمد کرم اللہ تعالیٰ	۷۱	مسعود اللہ
۵۴	عبدالرحمن ثانی	۶۰	شیخ محمد محمود	۶۶	شیخ بن		
۵۵	عبد اللہ کی	۶۱	شیخ آدم ہند کی	۶۷	شیخ سعد اللہ		
۵۶	حافظ محمد یعقوب	۶۲	شیخ سعد اللہ رضی	۶۸	عصمت اللہ		

حضرت محمد بن ابوبکر

آپ بعد واقعہ غار ثور پکچا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ اسماء بنت عمیس تھیں انوکا
 اولاد صلاح حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہوا تھا۔ جب اونہوں نے شہادت
 پائی تو حضرت صدیق اکبر کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ اونکے بطن سے محمد بن
 ابی بکر پیدا ہوئے۔ بعد انتقال حضرت صدیق اکبر کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
 پرورش میں آپ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مثل بیٹن کے شفقت
 فرماتے تھے آپ بہت بڑے شجاع تھے تمام معرکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ
 کے ساتھ رہے۔ جنگ جبل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی ہمشیر
 کے خلاف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ہو کر برابر لڑتے تھے اور اپنی
 ہمشیر کو آپ معرکہ جہاں سے خود اپنے ساتھ اغوا کر کے حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کے پاس لائے کسی غیر لشکری کو اونکے پاس نہ جانے دیا جب
 خواج نے حضرت مولیٰ علی مشکل کشا پر خروج کیا تو آپ خواج سے برابر لڑتے تھے
 حضرت عثمان غنی انورین کے عہد خلافت میں جب آپ کو حاکم مصر خلیفہ سوم
 نے مقرر کر کے روانہ کیا اور مروان نے ایک جعلی خط حضرت خلیفہ سوم کی طرف
 سے حاکم معزول سابق کے نام اس مضمون سے بھیجا کہ جب محمد بن ابی بکر ان
 پہنچیں تو اوکو قتل کرنا وہ خط مع قاصد کے اتار راہ میں حضرت محمد بن ابی بکر کے
 ہم کا بون نے پکڑ لیا۔ وہ خط ابی سرج والی معزول سابق مصر کے نام رہا۔ آپ
 نے وہ خط انصار و ماجرین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا حضرت عثمان

ذی النورین کی طعنہ شبہ ہوا سب لوگ یہ سمجھے کہ یہ مروان کی شرارت ہے۔
بالآخر آپ مع لشکر کے اثنائے راہ سے مدینہ طیبہ کو واپس آئے اور بیان اگر
ایک بلوہ عظیم ہو گیا کہ جبین وہ قضیہ نامرضیہ پیش آیا کہ جو باعث شہادت حضرت
عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ محمد بن ابی بکر ہی اوس ہنگام میں شریک تھے اور آپ حضرت عثمان
ذی النورین رضی اللہ عنہ کے مکان میں بلوہ کیوں کے ساتھ داخل ہوئے تھے
جو وقت محمد بن ابی بکر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی پکڑنے کا ارادہ کیا
تو اس وقت حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے او کی طرف دیکھا ارشاد فرمایا
کہ صابرا رہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے باپ کا بڑا دوست ہوں اگر وہ زندہ ہوئے
تو تم آج ایسا نہ کرتے۔ محمد بن ابی بکر یہ سن کر شرمندہ ہوئے اور فوراً مکان سے
باہر چلے گئے۔ چونکہ بلوہ کا آغاز ہو چکا تھا وہ آپ کے رد کے سے نہ کرالے
کسی نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ اثنائے چن ذی الحجہ
۳۵ھ ہجری کا یہ واقعہ ہے۔ قاتل عثمان رضی اللہ عنہ کا پتہ نہیں چلا ہر چہ کہ
جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تحقیقات اور تفتیش اس امر کی کی کہ قاتل کا پتہ
لگے تاکہ قصاص لیا جاوے مگر تحقیق نہ ہو سکا کہ کس شخص کے ہاتھ سے آپ کی
شہادت ہوئی۔ حضرت محمد بن ابی بکر کی نسبت خود حضرت ذی النورین رضی اللہ
عنہ کی بی بی نایلہ نے شہادت دہنالی کی وہی تھی جو وقت شہادت موجود تھیں
اور زخمی ہی ہوئی تھیں۔ سلسلہ ہجری میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
محمد بن ابی بکر کو حاکم مقرر کیا اور محمد بن ابی بکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ

دشمنوں کو تہ تیغ کیا اور اونکو ہلکا دیا حضرت علی کے خلاف معاویہ بن ابی سفیان
 نے مصر میں سازشیں کرنا شروع کی اسوجہ سے بغاوت مصر میں پہلی حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ نے مالک اشتر کو محمد بن ابی بکر کی جگہ روانہ کیا اتنا راہ میں اسیر
 معاویہ کے لوگوں نے مالک اشتر کو ہر دیا۔ پھر اسے معاویہ کی طرف سے چھ ہزار
 آدمی سمیت عمرو بن عاص جانب مصر روانہ ہوئے اور حضرت محمد بن ابی بکر پر الزام
 لگایا کہ یہ قاتل عثمان رضی اللہ عنہ میں باغیوں کو اپنی جانب کر لیا۔ حضرت محمد بن ابی بکر
 نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لشکر کی اداجا ہی حضرت علی شکل کشا نے
 محمد بن ابی بکر کو یہ لکھ بھیجا میرا ارادہ تھا کہ تمہاری سرداری کے لئے کوئی دوسرا
 مقام تجویز کیا جاتا اور وہ ان اور کسی شخص کی تخص کو بھی چون لیکن مالک اشتر کے مرنے
 پر کوئی دوسرا نظر نہیں آتا جسکو میں روانہ کروں۔ عمرو بن عاص شام سے مصر کی
 طرف چلا معاویہ بن خدیج بھی جو اشتر مصر سے تھا اس کے ساتھ ہو گیا محمد بن ابی بکر سے
 اور لشکر عمرو بن عاص اور معاویہ بن خدیج سے بہت لڑائی ہوئی کتنا زبردست معاویہ
 بن خدیج محمد بن ابی بکر کا سپہ سالار تھا اور اس طرف سے محمد بن ابی بکر کے بڑے
 بہائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ لشکر میں سب آگے تھے معاویہ
 نے اپنے بیٹے کنانہ کو لڑائی میں سب سے پہلے مار ڈالا اور یہ کہا کہ امیر المؤمنین حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کا تو قاتل ہے پس محمد بن ابی بکر کی فوج چونکہ بہت کم تھی اور
 سپہ سالار بھی مانا گیا تو محمد بن ابی بکر کے ساتھی بہاگ گئے اور محمد بن ابی بکر گرفتار
 ہو گئے حضرت عبدالرحمن آپ کے بہائی نے آپ کے واسطے امان طلب کی
 لیکن معاویہ بن خدیج نے کہا کہ جب میں نے اپنے بیٹے کا خیال نہ کیا تو محمد

بن ابی بکر کو مین کب چھوڑتا ہوں اور آپ کو ہلاک کر کے آپ کی نعش کو جلا دیا جب یہ
خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی آپ کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو محمد بن ابی بکر کے شہید ہونے سے کمال درجہ رنج و الم لاحق ہوا اور اس روز سے
حکومت مصر کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے نکل گئی آپ کی وفات
۳۵ ہجری میں ہوئی۔

حضرت قاسم

آپ صاحبزادہ حضرت محمد بن ابی بکر یعنی پوتے حضرت صدیق اکبر کے تھے
اور وہ کبار تابعین سے تھے اور باطن کی تعلیم حضرت سلمان فارسی سے آپ کو
تھی اور مدینہ کے فقہاء میں آپ سربرآوردہ تھے۔ امام مالک کی کتاب موطا میں
اکثر احادیث آپ کے شاگردوں سے روایت کی ہیں یحییٰ ابن معاذ فرماتے
تھے کہ میں نے مدینہ میں ان سے افضل کسی کو نہ پایا اور زیادہ سے روایت
ہے کہ میں نے ان سے زیادہ کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کہ بنی امیہ میں ان سے زیادہ کوئی خلیفہ عادل اور متبع نہیں ہوا
فرماتے تھے کہ اگر معاویہ خلافت کا میرے اختیار میں ہوتا تو میں قاسم کو خلیفہ
مقرر کرتا۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔

بعض راویوں نے لکھا ہے کہ عبدالرحمن اور بعض نے لکھا ہے کہ علی اور دو
صاحبزادے کا نام بالاتفاق محمد تھا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما آپ کے

نوا سے تھے یعنی آپ کی بیٹی کے بیٹے تھے۔ آپ کی وفات سنہ ہجری میں واقع ہوئی اور مدینہ طیبہ میں مدفون ہوئے اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب اسما الرجال تقریب التہذیب میں سنہ وفات آپ کا ۱۰۶ لکھا ہے

ذکر شریف حضرت محمد بن قاسم

آپ حضرت قاسم تابعی کے بیٹے جو حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے تھے آپ بہت عالم اور فاضل تھے۔ آپ کے دو سر بہائی عبدالرحمن بن قاسم ہی راوی حدیث تھے کہ جن سے روایت حدیث کی بخاری شریف میں اکثر جگہ پر درج ہے۔ مولف تاریخ مذکور اکرام نے جو طبووعہ نو لکشتور ۱۸۹۳ء ہے صفحہ ۳۵ پر آپ کی نسبت یہ تحریر فرمایا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے اور ملائف کے رہنے والے تھے اور حجاج کے ماتحت افسر تھے اور سب سے پہلے اسلام کا جندہ آپ نے سنہ فتح کر کے ہندوستان میں قائم کیا اور ہندو راجہ کا سر کاٹ کر ولید کے پاس روانہ کیا یہ واقعہ ۹۳ ہجری کا ہے۔ اس تحریر کی بابت راقم کو وثوق نہیں ہے کیونکہ مولف تاریخ مذکور نے کسی قدیم تاریخ کا حوالہ نہیں دیا ہے کہ جو اس نے حضرت محمد بن قاسم بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اس واقعہ کو منسوب کیا بلکہ اور تاریخ طبری و دیگر کتب معتبر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ محمد بن قاسم جنوں نے سنہ فتح کیا دوسرے شخص تھے۔ جن کا اصلی نام عماد الدین محمد قاسم بن عقیل ثقفی تھا اور وہ حجاج بن یوسف ثقفی کے بہتیجے تھے اور بعض نے بہانجہ بیان کیا ہے اور حجاج کے داماد تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ مولف مذکور کو غلطی اسوجہ سے ہوئی کہ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں شیخ
 رکن الدین بن کس الدین بن حضرت بہار الدین ذکر یا ملتانی سے اپنی ملاقات
 ہونا لکھا ہے اوس مقام پر ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ حضرت شیخ رکن الدین نے
 اپنے دادا کا ہمراہ محمد بن قاسم قریشی کے ہندوستان آنا سیاح مذکور سے بیان کیا
 تھا غالباً اسی خیال سے محمد بن قاسم قریشی کو مولف تاریخ الکرام نے فاتح سندھ خیال
 کیا کیونکہ محمد بن قاسم بن محمد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قریشی تھے لیکن ہمارے نزدیک
 یہ غلطی ابن بطوطہ نے کی کیونکہ محمد قاسم نقضی فاتح سندھ تھے نہ قریشی کیا عجیب ہے
 کہ وہ محمد بن قاسم قریشی ہوں جنکے ہمراہ حضرت شیخ رکن الدین کے دادا تشریف
 لائے ہوں اور وہ زمانہ کہ جب حضرت بہار الدین ذکر یا ملتانی ہندوستان میں تھے
 چوٹھی و ساتویں صدی ہجری کا تھا اور محمد قاسم فاتح سندھ کا زمانہ بہت پیشتر کا تھا ممکن
 ہے کہ دادا سے مراد حضرت شیخ رکن الدین کے حضرت بہار الدین ذکر یا ملتانی
 کے پہلے جواد نیکے اجداد میں سے ہندوستان میں تشریف لائے اور ان سے ہو
 کیونکہ حضرت بہار الدین ذکر یا ملتانی کے والد قطب الدین اور انکے والد کمال الدین
 قریشی تھے اور حضرت بہار الدین ذکر یا ملتانی ۷۶۵ھ ہجری میں بمقام کوٹ کروڑ
 ضلع ملتان ہند میں پیدا ہوئے اور ۷۸۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات
 حضرت بہار الدین ذکر یا ملتانی کی مفتاح النسخ میں اس طور پر درج ہے

تاریخ

شیخ ارض و سما بہار الدین
کا نجم ذات اوطلسوع نمود
سوے فردوس سالج و صفہ
شاہ باز مقام علیین

قد وہ غاند ان اہل یقین
پانصد شخصت و شش زہجرت بود
اوپہ یوم الخمیس کرد صفہ
لیکشد سال نقل او بہ یقین

اور دوسری غلطی یہ بھی ہے کہ حضرت شیخ زکریا الدین کے والد کا نام شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہار الدین ذکر یا ملانی رحمۃ اللہ علیہما تھا پس یا تو سفر نامہ میں کتابت کی غلطی ہوئی یا خود ابن بطوطہ کی سماعت میں غلطی ہوئی بہر حال وہ زمانہ جو محمد بن قاسم صدیقی قریشی اور محمد قاسم ثقفی کا ایک ہی ہے اسی وجہ سے بعض مورخوں نے اختلاف کیا ہے کہ فتح سندھ کون تھا تاریخ وفات آپ کی مطابق تحریر تقریباً طبع سادہ میں بعد ستلہ ہجری کے ہوئی۔ زمانہ فتح سندھ ابتداً بعد غلیفہ ولید بن عبد الملک ۳۹۹ ہجری کا ہوتا ہے اور حضرت محمد کے والد ماجد قاسم بن محمد کی وفات کو ہم اوپر لکھا آئے ہیں کہ ستلہ یا ستلہ ہجری میں اور آپ کے بہائی حضرت عبدالرحمن بن قاسم راوی حدیث کے سنہ وفات ۱۲۶ ہجری میں حضرت محمد کے دو صاحبزادے ہوئے ایک محمد بنجیب الدین و مرانی یاد مرادی اور دوسرا علی بن زواری رحمۃ اللہ علیہما جنکی اولاد بدایون میں شیخ دمشقی ضمیمہ راقم ہی ہے اور اولاد حمید الدین گنوری ہیں جبکہ ہم ایک شجرہ نمبر ۳۳۳ حجاز قاضی محمد صدر الدین وقت باقی بن قاضی حمید الدین گنوری تک اس مقام پر درج کرتے ہیں۔

نمبر

شجرہ شیخ علی سبزواری بن شیخ محمد بن محمد قاسم بن محمد بن

حضرت ابی بکر صدیقؓ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۵۴	شیخ علی ترمذی سبزواری	۵۷	شیخ محمد عثمان	۶۰	ملا محمد بدر الدین
۵۵	شیخ محمد	۵۸	شیخ احمد سبزواری	۶۱	قاضی محمد حمید الدین گنوری
۵۶	قاضی محمد عمر	۵۹	شیخ محمد شرف الدین	۶۲	قاضی محمد صدر الدین قسطنطنیہ

قاضی حمید الدین گنوری قاضی صدر الدین وقت بانی ایک سہنے شجرہ مذکورہ
 اٹا کو اس مقام پر درج کیا ہے۔ شجرہ حرف الف نمبر ایک کے نمبر شمار ۵۴ سے
 اس شجرہ کو اور کا ضخیمہ سمجھنا چاہیے۔ نمبر ۵۵ شجرہ الف کے جا کر نمبر ۵۴ اس شجرہ
 کا ملجاوے گا اب باقی اس شجرہ کے بعد جو اولاد نمبر ۶۲ شجرہ ہذا کے قابل تذکرہ
 ہوگی یعنی مولف کا جسے یکہ رشتہ ہو گا اون اشخاص کا شجرہ نمبر ۶۲ کے بعد ہر ایک
 موقع اور مقام پر درج کرینگے اور ان کے مختصر حالات بھی لکھیں گے۔

ذکر شریف حضرت شیخ محمد نجیب الدین و مرانی

یاد مرا جی

حضرت غلام غنیب الدین دقزانی مجاہدین قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم
 اجماعین بہت بڑے عالم اور فاضل تھے سنہ ۲۰۰ ہجری میں آپ پیدا ہوئے اور
 آخر صدی سوم ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب کا آپ اتباع
 فرماتے تھے مکہ معظمہ میں آپ بکثرت رہا کرتے تھے اور غالباً آپ ہند میں ہی داخل آمد
 اہل اسلام کے خود تشریف لائے یا آپ کے والد تشریف لائے تھے۔
 راقم نے اپنے بزرگوں سے یہ بات سنی تھی کہ آپ محدث تھے یا قاری تھے
 کتاب طرب الاماثل فی تراجم الافاضل مولفہ ابوالحسنات مولانا مولوی محمد
 عبدالحی لکھنوی ۱ اناسر اللہ برہانہ مطبوعہ مطبعہ دیدار احمدی سنہ ۱۳۰۲ ہجری کے
 صفحہ ۳۸۳ پر یہ نمبر ۳۵۸ شمار ہوا ایک حال اس نام نامی کے ذیل میں اسطور پر ملا
 ہے جسکو ہم بیان عربی سے ترجمہ اُردو نقل کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ مولانا تحریر
 فرماتے ہیں = محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر و تراجمی الہندی الدلوی نجیب الدین
 الخفنی کہ اس طرح سے نسب نامہ آپ کا ابن سکر نے لکھا ہے آپ بڑے
 فاضل مذہب حنیفہ کے تھے اور مکہ معظمہ میں پیرانہ سالی کی کمزوری تک ایک عمر
 روزانہ کرتے تھے آپ نے ساٹھ اور ستر برس کے درمیان تصنیف
 میں ۹۰ ہجری میں انتقال فرمایا۔ علامہ فاسی نے لکھا ہے کہ میرے شیخ نے
 اون سے سنا کہ میرے ایک استاد ہندی نے جو علامہ تھے یہ درخواست کی کہ
 مجھکو قرأت سکھائیے علامہ دلاصی نے شیخ نجیب الدین کے استاد سے کہا
 کہ عجبی لیاقت مخارج حروف کے نہیں رکھتا و نہون نے یعنی استاد نے
 کہا کہ آپ میری قرأت سُن لیجیئے اگر ناپسند ہو تو نہ پڑھائیے۔ دلاصی نے کہا کہ

پڑھو جب انہوں نے قرأت شروع کی تو دلاہی نے کہا کہ میں ترجمہ میں عرب کی
 نسل پاتا ہوں تیرا نسب کس سے ملتا ہے انہوں نے کہا خالد بن ولید سے
 دلاہی نے کہا کہ میں بھی انہیں سے نسب کہتا ہوں اور ان دونوں کی رشتہ داری
 اور پر جا کر ملگنی مگر یہ حکایت عجیب ہے کیونکہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ خالد بن ولید
 کے بعد انکی اولاد میں کوئی نہیں رہا اور انکے ایک لڑکا تھا جس سے بہت مخلوق
 نے علم حاصل کیا اسی طرح کتاب العقدین لکھا ہے = یہاں تک پہنچے عبارت
 کتاب مذکور سے ترجمہ کر کے نقل کی ہے۔ اس تحریر میں بادوی الفطری میں سال
 وفات میں غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے چار پشت
 کا فاصلہ حضرت محمد بن حنفیہ الدین و مرقانی تک ہے اور یہ چار پشتیں ہمارے شجرہ
 خاندانی میں جو تین سو برس سے زائد کا لکھا ہوا تھا اور اس سے نقل راقم نے کی
 ہے تو جو نسب محمد بن حنفیہ الدین کا کتاب مذکور میں لکھا ہے مطابق ہوتا ہے لیکن
 ہمارے شجرہ میں محمد بن حنفیہ الدین و مرقانی اور کتاب مذکور میں و مرقاجی تحریر ہے ممکن
 ہے کہ ان دونوں میں لفظ قی اور جی کی کتابت میں کسی نسخہ میں غلطی ہوئی الا سال
 وفات کی غلطی کتاب طرب الاماثل میں صریح ہے چار پشت میں سات سو برس
 نہیں ہو سکتی غالباً ہندسہ کے لکھنے میں غلطی ہوئی عبارت میں سنہ درج نہیں ہیں
 یقیناً سنہ وفات آپ کے ایک سو اٹھائیس ہجری ہیں بجا سے ہندسہ ایک کے
 لکھ گیا اور نو کے ہندسہ کے آگے صفر ہو گیا محمد قاسم آپ کے جد امجد کا انتقال
 شروع صدی دوم ہجری میں ہوا جیسا ہم اوپر لکھ آئے ہیں تو آپ کا انتقال
 آخر صدی دوم ہجری میں ہوا۔ آپ کے بیٹے شیخ شمس الدین اور ان کے پسر

شیخ عبدالعزیز اسمہ علاء الدین اور ان کے شیخ امین اور ان کے پسر شیخ احمد
 اور ان کے شیخ ابو المنظر اور ان کے شیخ شمس الدین اور ان کے پسر شیخ محمد اور
 ان کے شیخ احمد ثانی اور ان کے شیخ علاء الدین ثانی اور ان کے پسر شیخ علی اکبر
 اور ان کے بیٹے حافظ شیخ مصطفیٰ اور ان کے شیخ حافظ نور الدین اور ان کے
 خلف شیخ کمال الدین قاضی فرشتوری ہوئے کہ جب تک حال ہم ذیل میں درج کرینگے۔

ذکر شیخ کمال الدین قاضی فرشتوری

آپ کا اسم مبارک شیخ کمال الدین ہے آپ کمال الدین قاضی فرشتوری کے
 لقب سے مشہور ہوئے۔ بدایون میں آپ سید علاء الدین بادشاہ کے وقت میں نشانی لاکر سکونت
 پذیر ہوئے۔ یہ زمانہ حکمرانی سید علاء الدین غفر خانی کا ۸۲۹ھ ہجری میں مطابق ۱۴۲۶ء عیسوی کو ہوتا ہے۔
 ہمارے شجرۃ النسب میں لفظ قاضی فرشتوری بعد اسم مبارک شیخ کمال الدین کے
 درج ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ قاضی تھے مگر یہ نہیں معلوم کہ کس مقام کے
 آپ قاضی تھے یا فرشتور کے یا کسی دوسری جگہ کے۔ سید علاء الدین بادشاہ کے
 عہد میں مع اہل و عیال آپ بمعیت شیخ ہوسف فرشتوری اپنے بنی عم کے بدایون میں
 مقیم ہوئے محلہ فرشتوری ٹولہ جو انکی سکونت کے لئے دیا گیا تھا اسی وقت سے
 مشہور ہوا اور اسے کاری دفاتر میں برابر لکھا جاتا ہے آپ کی اولاد اس محلہ میں اور نیز
 محلہ لوی ٹولہ میں جو متصل اسی محلہ کے ہے آباد ہے آپ کے دو بیٹے حافظ شیخ
 لاون و شیخ خاں تھے۔ فرزند دوم سے کوئی سلسلہ اولاد جاری نہیں ہوا لفظ فرشتور
 کی تحقیق کا تب الحروف نے کی تو بعض بزرگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ فرشتور ایک قصہ

مضامین مصر سے ہے آپ کے اجداد وہاں کے رہنے والے تھے کتاب
 کاشف الاستار مصنفہ حضرت شاہ جنر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مارہروی جو حضرت
 شاہ آل احمد صاحب عرف اچھے میان قدس اللہ سرہ العزیز کے والد بزرگوار کے
 اور یہ کتاب نہایت معتبر ہے اس میں حضرت شاہ صاحب نے اپنے حالات
 خاندانی اور نسب کے حالات و درج فرمائے ہیں اس مقام پر پیر سید محمد اپنے
 مورث اعلیٰ کا ہندوستان تشریف لانا جو سادات زیدیہ سے تھے اسطور پر لکھا ہے کہ
 کہ مقام بلگرام بہ جیت تو وطن معین گردند دران وقت باراجہ انجاسری نام کا فرستہ
 بود در سنہ ۱۱۱۲ھ غفر ثناء بدستوری سلطان شمس الدین التمش باغوی از غزنویان
 اسلام سرک قتال آماستہ راجہ راجہ راجہ اعیان سپاہ قتل رسانیدہ ان و مر
 راہ تپ شمشیر از لوش مشرکان شست و شوی دادہ از ہر کد کہ شکار اسلام
 ساقی تاریخ این فتح لفظ خدا داد یافتہ اند بعد از فتح ہمشیرخ فرشتوری در مکانان دران مقام
 طرح اقامت برخت۔ پس اس تحریر سے یہ امر پایہ تحقیق کو پہنچا کہ شیوخ غزنوی
 ۱۱۲۰ھ ہجری میں بلاد ہندوستان میں موجود تھے اور بعض ان میں سے بلگرام میں
 سکونت گزین ہوئے اور جناب عموی صاحب قبلہ مولوی محمد عین الدین صاحب
 منصف بخشن بانیہ سلسلہ جنگی عراب اس وقت تیراؤں کے برس کی ہے اس طرح
 فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد بچہ و ولانا حکیم محمد افتخار الدین صاحب مرحوم
 جد ماوروی والد مرحوم راقم الحروف سے سنا کہ بلگرام میں قاضی کمال الدین فرشتوری کے
 بنی امام شیوخ فرشتوری رہتے ہیں پس ۱۱۲۰ھ میں بعد سلطان شمس الدین التمش
 مورث قاضی کمال الدین فرشتوری کے آکر اول بلگرام میں سکونت گزین ہوئے بعد قاضی

کمال الدین فرشتی و شیخ یوسف فرشتی مع قبائل بدایون میں آکر سکونت پذیر ہوئے
اس کے بعد حقیق طلب رہا کہ وہ مقام فرشتہ ہندوستان میں تہا یا کسی دوسری ولایت
میں۔ کتاب تاریخ فرشتہ میں پیشاور کا نام پر فرشتہ لکھا ہے ہمارے نزدیک
لفظ پر فرشتہ کا معرب زبان عربی میں جبکہ عرب ابتداً وہاں آئے اور سکونت اختیار
کی فرشتہ کیا گیا اور غصیوخ اور سادات اور ترکمان اور افغانہ کا جو مسلمان ہوئے
تہہ ابتداً سندھ میں آنا اور سکونت اختیار کرنا کتاب ہمارے تاریخ قدیمہ سے
بخوبی پایا جاتا ہے چنانچہ تاریخ فرشتہ میں ناصر الدین سبک سنگھ کے حال میں
درج ہے کہ اوسنے راجہ جی پال پر حملہ کر کے ولایت لغمان و پیشاور اور کنارہ
نیلاب پر کہ جبکو تاک یا سندھ کہتے ہیں تسلط کیا اور قواعد شریعت اوسی ولایت
میں رواج دیکر خطیب اور سکے اپنے نام سے جاری کیا یہ زمانہ اشاعت اسلام
کا ان شہزادوں میں سمجھنا چاہیے۔ ۸۵۰ھ ہجری کے قریب زمانہ ہوتا ہے۔
جو غصیوخ عرب سے آکر پیشاور میں آباد ہوئے وہ زمانہ خمس الدین القمش یعنی
۸۷۰ھ ہجری میں پسمیت حضرت سادات زیدیہ یہ مقام بلگرام میں بجگم خمس الدین
القمش آئے پس اسی وجہ سے کہ پیشاور کا نام فرشتہ یا فرشتی مشہور ہوئے۔
کتاب مرثیۃ القلوب میں تصنیف حمد اللہ بن ابی بکر بن حمد اللہ استوفی زبان فارسی
میں نہایت معتبر کتاب تاریخ کی ہے اور وہ کتاب راقم کے یہاں موجود ہے تاریخ
فرشتہ میں حمد اللہ استوفی کا حوالہ دیا ہے اس کتاب میں مولف نے جو اقلیموں
کے حالات درج کئے ہیں اور سکازیمہ زبان اردو فارسی سے بیان کئے ہیں کہ
جس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پیشاور کا نام فرشتہ تھا اور اوسکو کیسے آباد کیا۔ مولف

کتاب مذکور اس طوطے لکھتا ہے کہ سندھستان یہ دوسری اقلیم ہے اور ہندوستان
 کے متعلق ہے اسکو دوسری دن عادل نے آباد کیا فرشتا دوسری اقلیم سے ہے
 اور ہندوستان کے مشرقی شہروں سے ہے اور اس شہر کو شاہ پور ذوالکثافت
 نے آباد کیا تھا۔ ہر ایک دور کے مقام پر مصنف نے لکھا ہے کہ سندھ ایک بہت
 بڑی ولایت دوسری اقلیم سے ہے اور بڑے بڑے شہر اسکے ہیں منصور یہ
 طمان۔ مہاور۔ حیاتیہ۔ فرشتاور۔ ملک نور۔ فصدار۔ نہروال۔ تکرور۔ اس تحریر
 سے ہمارے نزدیک یہ بات پائی جاتی ہے کہ فرشتا ویا فرشتہ پیشاور یا پیشور کا معنی ہے
 اور فرشتہ التواہج میں ملاعب القادر یا یونی نے سلطان معز الدین بن محمد سام غوری
 کے حالات میں لکھا ہے کہ شہر میں پرشور کو سلطان موصوف نے فتح کیا
 اور شمس العلماء رسولی ذکا راہدخان دہلوی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ کتب
 قدیم میں پیشاور کا نام کرام یا فرشتہ یا پرشور ہے شہر ہجری میں غوری نے اسکو
 فتح کیا۔ شیخ کمال الدین کے مورث عرب کے اگر فرشتہ میں سکین گزین ہوئے اونکی
 اولاد جب بلگرام اور بدایون میں قیام پذیر ہوئی تو اسکی وجہ سے بلقب شیوخ فرشتہ
 ملقب ہوئے۔ شیخ یوسف فرشتہ کا ہم شجرہ اس مقام پر لکھنا مناسب سمجھتے ہیں
 کیونکہ وہ اور شیخ کمال الدین فرشتہ جو باہم یکبہدی تھے بدایون میں آباد ہوئے
 اور آپ کی اولاد میں باہم قرابت ہوئی شیخ یوسف فرشتہ کی اولاد کا شجرہ ذیل
 میں لکھا جاتا ہے۔

یہ شجرہ شیخ یوسف فرشتوری کی اولاد کا جنسے ہمارے شجرہ کو تعلق ہے بتیج کیا ہے۔

شیخ ارزانی

شیخ ارزانی مشاہیر الیہ کی مسماۃ بی بی صاحب دولت بنت شیخ وحید برادری کی زوجہ تھیں اون سے شیخ مبارک اور شیخ ابوالخیر پیدا ہوئے دوسری بی بی مسماۃ خوجا تھیں جو کڑھ مانک پور سے نکاح کر لائے تھے اون بی بی کے بطن سے تین پسر شیخ ابوسعید و شیخ جلال الدین و شیخ حامد پیدا ہوئے شیخ ابوسعید کریم پسر ابوالبرکات و شیخ ابوالعالی و شیخ ابوالفضل پیدا ہوئے جلال الدین لاؤلف فوت ہوئے شیخ حامد کے دو پسر پیر محمد و محمد شاکر و دو دخترا پیدا ہوئیں۔ ابوالفتح کی شادی اپنے چچا کی بیٹی مسماۃ کافیه بنت شیخ مبارک سے ہوئی ان کے پسر شیخ جہجو ہوئے جسکے دو بیٹے شیخ بلاقی و شیخ اسمعیل ہوئے اور ایک دختر مسماۃ تضافیہ و دونوں بیٹے مفقود و الخیر ہوئے۔ اور بیٹی لاؤلف فوت ہوئی۔ اور نسل منقطع ہوئی۔

شیخ مبارک

شیخ مبارک انکی دوسری بی بی مسماۃ آئی بنت شیخ منصور بن شیخ منگن فرشتوری تھیں جنسے شیخ فیض اللہ اور شیخ سلطان محمد پیدا ہوئے۔ اور شجرہ بالا میں درج ہیں۔ اول زوجہ انکی مسماۃ مذی تھیں کہ جسکے بطن سے چار دختر مسماۃ خنی و کافیه و ہستی و فتولی پیدا ہوئیں۔ مسماۃ خنی زوجہ شیخ غلام محمد خردوم زادہ تھیں۔ اور مسماۃ کافیه زوجہ شیخ ابوالفتح بن شیخ ابوسعید کی تھیں اور مسماۃ ہستی الطیغہ عم شیخ نظام الدین

د شیخ امین الدین وکیر وغیرہ کی تئیں۔ اور سماء فتولی والدہ شیخ محی الدین و میاں
مستان کی تئیں۔ غلام محمد بن حاجی عبدالرشید بن محمد سلیمان بن مولانا شیخ محمد
یوسف جو شجرہ نسب میں نمبر ۶۴ چھٹے عبدالرحمن کی اولاد میں درج ہیں ان
سے انکا شجرہ ملتا ہے۔

شیخ سلطان محمد

راکھی زوجہ سماء عصمت السہبت شیخ ابو الخیر دختر بن محمد امکی تئیں انکے
بطن سے سماء عنایت السہبت پیدا ہوئیں کہ جو شیخ درویش محمد بن شیخ حافظ کمال محمد
کے ساتھ کتھا ہوئیں۔

شیخ اسلام السہبت میان اسلامی

شیخ اسلام السہبت میان اسلامی انکی صنف ایک دختر تھی جبکہ نام سماء رحمت اللہ
تھا اور اسکی نادی شیخ محمد قمر الدین خان بن شیخ محمد اکرم کے ساتھ ہوئی اور ان بی بی
سے صنف ایک بیٹا محمد فخر الدین پیدا ہوا جو خور و سالی میں فوت ہوا۔ اب اس
خانداں کا خاتمہ شیخ اسلام السہبت کے لڑکی پر ہو گیا۔ میان اسلامی کی حویلیان چہتہ
اور باغ اور دیگر جائداد بقضہ و ملکیت محمد قمر الدین صاحب انکے داماد کے آئی
کہ جو پدر راقم الحروف کے نانا کے والد تھے۔ بعدہ جبکہ جائداد میان اولاد
شیخ محمد اکرم بن درویش محمد کی تقسیم ہوئی تو حویلی مذکور جو برابر شیخ محمد اکرم بی
حویلی کے تھی حصہ اولاد شیخ قمر الدین میں دیکھی کہ جو اب بقضہ ملکیت برادر

عزیز محمد رشید الدین سلمہ کے ہے اور باغ میان اسلامی اور فیضی والہ اولاد
 شیخ امین الدین خان بن شیخ محمد اکرم کے قبضہ اور ملکیت میں ہے یعنی بنی
 محمد مصدق حسین و حکیم محمد التفات حسین و وجاہت حسین و شیخ سلج الدین کے قبضہ میں
 ہے اور اوس میں ایک ٹٹی پڑانی مسجد کی بھی ہے اس کے سامنے قبریں میان
 شیخ اسلامی اور فیضی کی موجود ہیں اور وہیں شیخ عطار الدین پسر شیخ عماد الدین
 و دختر شیخ سراج الدین کی قبر ہے اور یہ باغ در میان باغ قلمی نو تعمیریس کا تب
 اوراق ہذا و باغ برادر عزیز مولوی محمد ابو الحسن کے واقع ہے اور ریل کی ٹرک
 کی جو پیمائش ہوئی ہے وہ اس باغ کے وسط سے ہو کر گزری ہے اور اس
 باغ کو شرقا و غربا دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔

ذکر حافظ شیخ لادون

آپ شیخ کمال الدین قاضی فروری کے صاحبزادے ہیں آپ حافظ قرآن
 تھے آپ کے دو بیٹے تھے ایک حافظ شیخ محمد اور دوسرے شیخ کبیر الدین۔
 شجرۃ الانساب خاندانی راتم میں مندرجہ اس قدر لکھا ہے کہ کبیر الدین کی شادی
 ساتھ مسماۃ عائشہ کے ہوئی تھی اور کچھ حال انکا معلوم نہ ہوا کہ آیا اون کی کوئی اولاد
 ہوئی یا نہیں حافظ شیخ لادون کی تاریخ وفات یا مقام مرگہ راتم کو دریافت نہیں ہوا۔

ذکر حافظ شیخ محمد بن حافظ شیخ لادون

آپ کے تین صاحبزادے ہوئے ہیں پسر شیخ شنگن تھے اور دوسرے

شیخ خواجہ احمد وقیس سرے شیخ شرف جہان پیدا ہوئے تھے شجرہ قدیم میں درج ہے کہ خواجہ احمد لاولد فوت ہوئے اور شرف جہان کے ایک فرزند شمس الدین اور چار دختر یعنی بی بی جہان و بی بی صاحب و بی بی بدہو و بی بی انور پیدا ہوئیں۔ بی بی جہان کی شادی شیخ عزیز اللہ عثمانی کے ساتھ اور بی بی صاحب کی شادی شیخ نورن قزاشی کے ساتھ ہوئی

شیخ منگن بن حافظ شیخ محمد

آپ بہت بڑے صاحب عقل و ذہانت تھے آپ کی شادی مسماۃ بی بی ملکی بنت شیخ گھوڑن کے ساتھ ہوئی تھی جنہے دو صاحبزادے ایک شیخ منصور اور دو سر شیخ جمال پیدا ہوئے۔ شیخ جمال نہایت درجہ وجیہ و ذی علم و شاعر تھے اور ملا عبد القادر بدایونی کے بہت دوست تھے چنانچہ ملا صاحب نے اپنی کتاب منتخب التواریخ میں انکا حال تین مقام پر لکھا ہے ایک جلد دوم صفحہ ۱۳۵ کتاب منتخب مطبوعہ کلکتہ کالج پریس ۱۸۶۵ء میں اسطور پر ملا صاحب لکھتے ہیں ”درین سال جمال خان ولد شیخ منگن بدایونی کہ صاحب جمال مقرری و ازیارن جانی قدیم بود و رئیس ہماہرہ خان کلان بروز عید قربان قبض زوہ میرہ پان از دست ناشناسے خوردہ ضعف کرد و در گذشت و این تاریخ یافتہ شد۔ مصرعہ

صد آہ از جوانی وزیر جمال خان

و شیخ اُم شیخ یعقوب صری کشمیری ازین تاریخ یافتہ مصرعہ

سپردہ جان بروز عید قربان

دوسری جگہ میر محمد خاں غزنوی کو تذکرہ کا ذیل میں جلد سیوم کہ صفحہ ۳۸۸ میں اس طرح لکھتے ہیں
 زمانیکہ حکومت سنبل داشت این غزل شیخ سعدی قدس سرہ و بیان انداخت کہ بیت
 دے کہ عاشق صابر بود مکر سنگ است | از عشق تا با بصوری ہزار فرسنگ است

و خود انجین گفت کہ بیت

و مے کہ چہرہ ساقی زیادہ مکرنگ است | نبوش بادہ برآوازے کہ دل تنگ است

و میرامانی و دیگر شاعران ہر کہ ام فراخو جو صلاہ و حالت خویش موافق آن زبان تیغ نمودہ جواب
 دادند۔ ازان میان جمال خان مرحوم بد اوئی کہ نسبت مصاحبت و تفریب تمام بیان
 داشت و در لطافت طبع یگانہ بود غزلے گفت کہ مطلعش این ست بیت

تراخ از می عشرت مدام گلرنگ است | مرا بقدر دہانت چو غنیمہ دل تنگ است

آن زمان فقیر و رکنانہ مگو کہ بلازمت حسین خان بود کہ شب این غزل و ضمن کہتوب
 میان جمال خان رسید و صبح آن جہا کہ او نماز گاہ سنبل روز عید قربان قہن زد
 و ضعت کرد و دین جوانی جان بجان سپرد و نقش اورا در بد اوں بردند چنانچہ شمرہ از
 این قصہ در ذکر سنوات رقم تحریر یافت ۔ و اہ جمال خان بہر ذریعہ تاریخ یافتند و فرو

گردون در آفتاب سلامت کران شانہ | کورا چو صبح روشن اندک بقا ناز

اور تیسری جگہ جلد سیوم میں شہر کی ذیل میں مولانا ذرا سطور یہ یاد کیا ہے دیکھو صفحہ ۳۸۰ کتابت کے
 ناصحیح یہاں جمال خان ولد میان سنگن بدایونی ست کہ سبق ذکر یافت جوانی بود
 در غایت رشید و عین خلق و خلق موسوم و باعث توطن فقیر توان گفت کہ
 در بد اوں محبت او بود اگرچہ بگل بے بقا نہ بودے در شعر آثار از دخیل می ماند
 اما اجل فرصت کسب فضلش نہ داشت

بشنو این نکته بسنجید ز پرده عشق کہ بہ از زندہ بے عشق بود مردہ عشق

دیگر

تُرک من ز غم بہ ہنگام سواری زدہ
لذتے دارم ازین عشق کہ کاری زدہ
و در جمع آن مطلع خان کلان کہ مصرعہ

در جوانی حاصل عمرم بہ نادانی گذشت

گفتہ است

ہر سلیمانے کہ خود را کتر ز نورے ندید
عاقبت بر باو کشت قان سیلانی گذشت

ہیام تا کہ ہمے کتاب منتخب التواریخ ملا صاحب سے نقل کیا ہے شیخ
جمال کو خانی کا خطاب اکبر کے وقت میں ملا تھا وہ لا ولد فوت ہوئے شیخ منصور
پر کلان سے سلسلہ اولاد شیخ منگن کا جاری رہا آپ کی قبر بھی اسی قبرستان
میں جو ہم سابق میں لکھ چکے ہیں ہوگی۔

شیخ منصور بن شیخ منگن

شیخ منصور شیخ منگن بدایونی کے بیٹے تھے انکی شادی سماء امینہ بنت شیخ عبدالغنی
سہولی جگانشہر و نسب قاضی صدر الدین وقت باقی سے منسلک ملتا ہے۔

شجرہ نمبر ۵

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۱	قاضی صدر الدین وقت باقی	۶۲	قاضی شیخ محمود	۶۳	شیخ عبدالغنی
۶۲	شیخ فتح احمد	۶۴	شیخ احمد	۶۵	سماۃ امینہ

شیخ منگن کا زمانہ عہد سلطنت محمد جلال الدین اکبر شاہ اور نور الدین محمد جبگیر شاہ کا تھا اور شیخ منصور شہاب الدین محمد شاہ جہان صاحب قرآن ثانی کے معاصر ہوتے ہیں شیخ منگن نے محلہ فرشوری ٹولہ میں ایک دیوانخانہ کلان اور شیخ منصور نے ایک جوہلی بختہ تعمیر کرائی تھی جو کس قدر ترمیم کے ساتھ اونکی اولاد کے قبضہ میں اب تک موجود ہے اور دست برد زمانہ سے محفوظ ہیں۔ اگرچہ تقسیم کے عمل سے دیوانخانہ کے چار پانچ حصے ہو گئے ہیں اور اسکے ایک بڑے حصے میں برادر عزیز محمد ابوالحسن نے بختہ جوہلیاں بنوائی ہیں لیکن دوسرے حصہ میں جو برادر عزیز محمد رشید الدین اور مولف کتاب ہذا کے قبضہ و قبضہ میں ہے قدیم عمارت کا ایک بڑا حصہ باقی ہے برادر عزیز محمد رشید الدین کے قبضہ میں جو عمارت ہے وہ اون درو دیوار اور محرابوں پر مشتمل ہے جو شیخ منگن نے تعمیر کرائے تھے اور جو زمانہ اکبر کی عمارتوں کا نمونہ ہے۔

از نقش نگار دور و دیوار شکستہ	آثار پدیدست صنادید عجم
-------------------------------	------------------------

جوہلی بختہ معمرہ شیخ منصور اب بے ملکیت و قبضہ جناب مولوی محمد عین الدین صاحب سلمہ کے ہذریہ تقسیم ارث کے آئی ہے۔ دروازہ کلان محراب دار اس کا اس وقت تک بدستور تعمیر سابق ہے۔ باقی عمارت جدید جناب مولوی نے اندونی تعمیر کی ہے دروازہ پر ایک تاریخ کندہ ہے یعنی لفظ اللہ حافظ سے تاریخ اسکی تعمیر کی معلوم ہوتی ہے یعنی ۱۰۵۰ھ ہجری شیخ منصور کے تاریخ وفات صحیح راقم کو معلوم نہیں۔

ذکر شریف حافظ کمال محمد بن شیخ منصور

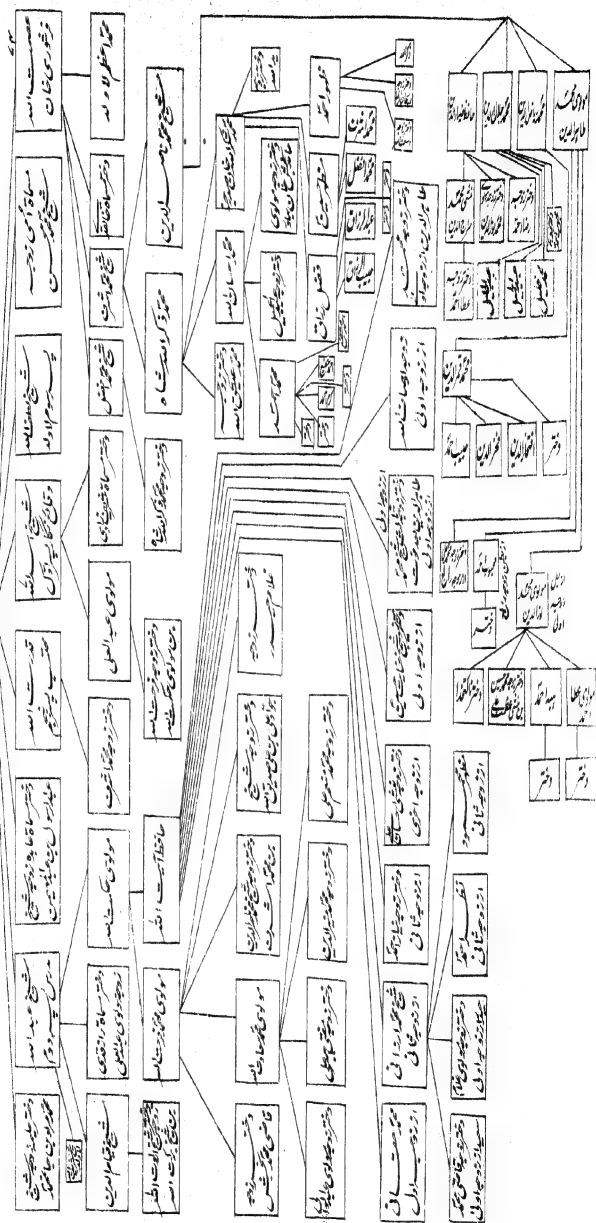
آپ بیٹے شیخ منصور کے ہیں آپ بہت بڑے متقی و ابراہم حافظ قرآن تھے آپ کی شادی بی بی رجبی بنت شیخ عبد اللطیف بن شیخ شاہ جہان عباسی کے ساتھ ہوئی تھی۔ یہ خاندان شیخ عباسی کا ہے جو حضرت عبدالسدر بن عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے بدایون میں ہیں جس خاندان میں سے قاضی عبدالسلام مرحوم و مغفور صاحب تصانیف کتاب تفسیر منکومہ سمی زاد الاخرت و دیگر کتب وغیرہ تھو چکی صاحبزادہ قاضی شمس الاسلام قاضی شہر ریاست راپور کے تھے اور اسی سال میں اونہوں نے بھی انتقال فرمایا۔ حافظ کمال محمد کے دو صاحبزادے ہوئے ایک شیخ درویش محمد و دوسرے شیخ اولیا ان دونوں صاحبزادوں کی اولاد شیخ فرخ شوری بدایون میں ہے اور چونکہ ہم شجرہ بنسب میں شیخ درویش محمد کی اولاد یعنی اپنے اجداد کے نام لکھ چکے ہیں چنانچہ ہم شجرہ شیخ اولیا کی اولاد کا لکھ دیتے ہیں اور ان میں بعض بزرگوار کا حال جو قابل تذکرہ ہیں ذیل میں درج کریں گے۔

نمبر ۳ شیخ اولیا بن حافظ کمال محمد

شیخ اولیا شیخ درویش محمد مورث مولف کتاب ہذا کے بڑے بہائی تھے۔ آخر عمر میں اپنے بہائی کی اولاد سے ناراض ہو کر اپنی کل جائیداد خاندانی تقسیم کرالی اور محلہ فرخ شوری ٹولہ کی سکونت ترک کر کے جامع مسجد شمس کے قریب محلہ مولوی ٹولہ میں

五

سید علی بن حلیہ کا مختصر



مکانات بنو اگر سکونت اختیار کی۔ آپ کی شادی مسماۃ بی بی حبیبہ بنت
 سعید الرحمن کے ساتھ ہوئی جسے پانچ پسر یعنی شیخ اسد الدین شیخ عبد اللہ
 و شیخ لطف الدین و شیخ عصمت الدین و شیخ قدرت الدین و تین دختر یعنی
 مسماۃ ن عابدہ و حلیمہ و امی پیدا ہوئیں۔ شیخ اسد الدین کی شادی فرشیخ عبد السمان
 بن شیخ ابو البرکات کے ساتھ ہوئی جسے ایک دختر مسماۃ شریف زادی زوجہ
 شیخ عصمت الدین بن شیخ سعد الدین متولی اور ایک پسر عبد العلی ہوئے جن کی
 شادی ان کے چچا شیخ عبد اللہ کی دختر مسماۃ رازقی کے ساتھ ہوئی۔ شیخ
 عبد اللہ و شیخ عصمت الدین کا حال آئندہ مفصل لکھا جائے گا شیخ لطف الدین
 لا ولد فوت ہوئے۔ شیخ قدرت الدین کی اول شادی مسماۃ واصلہ بنت شیخ محمد
 ضیف کے ساتھ ہوئی اور ان کے مرنے کے بعد دوسری شادی مسماۃ
 مسیتی بنت شیخ اسد الدین بن شیخ علی مرتضیٰ کے ساتھ اور ان دوسری
 بی بی سے ایک دختر پیدا ہوئی۔ مسماۃ عابدہ بنت شیخ اولیا کی شادی شیخ
 عبد الرسول بن عبد المیسمن بن عبد السمیع سے ہوئی۔ مسماۃ حلیمہ کی شادی
 شیخ محمد مراد بن شیخ جان محمد بن شیخ غلام محمد دوم زادہ کے ساتھ اور
 مسماۃ امی کی شادی شیخ محمد حسن بن شیخ محمد مراد بن شیخ جبرین بن شیخ کرم الدین
 کے ساتھ ہوئی تھی۔

نمبر ۴۲ شیخ عبد اللہ بن شیخ اولیا

آپ شیخ عبد اللہ مدرس کے لقب سے ملقب تھے بہت بڑے عالم تھے

اور آپ کے تین صاحبزادے شیخ قیام الدین اور مولوی حکمت الدین اور شیخ العبد
 اور ایک دختر مسماۃ رازقہ بی تین۔ مسماۃ مذکور کی شادی شیخ عبد العلی بن
 شیخ اسد الدین سے ہوئی تھی۔ قیام الدین کی ایک دختر تین اور کوئی اولاد
 نہیں نہ تھی۔ اور انکا شیخ بکت اسد تہلی کے ساتھ عقد ہوا لیکن کوئی اولاد ان
 سے نہ ہوئی۔ دوسرے صاحبزادے آپ کے مولوی حکمت الدین سے جسکی شادی
 مسماۃ بی بی صاحب بنت شیخ اسد الدین ساکن بریلی کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان
 کے دو فرزند ہوئے ایک حافظ آیت الدین اور دوسرے مولوی محمد فرحت الدین
 حافظ آیت الدین کے محمد ارزانی و محمد حقانی دو پسند اور دو دختر تین ایک کا
 کا عقد ساتھ نقی احسان علی اور دوسرے کا عقد شیخ نیاز احمد کے ساتھ ہوا یہ ہر
 چار بطن زوجہ ثانیہ سے تھے اور چار لڑکیاں جو زوجہ اولی سے تین اول دختر
 کا مولوی محمد طاہر الدین کے ساتھ عقد ہوا کہ جنکے بطن سے مولوی نور الدین جو
 اب مکمل نصفی ضلع شاہجہانپور میں رہن پیدا ہوئے اور دختر دوم زوجہ شیخ
 اوصاف الدین کی تین اور دختر سوم بعد وفات دختر اولی کے مولوی محمد طاہر الدین
 کے ساتھ منسوب ہوئیں اور چارم دختر زوجہ شیخ عنایت حسین محلہ قاضی ٹولہ
 میں منسوب ہوئیں محمد ارزانی کے دو پسند نظر محمد و غنڈا احمد اور دو دختر ہوئیں
 دختر اول زوجہ مولوی غلام حیدر کی تین جنکے بطن سے غلام شہر و غلام سادات
 پیدا ہوئے اور دختر دوم زوجہ قاضی محمد سعید کی تین۔ حافظ صاحب کا
 اب ذاتی حال لکھتے ہیں۔ حافظ محمد آیت اللہ نہایت درجہ عابد ذرا ہر تھے اور
 مرید و خلیفہ حضرت سید خلیل ابن سید بابر اہم بغدادی کے تھے جو اولاد

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے تھے حافظ صاحب بغداد شریف
جا کر اودھ کے مرید ہوئے تھے سلسلہ نقشبندیہ قادریہ ہر دو سلاسل کی سند و
اجازت بحیثیت پیرومند سے حافظ موصوف نے حاصل فرمائی۔ یہ دونوں
اسناد خلافت راقم نے بحشم خود دیکھے ہیں جو محرمہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری کے ہیں
اس وقت تک وہ اسناد جنبہ پورا سیرت شیخ عظام بغداد شریف کے ثبت ہیں
اور ہمارے شفیق مولوی محمد نور الدین صاحب کے پاس جو نواسہ حافظ صاحب
موصوف کے ہیں موجود ہیں۔ حافظ صاحب موصوف نے معلوم نہیں کہ کسیکو
خود بھی مرید کیا یا نہیں لفظ ہر کوئی سلسلہ سبعت اون سے بدایوں میں جاری نہ ہوا
بعد انتقال آپ بمقام بدایوں مدفن فرخوریان میں مدفون ہوئے۔ مولوی محمد
فرحت اللہ جو حافظ صاحب موصوف کے بہائی تھے اودھ کے خلف الرشید
مولوی محمد سعادت اللہ اور چار و خسران تھیں۔ ایک دختر زوجہ شیخ ناصر الدین فرخوریان
کی بہن اور دوسری دختر کا شیخ جو ادعلی سے عقد ہوا اور تیسری کا عقد شیخ غلام
حیدر سے اور چوتھی کا عقد قاضی محمد بخش سے ہوا۔ اور مولوی محمد سعادت اللہ کے
کوئی اولاد نہ رہی تھی صرف اون کے چار لڑکیاں ہوئیں۔ ایک زوجہ مولوی
عبدالوالی دوم زوجہ مفتی ببر علی سوم زوجہ شیخ محمد منعم علی چہارم زوجہ محمد بنیر الدین

شیخ عصمت اللہ فرخوری خان

آپ دوسرے صاحبزادے شیخ محمد اولیا کے تھے آپ کو خطاب خان کا محمد
محمد شاہ بادشاہ میں عطا ہوا تھا اور آپ کو اور آپ کے بھائی کو گومانی ہی عطا ہوئی آپ کی

شاہی مسماۃ نجیبی بنت شیخ محمد امیر بن شیخ محمد مینون شیخ کبیر کے ساتھ ہوئی
 اور تین صاحبزادے ہوئے ایک شیخ محمد افضل اور دو شیخ محمد اعظم اور تیس
 شیخ محمد اشرف اور ایک دختر مسماۃ خالقہ دین تین۔ شیخ محمد افضل کے صرف
 ایک دختر تھی کہ جب کا نکاح محمد ذکر اللہ شاہ کے ساتھ ہوا۔ و شیخ محمد اعظم کا سلسلہ
 آگے نہیں چلا۔ اور شیخ محمد اشرف کے دو صاحبزادے ایک محمد ذکر اللہ شاہ
 و اما شیخ محمد افضل اور دو شیخ محمد ناصر الدین تھے۔ شیخ محمد ذکر اللہ شاہ کے
 حالات ہم مفصل کتاب تذکرۃ الوصلین میں لکھ چکے ہیں آپ مرید اور خلیفہ حضرت
 اچھے بیان صاحب مارہروی رحمۃ علیہ کے تھے اور آپ کے دو صاحبزادے
 ہوئے ایک محمد شکر اللہ خان اور دو شیخ محمد احسان اللہ شاہ۔ محمد شکر اللہ
 خان کو ایل منصفی شاہ جہانپور میں ایک عرصہ تک رہے اور ان کے تین پسر
 شیخ ظہور احمد و شیخ فضل رزاق و شیخ منظر حسین ہوئے۔ منجملہ ان کے ایک
 صاحبزادے منظر حسین کا اسی سال میں انتقال ہو گیا اور باقی بہرہ و بقیہ حیات
 بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں۔ محمد احسان اللہ شاہ کے ایک پسر حافظ محمد احمد موجود ہیں اور دو
 دختران انکی ایک زوجہ خان بہادر مولوی حامد بخش کی ہوئیں اور ان کے بطن سے
 اولاد موجود ہے اور وہ انتقال کر گئیں۔ دوسری دختر زوجہ عیسیٰ الدین ہیں۔

شیخ محمد ناصر الدین کے چار پسر مولوی محمد طہار الدین جو بفضلہ موجود ہیں اور مولوی
 محمد جلال الدین اور مولوی محمد عتیار الدین اور مولوی محمد ریاض الدین تھے یہ ہر سہ
 صاحبزادے انتقال فرما گئے۔ مولوی طہار الدین صاحب کی عمر اس وقت
 نوے سال سے زائد ہے الا توئی آپ کے قوی ہیں اس وقت تک روزانہ

آپ اپنے باغ کو بطور جیل قدمی تشہیف لیجاتے ہیں اور جامع مسجدین
 نماز جماعت یوم جمعہ ناعہ نمین ہوتی۔ اور آپ مرید حضرت آل رسول صاحب
 قادری مارہروی قدس سرہ کے ہیں۔ اور نہایت درجہ رقیق القلب
 اور ذاکر اور محب فقر ہیں آپ کے چار نکاح تبدیل ہوئے زوجہ اولیٰ دختر
 حافظ محمد آیت اللہ تین جنکا ذکر مذکور ہو گیا اور کئی بطن سے مولوی محمد
 نور الدین ہیں جنکا ذکر لکھ چکے ہیں زوجہ ثانیہ و ثالثہ سے اولاد نہ ہوئی زوجہ
 رابعہ سے منشی محمد محبوب احمد موجود ہیں کہ جو اب ضلع الہ آباد میں کشتی
 فوجداری ہیں۔ زوجہ رابعہ دختر کلان شیخ نیاز احمد وکشی شیخ محمد فضل
 کی تھیں۔ اور مولوی محمد نور الدین کے دو پسر مولوی عطا احمد و حبیب احمد
 بفضلہ زندہ ہیں اور بہت سید و صالح ہیں۔ مولوی محمد ابدال الدین بہت
 نیک سخت تھے اور کئی تین پسر سید الدین۔ خلیل الدین۔ جلیل الدین
 تھے مگر افسوس ہر پسر ان عین شباب میں رحلت کر گئے اور کوئی اولاد
 نہیں نہ ہی۔ حافظ محمد ہمدان الدین کے ایک پسر منشی محمد سراج الدین ہیں
 کہ جنکے صفحہ ایک دختر تھی کہ جو مولوی عطا احمد کو منسوب تھی وہ بھی
 سا لگدشتہ میں انتقال کر گئی اور کئی صفحہ ایک دختر نابالہ ہے اور
 دو دختران حافظ موصوف کی ہیں کہ ایک زوجہ مولوی نور الدین مذکور کی بیوی اور
 دوسری زوجہ منشی رضا احمد۔

محمد ریاض الدین کے صرف ایک پسر منشی محمد نور الدین ہیں جنکے تین پسر
 اور ایک دختر موجود ہیں اور دو بہن کی دختر شیخ عبدالعزیز بن شیخ عتیق احمد

کی ہین = بیان سلسلہ شاخ شیخ اولیا ختم ہوا۔

نمبر ۳۳ شیخ درویش محمد فرشتوری

آپ صاحبزادے حافظ کمال محمد موم کے تھے آپ کی شادی مسماۃ بی بی غایت السنت شیخ سلطان محمد سے جو شجرہ یوسف فرشتوری ہین شیخ مبارک کے بیٹے منبرج ہین ہوئی تھی۔ آپ نہایت درجہ متقی و پرہیزگار تھے کل انتظام جائیداد و خانہ داری اپنے بڑے بھائی شیخ اولیا سپرد کر رکھا تھا۔ آپ کے صاحبزادے شیخ محمد اکرم صاحب اقبال پیدا ہوئے۔ اور دولہا کیان آپ کی مسلمانانہ اور وضائی لاولد فوت ہوئیں۔ آپ کا انتقال بمقام بایون ہوا اور مدفون فرشتوربان مین مدفون مین رحمۃ اللہ علیہ

نمبر ۳۴ شیخ محمد اکرم فرشتوری

آپ کی ولادت کا حال ہم کچھ تذکرہ آواصلین کی فصل اول مین مسجد کے پیر کے ذکر کے ذیل مین منبرج کر چکے ہین۔ آپ کی شادی مسماۃ بی بی ربیعہ بنت شیخ محمد مقیم بن شیخ عبد الباقی بن شیخ عبد النعیم بن قاضی عبد الوہاب سے ہوئی کہ جو اولاد قاضی حمید الدین گنوری سے ہین جسکا شجرہ ذیل مین تا بہ قاضی محمد صدر الدین وقت باقی بن قاضی حمید الدین گنوری کے لکھتے ہین۔ کہ جو شجرہ نمبر ۳۳ سے قاضی محمد صدر الدین وقت باقی سے جا کر ملتا ہے۔

شجرہ نمبر

۶۳	قاضی عبداللطیف بن قاضی وقت بانی	۶۶	قاضی عبدالوہاب	۶۹	شیخ غلام مقیم
۶۴	ملا دانیال	۶۷	عبداللہ	۷۰	دختری بی زبیدہ زوجہ شیخ محمد اکرم
۶۵	فضل اللہ شہید	۶۸	عبدالرحیم		

شیخ محمد اکرم کے پانچ صاحبزادے ہوئے شیخ امام الدین محمد ابو الفضل و شیخ محمد مسیح الدین و شیخ محمد فصیح الدین - و شیخ محمد قمر الدین - و شیخ محمد مایین الدین - اور ایک دختر مسماۃ است النسا پیدا ہوئیں - شیخ اولیا اونکی اولاد یعنی بنی عم شیخ محمد اکرم کل جائیداد خانہ دانی پرتابینس و تصنیف سے ادان سے تقسیم شیخ محمد اکرم اور اونکی اولاد نے چاہی اور اس تقسیم پر نزاع باہمی ہوا اور مکانات اور جائیداد تقسیم کی گئی جسکا ذکر شیخ اولیا کے بیان کے ضمن میں بھی کیا گیا ہے -

محلہ فرشوری ٹولہ سے شیخ اولیا نے بعد تقسیم جائیداد اپنی سکونت ترک کی اور محلہ مولوی ٹولہ میں ایک مکان متصل مسجد جامع جو احمد نوحاس کے مقبرے سے جانب شرق سڑک پر ہے اور وہ متصل محل شجاعت خان کے تھا ایک تاکو فروش سے خرید کر کے سکونت اختیار کی اور ادان کی اولاد ابھی تک اس محلہ میں موجود ہے اور محلہ فرشوری ٹولہ میں بھی کچھ اراضیات اونکی

۷ ملا دانیال عمدا لگیر بادشاہ میں بہت بڑے عالمہ فاضل تھے اور انکے ذوی پرنیادہ استبار ہوتا تھا

باقی ہیں۔

اب ہم مفصل حالات اولاد شیخ محمد اکرم کے اونکے تذکرہ میں درج کریں گے
حضرت شیخ محمد اکرم کا انتقال ۵ محرم کو ہوا اور یہ زمانہ محمد شاہ بادشاہ یا فرخ سیر کا
تہا سہ تھیں یہ ہے حضرت فاضل آپکی ۵ محرم کو پوتی ہے۔

نمبر ۲۳ ذکر شیخ محمد امام الدین ابوالفضل بن شیخ محمد اکرم

آپ غلت اکبر شیخ محمد اکرم کے تھے۔ آپ کی زوجہ اولی سماء بی بی سیدہ
بنت شیخ محمد خلیل بن شیخ عطار احمد مخدوم زادہ تھیں۔ شیخ محمد خلیل اولاد
حضرت عبداللہ کی۔ سے تھے جنکا شجرہ نمبر ۲ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنه اسے لیکر تا پسماء فراست، النساء بنت شیخ ظہل اللہ بن ابی بکر آئے ہیں اب
ذیل میں شجرہ سماء سعیدہ بی بی کے اجداد کا سماء مذکور سے تا بہ شیخ سعد اللہ
قریشی لکھتے ہیں۔

نمبر ۲۴ شجرہ نمبر ۲ میں شیخ سعد اللہ قریشی درج ہیں پس نمبر ۲۳ سے شجرہ مفصل
ذیل تا پسماء بی بی سیدہ ظاہر ہوگا۔

شجرہ نمبر ۲۴

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۲۳	شیخ ابوالحسن	۲۶	شیخ ابراہیم	۶۹	سماء سعیدہ زوجہ شیخ امام الدین ابوالفضل
۶۸	شیخ ابوالفتح	۶۷	شیخ عطار اللہ		
۶۵	شیخ ابوالکلام	۶۸	شیخ محمد خلیل		

مسماۃ بی بی سعیدہ کے بطن سے شیخ امام الدین ابو الفضل کے تین پسر
 موسوم بہ شیخ محمد عظیم الدین و محمد مسعود الدین و محمد کمال الدین حسین اہل پاک
 دختر مسماۃ نجم النساء پیدا ہوئیں۔ محمد عظیم الدین نے بمقام پوتہ ملک و کن
 رسلت فرمائی لا ولد رہے بعد وفات بی بی سعیدہ کے محمد امام الدین ابو الفضل
 نے نکاح ثانی بی بی رجبی بنت شیخ محمد مستقیم بن شیخ محمد مقیم کے ساتھ بجانہ
 مامون خود نکاح کیا یہ شیخ محمد مقیم کا شجرہ ہم ذکر شیخ محمد اکرم مین درج کر آئے
 ہیں اور کاغذ نمبر ۹ شمار نمبر مین ہے۔ پس اوسکے پسر شیخ محمد مستقیم کا نمبر (۷۰) ہے
 اور مسماۃ بی بی رجبی کا نمبر (۷۱) ہے۔ تھوکر کرنا چاہیے۔ اور ان بی بی سے ایک
 پسر شیخ زین العابدین پیدا ہوئے جو لا ولد فوت ہوئے شیخ امام الدین
 ابو الفضل عہد محمد شاہ بادشاہ مین بہ عہدہ دار و علی عدالت ہدایون سے فرائز
 تھے اور شار الیہ کو سٹہ جلو س محمد شاہی مین منصب الکنزاری ذات
 و جاگیر حویلی ہدایون مین عطا ہوئی تھی اور وہ اپنی حیات تک تازمانہ
 سلطنت عالمگیرانی عہدہ اور منصب پر مقرر رہے آپ کی وفات تاریخ
 اذتیش ۱۰ رمضان المبارک کو ہوئی سنہ وفات آپ کی راقم کو معلوم نہیں ہے آپ
 کے دو صاحبزادے محمد معز الدین اور محمد کمال الدین حسین اور دختر مسماۃ
 نجم النساء سے سلسلہ اولاد جاری ہوا۔ محمد معز الدین کی شادی مسماۃ است النساء
 بنت شیخ فتح محمد بن شیخ محمد قایم بنیرہ قاضی غلام محمد سے ہوئی جب کا شجرہ ذیل
 مین درج ہے۔

شجرہ نسب ۹

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۳	قاضی عبد اللطیف بن قاضی صدر الدین وقت باقی	۶۷	قاضی فضل محمد	۷۱	محمد قاسم
۶۴	ملاد انبال	۶۸	قاضی منہام محمد	۷۲	شیخ فتح محمد
۶۵	فضل اللہ شہید	۶۹	قاضی جان محمد	۷۳	مسماۃ است انسا
۶۶	قاضی صدر جہان	۷۰	امین السرخان	یہ شجرہ نمبر ۶۲ سے لے کر ۷۰ قاضی صدر الدین وقت باقی سے جگہ نمبر ۷۱ ہے لہذا ہے۔	

ان بی بی کے بطن سے شیخ محمد الدین عرف مخلص الدین پیدا ہوئے

ذکر شیخ محمد الدین عرف مخلص الدین

ان کا عقد مسماۃ بی بی فیض النساء بنت مفتی محمد ایوب بن قاضی محمد قدوس کے ساتھ ہوا
جنگا شجرہ ذیل میں درج ہے۔

شجرہ اجداد مسماۃ فیض النساء نمبر ۱۰

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۶	قاضی عبد ایوب بن فضل اللہ شہید	۶۸	قاضی عبد الصمد	۷۰	مفتی محمد ایوب
۶۷	قاضی عبدالرزاق	۶۹	قاضی عبد القدوس	۷۱	مسماۃ فیض النساء زوجہ محمد الدین عرف مخلص الدین

یہ شجرہ نمبر ۶۶ شجرہ متذکرہ بالا سے جو امت النار کسب میں درج کیا
ہے ملتا ہے مسماۃ فیض النار کے بطن سے تین پسر ہوئے بڑے
صاحبزادے آپ کے حمام الدین ابو العدل تھے آپکی کوئی اولاد نہ ہو یا انشا
سے نہیں ہوئی اور لاولد حلت فرمائی قریب ۶۵ سال کے عمر پائی کچھ بڑے
لکھے نہ تھے مگر عابد و زاہد بہت بڑے تھے اور راقم پر بہت شفقت بزرگانہ
فرماتے تھے اور بمقام بدایون قبرستان قدیم میں مدفون ہوئے اور دوسرے
پسر محمد امام الدین تھے یہ بھی لاولد قبل غدر ۸۵۷ سے انتقال فرما گئے
تیسرے پسر محمد مصام الدین تھے انکی شادی دختر شیخ نظام الدین کے
ساتھ ہوئی جبکا نام مسماۃ ریاست النار تھا اون کا شجرہ ذیل میں درج ہے

شجرہ نمبر ۷۱

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	غلیل الدخان	۷۲	شیخ محمد اکرم	۷۴	مسماۃ ریاست النار جو محمد مصام الدین
۷۱	شیخ محمد خرم	۷۳	شیخ نظام الدین		

یہ شجرہ مسماۃ امت النار کے شجرہ سے بہ نمبر ۶۹ جا کر ملجاوے گا انیکے بطن سے
مستجاب الدین جو لاولد فوت ہوئے پیدا ہوئے تھے دوسرے بیٹے شیخ محمد شرف الدین
تھے جبکا عقد مسماۃ فصاحت النار بنت بہیت الدین کے ساتھ محکمہ شیخ عیسیٰ بن ہوا
اونکا شجرہ ذیل میں درج ہے۔

شجرہ نمبر ۱۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۵	قاضی عبدالجلیل عرف شیخ پانڈا بن قاضی محمود	۶۸	شیخ سعادت احمد	۷۱	شیخ حبیبیت احمد
۶۶	قاضی محمد يوسف	۶۹	محمد فضل احمد	۷۲	سماۃ نضاحات النساء زوجہ شہزادہ
۶۷	شیخ امان احمد	۷۰	محمد بہارک احمد		

یہ شجرہ شجرہ نمبر ۶ سے جو بذیل ذکر شیخ منصور بن شیخ سنگن ہم لکھہ آئے ہیں
 اوس سے پنبر ۶۲ قاضی محمود سے تناسبہ ان بی بی کے بطن سے
 مسعود الدین و معین الدین و فرید الدین پسران پیدا ہوئے اور تین دختر ایک
 سماۃ فقیہہ خاتون و کثیرہ فاطمہ و فیض بانو پیدا ہوئیں۔ مسعود الدین لا ولد فوت ہوئے
 معین الدین کی اولاد موجود ہے اور خود بھی زندہ ہیں اور فرید الدین کی بھی اولاد موجود
 ہے اور وہ بھی بقید حیات ہیں اور ایک دختر محمد مشرف الدین کی شادی اپنے
 بنی عم شیخ ارشاد حسین ولد شیخ محمد رکن الدین فرشتوری سے ہوئی۔ اور دوسری
 دختر کی شادی ریحان رضا ابن مولوی محمد رضا سے ہوئی۔ اور تیسری دختر کی شادی
 نور بخش ولد محمد بخش مرحوم صدر علی کے ساتھ محلہ سوتہ میں ہوئی۔ حسین الدین
 کے مددی حسن ایک لڑکا ہے اور فرید الدین کے قطب الدین ایک

پس

ذکر کمال الدین حسین

یہ دوسرے بیٹے شیخ امام الدین ابو الفضل کے ہیں انکی شادی مسماۃ روشن اختر بنت شیخ محمد صدر الدین ابن شیخ عبد الغنی بن شیخ عبد الصمد جو نمبر ۶ پر شجرہ نسب میں مندرج ہیں ہوئی۔ انکے بطن سے دو دختر مسماۃ انجم النصار و اختر النصار اور دو پسر مسمیٰ محمد غیاث الدین و محمد جمال الدین احمد پیدا ہوئے۔ مسماۃ انجم النصار کی شادی شیخ مخلص الدین سے ہوئی جو ابن الاخ شیخ کمال الدین حسین کے تھے جنکے بطن سے شیخ ناصر الدین پیدا ہو کر لاؤد فوت ہوئے اور مسماۃ اختر النصار کی شادی قاضی عباس علی سے ہوئی کہ جنکے بطن سے شیخ کوثر علی پیدا ہوئے۔ قاضی عباس علی پسر محمد علی بن شیخ عبد الغنی مذکور کو تھے جو پسر شیخ عبد الصمد کے تھے۔ اور محمد غیاث الدین کی شادی مسماۃ سجاۃ النصار بنت محمد اود الدین بن شیخ محمد امین الدین بن شیخ محمد اکرم کے ساتھ ہوئی انکے بطن سے چار پسر مروج الدین و شیخ رکن الدین و فضل حسین و شیخ تھل حسین پیدا ہوئے۔ بمثلہ انکے مروج الدین و تفضل حسین لاؤد فوت ہوئے۔ شیخ رکن الدین کی شادی مسماۃ نسیم النصار بنت شیخ مصطام الدین سے کہ جنکا حال بذیل شیخ معز الدین لکھا آئے ہیں ہوئی۔ انکے بطن سے تین پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی خلف الکبر شیخ الطاف حسین تھے جو ضلع دارنر گنگ بلازمت گونڈٹ تھے اور ان کی شادی دختر

مولوی محمد بخش خان صدر الصدور کے ساتھ ہوئی جو ہمشیر خان بہادر
 مولوی حامد بخش صاحب کی بہن۔ انکے بطن سے دو پسر زندہ
 موجود بہن شیخ یادر حسین پسر کلان تحصیلدار بہن دو پسر شیخ
 زوار حسین بہن شیخ یادر حسین کی شادی ساتھ دختر احمد بخش برادر مولوی
 محمد بخش کے ہوئی اونکے بطن سے ایک پسر یوسف حسین اور دو دختر
 زندہ بہن۔ اور زوار حسین کی شادی دختر مولوی حامد بخش خان بہادر
 سے ہوئی۔ اونکے بطن سے بھی ایک پسر موجود ہے۔ شیخ
 رکن الدین کے دو پسر بیٹے شیخ حامد حسین بہن جو بفضلہ اسوقت
 تک بقیہ حیات بہن۔ آپکی شادی دختر کلان مولوی محمد حسن صاحب
 ابن شیخ مولوی احسان الدار سے ہوئی جبکا شجرہ ذیل میں مندرج ہے جو
 ہمشیرہ حقیقی مولوی وزیر احمد کی تین۔

شجرہ نمبر ۱۳

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۷	محمد امین الدین قاضی محمد یوسف	۶۹	شیخ حیات الدار	۷۱	مولوی محمد حسین
۶۸	محمد علیم الدار	۷۰	مولوی احسان الدار	۷۲	مسافر فہم النساء زوجہ حامد حسین

یہ شجرہ نمبر ۶۶ سے شجرہ نمبر ۱۲ سے ملتا ہے ان کے بطن سے ایک
 پسر عزیز می شیخ عبد الجلیل پیدا ہوئے جو بغایت الہی اسوقت تک

موجود ہیں انکا عقد ہمیشہ خورد کاتب الحروف و دختر خورد حکیم مولوی محمد
سعید الدین صاحب مرقوم سے ہوا انکے بطن سے اسوقت ایک دختر بقید حیات
ہے جسکا نام عایشہ ہے۔

تیسرے صاحبزادے شیخ رکن الدین کے شیخ ارشاد حسین ہیں آپ کی
شادی شیخ مشرف الدین اپنے مامون کی دختر سے جسکا نام نصف خاتون
ہے ہوئی۔ انکے بطن سے تین پسردود دختر ہیں ایک کانام اعجاز حسین
دوسرے کانام سجاد حسین تیسرے کانام اتحاد حسین ہے دختر شیخ ارشاد حسین
کی شادی سید محمد علی پسر فرزند علی محلہ سید باڑہ میں خاندان سادات
قبائلی میں ہوئی۔ اور دوسری دختر کی شادی آل احمد بن شیخ شفیع احمد
بن کمال احمد بن منشی محمد اجل سے ہوئی۔ اور شیخ رکن الدین
کی دختر مسماۃ قسیم النساء کی شادی ساتھ قاضی محمد عبد الشفیع کے ہوئی تھی
جسکا شجرہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

شجرہ نمبر ۱۲

نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	قاضی عبدالسلام بن قاضی عبدالقدوس	۷۲	قاضی عبدالشکور
۷۱	قاضی خدا بخش	۷۳	قاضی عبدالشفیع

یہ شجرہ بذیل ذکر نمبر ۶۹ پر شجرہ نمبر ۱۱ سے جا کر ملتا ہے۔ ان کے
بطن سے ایک دختر پیدا ہوئی جسکا محمد صادق بن شیخ تصدق حسین کے ساتھ

عقد ہوا۔

جو تھے بیٹے شیخ عنایت الدین کے شیخ تجمل حسین تھے جنکی شادی
مسماۃ محمود الفسار بنت شیخ عماد الدین بن شیخ امین الدین بن شیخ محمد اکرم
کے ساتھ ہوئی۔ اسکے بطن سے ایک پسر محمد سراج الدین ملہ پیدا
ہوئے۔ آپ کی شادی اولیٰ دختر شیخ غازی الدین پسر شیخ جمال الدین احمد
کے ساتھ اپنے بنی عم کے ہوئی جسکا حال عنقریب لکھیں گے۔ اسکے بطن
سے صمد ایک دختر ہوئی جسکا عقد رفیعہ وان الرضا بن مولوی بن محمد رضا
کے ساتھ ہوا۔ دوسری شادی شیخ سراج الدین کے ساتھ دختر عنایت حسین
بن شیخ فقیہ الدین قاضی محسن ہوئی۔ جسکا شجرہ ذیل میں درج ہے۔

شجرہ نمبر ۱۵

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۱	محمد داہم پسر امین الفسار	۷۳	قاضی اصغر الدین	۷۵	فقیہ الدین	۷۷	مسماۃ علی الفسار
۷۲	محمد محمد	۷۴	قاضی عماد الدین	۷۶	عنایت حسین		

یہ شجرہ نمبر ۱۵ پر شجرہ نمبر ۱۶ سے ملتا ہے۔

تیسری شادی سراج الدین کی خاندان علی ارشد میں ہوئی ان پر دہلی بل کے
بطن سے ایک ایک پسر موجود ہے۔ یعنی احمد الدین بطن دختر شیخ عنایت حسین
سے اور افضل الدین بطن زوجہ سیموم دختر علی حسین سے۔

ذکر شیخ جمال الدین احمد بن شیخ کمال الدین حسین

شیخ جمال الدین احمد کا نکاح اول مسماۃ مرحمت النساء بنت محمد مخلص الدین نے چچا کی دختر سے ہوا تھا۔ اوسکے بطن سے ایک پسر سہمی غازی الدین پیدا ہوئے۔ جنگل شادی دختر شیخ ریاست السد بن شیخ حیات السد سے ہوئی تھی جنکا ذکر مذکور ہو چکا اُنکے بطن سے صرف دو لڑکیاں پیدا ہوئیں ایک کا عقد شیخ مولوی حکمت السد بن مولوی محمد حسین بن ریاست السد مذکور کے ساتھ ہوا اوسکے بطن سے ایک دختر پیدا ہوئی کہ جو مولوی وزیر احمد بن مولوی محمد حسن بن مولوی احسان السد کے ساتھ مزوج ہوئی۔

دوسری دختر شیخ غازی الدین کا نکاح ساتھ سراج الدین پسر بھل حسین کے ساتھ ہوا کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ شیخ جمال الدین احمد نے بعد وفات زوجہ اولیٰ عقد ثانی ساتھ مسماۃ اطاعت النساء بنت قاضی فیض رحمان کے جنکا شجرہ ذیل میں درج ہے کیا۔

شجرہ نمبر ۱۶

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۸	افضل محمد بن قاضی فاضل محمد	۷۰	محمد حکم	۷۱	عبد الرحمان	۷۲	مسماۃ اطاعت النساء زوجہ شیخ جمال الدین احمد
۶۹	محمد زاهد	۷۱	حکیم قدرت السد	۷۲	قاضی فیض الرحمان		

۱۔ مکے بطن سے دو پسر ایک مولوی محمد عین الدین صاحب مغلہ العالی و شیخ
تور حسین مرحوم و دو دختران مسماۃ صبیح النساء و زبیدۃ النساء تولد ہوئیں۔

شیخ جمال الدین احمد بنک مزاج سادہ وضع اور بزرگ خاندان تھے اور قریب
۸۲ برس کی عمر پا کر تاج ششم شوال روز چہار شنبہ ۱۲۶۶ ہجری حلت
فرمائی اور مولوی محمد عین الدین صاحب اب خاندان محمد اکرم مین جو مین ان سے
زیادہ عمر مین کوئی نہیں ہے اس وقت ۹۲ سال کی عمر ہے مگر لبنایت ایسی جو اس
خمسہ دست مین ابتداً مشغول و کالت کا کرتے تھے بعدہ بعدہ منصفی سرکار
بر تانیہ کی طرف سے ممتاز رہے اب پنشن صاحب ماہوار کی پاتے ہیں۔

آپ کی شادی مسماۃ تسلیم النساء دختر شیخ محمد مصباح الدین بن شیخ محمد والد الدین
بنیرہ شیخ محمد اکرم کے ساتھ ہوئی مسماۃ موصوفہ بفضلہ زندہ اور تندرست ہیں
انکے بطن سے سات پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی۔ خلف الکبر شیخ محمد
مصباح الدین ہم عمر کتاب الحروف کے ہیں انکی اول شادی دختر شیخ محمد
کوثر علی سے جنکا ذکر ہو چکا ہے ہوئی۔ ان بی بی کے بطن سے صنف
ایک دختر قدسیہ بانو پیدا ہوئیں کہ جبکا عقد محمد ظل حسین بن شیخ مقصود حسین
بن شیخ مصباح الدین مذکور بالا کے ساتھ ہوا اس دختر سے جو اولاد ہوئی اسکا
ذکر ہم یہ ذیل حالات شیخ امین الدین محمد کے کرینگے۔

دوسرا عقد محمد مصباح الدین کا بوجہ نا اتفاقی نوحہ اول کے دختر مولوی محمد قاسم علی
بن مولوی محمد قاسم علی کے ساتھ ہوا۔ انکے بطن سے ایک پسر منظور حسین بفضلہ
موجود ہیں۔

دوسرے صاحبزادے مولوی محمد عین الدین صاحب کے محمد افضل الدین تھے جنہوں نے عین شباب میں انتقال فرمایا انکا عقد دختر کلان شیخ حکیم رونق علی کے ساتھ ہوا جبکا شجرہ ذیل میں درج ہے۔

شجرہ نمبر ۱۷

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۱	محمد عین بن محمد حاکم	۷۳	محمد سلیمان	۷۵	حکیم رونق علی
۷۲	محمد سہجان	۷۴	حکیم محمد نواز الدین	۷۶	سماۃ شتری باغی و زحید محمد مفتاح الدین مرحوم

انکے بطن سے دو دختر اور ایک پسر محمد اطہر پیدا ہوئے کہ اس وقت عمر ۲۳ سالہ ہے اسکی شادی حافظ محمد افضل اکرم اپنے چچا کے دختر سے ہوئی جبکہ بطن سے ایک دختر سوقت ہو جو رہے۔ اور محمد مفتاح الدین کے دختر کی شادی محمد قمر بن محمد استفلاح الدین بن مولوی محمد عین الدین صاحب کے ساتھ ہوئی پسر سیوم مولوی عین الدین صاحب کے حافظ منہاج الدین تھے کہ جو معین علی سالکی عمر میں بمقام شاہجہانپور جبکہ مولوی عین الدین صاحب مدوح بعدہ مصطفیٰ شاہجہانپور میں مقیم تھے فوت ہوئے اور سجدہ محلہ علی زئی متصل مکان ڈپٹی غلام حسین خان صاحب مدفون ہیں۔

پسر چہارم آپ کے شیخ محمد استفلاح الدین ہیں کہ جواب شیخ کلکتری

نمبر ۱۷
اذا کی شادی افضل احمد بن سید محمد رونق علی اکرم تھے کہ جواب سید محمد اطہر باغی و زحید

مین ملازم ہین اونکی شادی دختر شیخ تصدق حسین بن تقی الدین سے ہوئی۔
جبکہ شجرہ ذیل مین درج ہے۔

شجرہ نمبر ۱۸

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۴۹	محمد تقی بن غلام محمد	۴۱	محمد صالح	۴۳	فرید الدین	۴۵	تصدق حسین
۵۰	محمد حیات	۴۲	محمد کیم الدین	۴۴	تقی الدین	۴۶	سماۃ کرم النساء زوجہ استغاث الدین

انکے بطن سے محمد قمر ایک پسر پیدا ہوئے جسکا ذکر ہم مذکور کر چکے ہین۔
پس پونچھ حافظ محمد فضل اکرم بن شیخ محمد عین الدین صاحب کہ جو آب وکالت ضلع
بدایون منصفی سبولی مین کرتے ہین آپ کی شادی دختر شیخ محمد مقصود حسین بن شیخ
مصالح الدین مذکور بالا سے ہوئی۔

انکے بطن سے ایک پسر محمد طاہر اور ایک دختر سماۃ قیومہ بانو اور دوسری مریض بانو
موجود ہین۔

پس ششم مولوی عین الدین صاحب کے محمد شفیع احمد مین کہ جو تحصیلدار ضلع اعظم گڑھ
مین ہین آپ کی شادی دختر شیخ تہور حسین سے جو آپ کے چچا تھے ہوئی۔
انکے بطن سے ایک دختر موجود ہے۔

پس ہفتمین۔ حضور احسین مین کہ جو۔ بی۔ آ۔ سے پاس ہین۔ اونکی شادی
اول دختر فشی محمد غفلت علی مرحوم منصف کے ساتھ ہوئی کہ جبکہ شجرہ ذیل

مین سدرج شجرہ دختر محمد عظمت علی نمبر ۱۹

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۴۰	محمد عاتق بن قاضی محمد طیب	۴۲	محمد قلی	۴۴	منشی عظمت علی
۴۱	احمد قلی	۴۳	مندی قلی	۴۵	دختر شمعین زوجہ حضور الحسنین

اسکے بطن سے ایک دختر زلیخا موجود ہے۔ اور سماء شمعین نے رحلت فرمائی۔ انکی دوسری شادی دختر شیخ عبداللہ سے ہوئی جنکا شجرہ ذیل میں درج ہے۔

شجرہ نمبر ۲۰

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۴۰	محمد علی اللہ خان بن قاضی محمد	۴۲	شیخ غریب اللہ	۴۴	منشی عبداللہ
۴۱	قاضی محمد کریم	۴۳	مولوی عظمت اللہ	۴۵	سماء مقصودہ خاتون
۴۲	شیخ عنایت اللہ	۴۵	محمد ریاست اللہ		

اولاد شمعین۔ مولوی محمد عین الدین صاحب کی ایک دختر تھی کہ جنکی شادی شیخ حکیم مطیع الرحمن بن حکیم فخر الدین کے ساتھ ہوئی جنکا نام شجرہ نمبر ۱۹ میں ہے۔ اور انکے بطن سے ایک بیٹہ مرزا الزامی پیدا ہوئے اور ایک دختر جسکی شادی محمد شیدائ حسین بن شیخ محمد الامام اللہ کے ساتھ ہوئی یہ بیٹہ شیخ منصور حسین شیخ جمال الدین احمد عجم کے تھے انکی شادی سماء است الفاطمیت حکیم دقا کے ہوئی جنکا شجرہ پوری درج ذیل ہے۔

شجرہ پوری سماء است الفاطمہ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۴	شیخ عبداللطیف عرف شیخ جانہ	۶۰	شیخ فتح اللہ	۶۳	حکیم وقار اللہ
۶۸	شیخ محمد یوسف	۶۱	شیخ قادر بخش	۶۴	سماء است الفاطمہ زوجہ حسین
۶۹	شیخ امان اللہ	۶۲	حکیم سعید اللہ		

انکے بطن سے تین بیٹے مقبول حسین و محفوظ حسین و سرور حسین و دو دختر سماء و شریح بانو کی مولوی شیعہ احمد بن مولوی محمد عین الدین صاحب کے ساتھ جو تحصیلدار ہیں شادی ہوئی اور دوسری دختر کی شادی محمد قاسم حسن بن مولوی وزیر احمد علی۔ اسے ابن مولوی محمد حسن ابن مولوی احسان اللہ کے ساتھ ہوئی۔ مقبول حسین کی شادی دختر انوار علی ابن محمد ضیاء علی کے ساتھ ہوئی جنکا شجرہ پوری درج ذیل ہے۔

شجرہ پیری سماء

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱	محمد حسین	۴۴	مفتی محمد قادر علی	۷۷	سماء
۲	مفتی اکرام علی	۴۵	محمد قیصر علی		دختر
۳	مفتی محمد مصباح علی	۴۶	منشی انوار علی		

یہ شجرہ شجرہ نمبر ۱۶ سے تا نمبر ۷۷ مل جائے گا۔ دختر کلان شیخ تنویر حسین جسکی شادی مولوی شفیق سے ہوئی جو کسی ایک دختر جو۔ دختر ثانی زوجہ محمد قاسم سے ایک بیسیر علیہ حفظہ جو اور سماء حبیبہ انصار دختر شیخ جمال الدین احمد کی شادی شیخ محمد کوثر علی سے ہوئی اسے ایک دختر پیدا ہوئی جسکی شادی مولوی مصباح الدین سے ہوئی وہ نکاح اور پر ہو چکا ہے۔ دوسری دختر سماء زبیرہ خاتون کی شادی شیخ ذکار اللہ بن قاضی مجیب اللہ کے ساتھ ہوئی جنکا دوسرا مولوی عزیز الدین کے ذکر میں ہو گا۔ ان بی بی کے بطن سے ایک بیسیر محمد احسان کریم دو دو دختر مطوبہ انصار زوجہ منشی انصار اللہ بن شیخ محمد عطاء اللہ ابن نبی عم سے ہوئی۔ دوسری دختر انوار بانو کی شادی محمد و آب الدین احمد بن مولوی عزیز الدین سے ہوئی۔

ذکر محمد فصیح الدین المخاطب فصیح اللہ خان

آپ اوسر صاحبزادے شیخ محمد اکرم کے تھے مسئلہ جلوس محمد شاہی میں آپ کو خطاب فصیح اللہ خان دربار شاہی سے عطا ہوا اور خدمت سوانح نگاری سرکار بدایون و منصب دکن ہزاری ذات دودھ سوار بدرجہ و قریبہ کل نام جاگیر حویلی بدایون دیگر ریگانات دہلی و پالی بہت کنال میں آپ کو عطا ہوئی۔ بارشاہنشاہی دہلی میں اول آپ ہی نے سوانح حاصل کیا اور پھر اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی ملازمت شاہی میں داخل کرایا اور انکو بھی خدمات و منصب عطا ہوئے۔

شیخ محمد قمر الدین کو خدمت سوانح نگاری چکلی بریلی و منصب دکن ہزاری ذات دودھ سوار و قریب دوکان نام جاگیر شیخ محمد امین الدین کو بھی سفید منصب جاگیر عطا ہوئی تھی۔ شیخ امام الدین ابو الفضل کو جب اپنے وطن بدایون ہی میں رہے لیکن انکو بھی منصب ایکہ از ذات و جاگیر و خدمت دار و علی عدالت بدایون کی عطا ہوئی تھی۔ خانی کا خطاب بجز فصیح اللہ خان کے کسی دوسرے بھائی کو عطا نہیں ہوا انکے بعد انکے فرزند حافظ المؤمنہ خان کو البتہ عطا ہوا۔

شیخ فصیح اللہ خان صاحب کا عقد سماء بی بی حبیبہ بنت شیخ حسنہ کرم بن شیخ محمد اشرف بن شیخ محمد ماہ نمبر و قاضی جانہ کے ساتھ ہوا اور دہلی بی بی انور شہیدہ

وزیر بن قاضی محمد علیہ السلام بن قاضی غلام محمد کی تعین شجرہ پیری درج ذیل ہے
 اور مادری شجرہ شیخ محمد علیہ السلام کا شیخ قاضی غلام محمد سے ملتا ہے جبکہ نام
 پرنسٹن شجرہ نمبر ۹۱ میں مندرج ہو چکا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۱

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۳	شیخ فتح الدین قاضی محمد صدر الدین وقت باقی	۶۵	قاضی علیہ السلام شیخ ضیاء	۶۷	شیخ محمد امجد	۶۹	شیخ محمد اکرم
۶۴	قاضی محمود	۶۶	قاضی دلاری	۶۸	شیخ محمد اشرف	۷۰	مسلمہ عیسٰی بی بی زوجہ محمد نصیر الدین خان

ان بی بی کے بطن سے ایک میسرسی مویہ الدین عرف حافظ ابوالوا المود خان پیدا ہوئے

۱۵ شیخ محمد اشرف کے دو سربہائی محمد شریف تھے ان کے بیٹے محمد کرم اور ان کے بیٹے شیخ
 علیم الدین اور ان کے دو بیٹے مولوی غلام اسد اور شیخ کلیم الدین۔ غلام اسد کے خلف
 مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ہوئے ان کے پسران مولوی محمد حسین اور مظفر حسین اور محمد حسن و
 محمد عثمان و محمد محسن تھے منجملہ ان کے اس وقت صنف محمد حسن و محمد محسن اور مولوی محمد عثمان بفضل
 موجود ہیں اور شیخ کلیم الدین کے بیٹے شیخ آیت اسد و شیخ فصاحت اسد و شیخ سلیم اسد ہوئے
 شیخ آیت التمر کے پسر شیخ فضل احمد و شیخ ایر احمد و شیخ عنایت احمد ہوئے۔ منجملہ ان کے شیخ
 امیر احمد اس وقت بقید حیات ہیں۔ اور ان کی اولاد بھی ہے۔ سوا بی بی حمیدہ کے والد سے کوئی
 اور اولاد ذکر سے اب آئندہ نہ چلی۔ قاضی محمد علیہ السلام کے باپ پسر قاضی محمد رفی۔ و قاضی محمد عباس
 و قاضی محمد تقی۔ و قاضی جان محمد و قاضی محمد معصوم تھے جان محمد۔ و محمد معصوم لا ولد فوت ہوئے۔

فصیح اسد خان نے بہمد محمد شاہ بادشاہ دہلی میں مقیم رہ کر مکانات منتخبہ دیوٹخانہ و مکانات زنان خانہ درجہ خانہ وغیرہ و دوکانات واقع کٹرہ آدینزیگ خان میں جو متصل لال کنوے کے سہ تعمیر کرائیں چنانچہ وہ مکانات و املاک واقع تاتار پور سیسی پور پرگنہ دہلی قبل ۱۷۸۷ء غدر تک بقبضہ اولاد خان موصوف رہے ۱۷۸۷ء عین اسکے بعد وہ مکانات اولاد خان موصوف کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳) باقی بایں کی اولاد قاضی ابوالعین موجود ہے۔ محمد تقی کی اولاد میں محمد متقی حسین اور تصدق حسین و نظر حسین و غلام حسین مرحوم و قاضی عنایت حسین سلمہ ہیں کہ سبکی اولاد افضل موجود ہے۔ اور غلام امام بن عین الدین بھی محمد تقی کی اولاد سے تھے قاضی محمد جلال کی اولاد میں مولوی عزیز علی تھے اور قاضی محمد انبی کے پسر محمد روشن ان کے دو پسر محمد حسن و قاضی فضل اسد ہوئے۔ محمد حسن کے قاضی غلام حسینی و قاضی کلمت اسد ہوئے غلام حسینی کے پسر شیخ امام بخش ان کے مولوی غلام حیدر و غلام صفدر و غلام سرور اور دو دختران یونین بھلہ ان کے ایک دختر والدہ جناب مولوی عبدالقادر صاحب عثمانی کی تھیں اور غلام صفدر اولاد فوت ہوئے اور مولوی غلام حیدر کے پسر مولوی غلام فیروز و غلام شہر و غلام سادات ہیں۔ اور حکیم غلام سرور کے مولوی اعجاز احمد اور مولوی عبدالحی و دلپہر اور دو دختر ایک نوجو مولوی غلام فیروز کی تھیں کہ جبکہ بطن سے غلام حسین پیدا ہوئے اور دوسری دختر زوجہ قاضی عبدالعالم کی تھیں۔ اور کلمت اسد کے بیٹے قاضی نذیر علی اور ان کے خاٹ قاضی غلام شبیر اور ان کے صاحبزادے قاضی حبیب حسن و قاضی غلام امیر و غلام شبیر و دختران بھی ان کی ہیں۔ اور قاضی محمد علیس کے دو بھائی تھے وزیر محمد جلا ذکر مذکور ہوا ان کے بیٹے شیخ محمد تھے ان کی اولاد میں مبارک اسد و وزیر محمد تھے۔ مولوی مبارک اسد کی اولاد موجود ہے۔ دو بیٹے قاضی محمد علیس کے محمد حاتم اور ان کے دو بیٹے احمد علی

بذریعہ بیع و نیلام ناجائز کے نکل گئے اور املاک مذکورہ بالا بھی بے کو
بیع کر دی گئیں۔ اور آپ کے وقت کے دیہات معانی کے منجمد چوبیس
اولاد خان موصوف تھے بعض اب تک ضلع بدایون میں بقیضہ اولاد موجود
ہے۔ اور بعض جو ہاتھ سے نکل گئے انکی وجہ موقع پر بیان کی جائے گی
آپ کا انتقال ۹۰ شوال بمقام دہلی ہوا اور عمر تخمیناً آپ کی ۳۷ برس کی ہوئی تابوت
آپ کا دہلی سے بمقام بدایون آیا اور اپنے قبرستان قدیمی فرشوریان میں مدفون
ہوئے **يَعْقُرُ اللّٰهُ لَنَا وَاَكُلُ الْجَمْعِ ۝ ۵**۔

ذکر شیخ مویٰ الدین عن حافظ ابوالموید خان

بن محمد فصیح اسد خان

آپ بتاریخ بست و پنجم شوال یوم شنبہ چار گھڑی روز نیکے پر ۱۱۶۹ھ ہجری
میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ سماء حمیدہ بی بی جنکا ذکر اوّل مذکور ہوا تین
انکے کوئی اور بہائی بہن نہ تھے حافظ کلام اسد شریف اور علم بی وفارسی
میں یدِ حلوئی رکھتے تھے اور منتہی طلب علم کو اپنے مکان پر درس دیتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳) و محمد مانیس۔ امجد قلی کی اولاد میں مولوی محمد علی اور اشفاق علی
وغیرہ اور مظہر اسد اور آظہر اسد و قاضی ثامن علی و قاضی غلام کاظم و محمد جعفر ہوئے
جنکی اولاد موجود ہے اور قاضی محمد فاضل قاضی فضل اسد کی اولاد میں سے تھے اور ان کی

تھے۔ بدایون اپنے وطن سے جب تشریف دہلی لے گئے تو تا دم
 واپسین وہیں مقیم رہے البتہ کلکتہ کا دو مرتبہ سفر کیا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ چونکہ آپ
 دہلی میں جاگیر دار مشہور تھے جناب مشکاف کلان رزٹنٹ دہلی کی ملاقات
 کو آپ کبھی تشریف نہیں لے گئے صاحب بہادر کو یہ خیال ہوا کہ یہ
 شخص متکبر اور مغرور ہے کہ جلد رئیس ہم سے ملنے کو آتے ہیں اور یہ
 نہیں آتے مگر یہ اسوجہ سے نہیں بلکہ اس سبب سے تھا کہ جو طالب علم آپ
 کے دیوانخانہ میں مقیم رہتے تھے یا جو شہر کے طلباء آتے تھے ان کی
 درس و تدریس سے فرصت نہیں ہوتی تھی اور اشتغال و رد و وظائف مہلت
 نہیں دیتے تھے اتفاق سے معافی و جاگیرات کی تحقیقات گورنمنٹ سے
 صاحب موصوف کے سپرد ہوئی۔ موضع میگاہ جو ضلع پانی پت میں آپ کی
 جاگیر میں تھا اور جس میں ۵۲ بچتہ چاہ تھے اسکی بھی تحقیقات شروع ہوئی
 اور وہ معافی اکتفا تھا اسکی نسبت صاحب کمشنر بہادر نے یہ رپورٹ کی
 کہ سند معافی شاہ عالم کی عمری دستخطی پیش کی گئی ہے مگر شاہ عالم کو بوجہ
 تسلط گورنمنٹ انگلشیہ کے کوئی اختیار عطائی اکتفا کا نہ تھا۔ اور نیز یہ بھی
 تحریر فرمایا کہ سند میں بھی ہیکو شبہ ہے پس اس مقدمہ کی وجہ سے
 آپ کو کلکتہ تشریف لیجانا پڑا ان حکام انگریزی اور کمٹی تحقیقات معافی جاگیر نے
 جب اپنے اعتراض کا اعادہ کیا کہ شاہ عالم کو سند معافی دینے کا اختیار نہ تھا
 تو آپ نے یہ جرحہ اور ناقابل تردید جواب دیا کہ شاہ عالم کو بیشک تین
 صوبوں یعنی بنگال و بہار و اڑیسہ کی سند دینے کا اختیار تھا مگر ایک موضع

کی سند دینے کا اختیار نہ تھا۔ اس تلمیح کا اشارہ اوس واقعہ کی طرف ہے کہ جب بعد جنگ بکسر انگریزوں نے اسی شاہ عالم سے بنگالہ و بہار و اڑیسہ کی سند حاصل کی تھی اور اس موضع کی سند اون صوبوں کی سند سے پہلے کی تھی۔

حکام انصاف پسند انگلیشہ نے یہ حجت مقبول فرمائی۔ لیکن چونکہ فقرہ ثانی رپورٹ میں یہ بیان تھا کہ سند پر شبہ ہی ہے مقدمہ کو مکرر تحقیقات کے واسطے بھیجا دو بارہ تحقیقات میں رپورٹ پہر خلافت خان موصوف کے ہوئی پہر دو بارہ آپ تشریف کلکتہ لے گئے تھے۔

وہ حکام کہ جنکے سامنے اول مرتبہ یہ معاملہ پیش ہوا تھا سب ولایت چلے گئے تھے اور حافظ صاحب کے تشریف لیجانے کے قبل حکم ضبطی جاگیر صادر ہو چکا تھا آپ بے نیل مرام واپس آئے۔ حکم یہ تھا کہ بندوبست معافی کا جائیداد کے ساتھ جمیع سرکاری تجویز ہو کر کیا جاوے دس ہزار روپیہ سالانہ مالگذا رسی تخصیص ہوئی تھی آپ نے بندوبست لینے سے انکار فرمایا اور کہا کہ مجھے یا ہماری اولاد سے اگر کسی وقت مالگذا رسی ادا نہ ہوئی تو موجب ذلت ہے اسوقت گورنمنٹ نے آپ کے دور و پیہ روزانہ پنشن مقرر فرمائی تاحیات اونکے وہ پنشن ملتی رہی۔ آپ کی اور املاک معافی دہلی میں جو تحصیل شہر کے موضع تانار پور و سیہی پور وغیرہ میں تھی وہ بدستور معاف رہیں اور ضلع بدایون کے دیہات جو بشرکت بنی اعوام کے تھے وہ بدستور معاف رہے۔ آپ کا یہ معمول بدستور

تہا کہ بعد نماز صبح کے بعد فراغ وظائف چند ورق کتابت فرماتے تھے
چنانچہ شیخ اسباب و تاریخ فرشتہ دو گز کتب آپ کے قلم سے لکھی ہوئی تبرکاً
راقم کے پاس اس وقت تک موجود ہیں ۔

تادم مرگ اکثر طلباء مسافر آپ کے یہاں مقیم رہتے تھے اور آن جناب
کے ساتھ باہر دیوانخانہ میں کھانا کھاتے تھے۔ آپ کی شادی سماء شمس النساء
بنت محمد قمر الدین خان بن شیخ محمد اکرم سے ہوئی۔ اور ان بی بی سے صرف
ایک پسر جد امجد راقم الحروف جناب مولوی شیخ محمد اساس الدین احمد صاحب
مرحوم پیدا ہوئے۔ حافظ موصوف کا انتقال ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۲۵۵ھ ہجری
کو ہوا۔ آپ دہلی میں قریب مزار حضرت سلطان المشائخ نظام الدین
اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ سے تھوڑی دور جانب شمال راستہ
سے جانب غرب مدفون ہوئے۔ چنانچہ آپ کا چوترا اور قبر مع چوترا
پختہ کی بنی ہوئی ہے۔ آپ مرید حضرت خواجہ ضیاء الدین خلیفہ حضرت
مولانا فخر الدین صاحب دہلوی کے تھے خواجہ ضیاء الدین کا مزار مشہور و معروف
شہر جے پور میں ہے۔

ذکر مولوی اساس الدین احمد صاحب

آپ تاریخ ۱۲۰۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے آپ خلف الرشید
مولوی حافظ ابوالموید خان کے ساتھ آپ کی شادی سماء زید النساء بنت
مولوی محمد افتخار الدین بن شیخ محمد قمر الدین فرغوی سے اپنے خاندان

میں ہوئی اور انکے بطن سے دو صاحبزادے ایک مولوی حکیم محمد سعید الدین والد مولف رسالہ اور دوم مولوی محمد عزیر الدین صاحب مرحوم پیدا ہوئے آپ کی دو صاحبزادیاں مسلمان فقیہ النساء و ولی النساء بھی پیدا ہوئی تھیں جو خور و سالی میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی ایک زوجہ سماءہ حیات النساء کے بطن سے ایک پسر محمد ابراہیم اور ایک دختر سماءہ رؤف النساء پیدا ہوئی کہ اب تک ہر دو زندہ ہیں۔ اگرچہ آپ عربی و فارسی دونوں کے عالم تھے لیکن علم فارسی آپ کا زیادہ تر مشہور تھا۔ اور اکثر طلباء نے فارسی کی منتہی کتابوں کا تلمذ آپ سے کیا ہے۔

آپ کا طریقہ تعلیم یہ تھا کہ طالب علم دو بیٹیکر کتاب پڑھتا جاتا تھا اور آپ بغیر کتاب دیکھے اس کے معانی و نکات سمجھاتے جاتے تھے۔

آپ کی والدہ سماءہ شمس النساء جو باہ شوال ۱۲۰۰ھ ہجری پیدا ہوئی تھیں اور جبکا انتقال ۲۸ - شوال سنہ نامعلوم کو ہوا جبکا ذکر اوپر لکھ آئے ہیں جناب کے کوئی بہائی یا بہن نہ تھی بعد انتقال اپنے والد ماجد کے دہلی سے برائون میں تشریف لائے یہاں آکر تقسیم جائیداد موروثی پر دیگر بنی اعمام سے نزاع شروع ہوا۔

کئی سال تک مقدمات عدالتوں میں لڑتے رہے بالآخر وہ قضیہ ناخوشیہ اس طور سے طے ہوا کہ جناب مولوی فضل رسول صاحب مغفور کو فریقین نے ثالث مقرر کر دیا اور آپ نے دیہات معافی و املاک و رعایا سب تقسیم کر دیئے۔

آجنگاب کا انتقال ۲۵ - ذی قعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری کو ہوا اور بدایون میں
مدفن قدیم فروریان میں دفن ہوئے - آپ کی عمر شریف ۹۰ سال تھی
کسی قدر تجاؤز کر گئی تھی -
آپ کی تاریخ وفات جو راقم نے لکھی ہے وہ ذیل میں مندرج ہے -

چون زدنیا نمود عزم سفر	جدیدین مولوی اساس الدین
سال ترحیل ان نجمتہ شمیم	دخل الخلدہ گفت حور العین
	۱۲۹۹ھ
ثبت کردست بھل این تاریخ	بر سر لوح تربت سنگین
صد و یکزار و چپہ بود	
رب اغفرہ بیوم الدین	

ذکر حکیم محمد سعید الدین بن مولوی محمد اساس الدین
آپ تاریخ ۲۱ - رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ ہجری کو پیدا ہوئے - آپ نے
تربیت اپنے جد امجد حافظ الوالموید خان سے پائی اور علم عربی و فارسی و علم
طب و ہلی میں حاصل فرمایا - اور علم طب میں بہت بڑے حکیم اور ماہر تھے
اور حکیم صادق علی خان دہلوی کے شاگرد تھے آپ ناظم و ناشر ہی تھے چنانچہ
یہ حال تذکرۃ الواصلین کے خاتمہ پر مفصل لکھ چکے ہیں - تمام عمر آپ نے کوئی
بات لنویا جوٹ زبان سے قصہ انہیں نکالی - آپ کا عقد مساقہ بی بی بدلتہ
بنت قاضی ذوالفقار علی کے ساتھ ہوا جب کا شجر و مادری و پدری ذیل میں

درج ہے۔

شجرہ پدری نمبر ۲۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۷	قاضی عبدالعزیز بن قاضی عبدالوہاب	۷۰	محمد کامل	۷۳	قاضی محمد منیف
۶۸	عبدالرشید	۷۱	محمد اکل	۷۴	قاضی ذوالفقار علی
۶۹	شیخ لطف اللہ	۷۲	محمد شریف	۷۵	مسماۃ بدرا النساء والدہ

شجرہ پدری مسماۃ بدرا النساء والدہ راقم کا ہتم شجرہ نمبر ۲ میں ذیل ذکر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ لکھ آئے ہیں مسماۃ موصوفہ کی والدہ کا نام فرات تھا جو شجرہ مذکور میں نمبر ۲ درج ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک والدہ راقم بقید حیات ہیں۔

والدہ راقم کا انتقال تاریخ ۲۷ - رجب المرجب شب معراج ۱۳۶۶ھ ہجری میں ہو چکی تاریخ وفات راقم نے یہ لکھی ہے۔

آن حکیم زمان سعید الدین چون پرفتاد و پنج عمر بیافت قصہ رحلت ز دار فانی کرد بود ماہ رجب شب معراج شد ترشح زابر رحمت حق	صاحب علم و فضل و خلق و کمال پدرم خوش نصیب و با اقبال سوئے درگاہ ایزد متعال صبح یوم دوشنبہ روز وصال صبح دم بر زمین ز با و شمال
--	---

* اس کے متعلق مزید صفحہ ۹۰ میں درج ہے۔

<p>ملک الموت ناگمان آمد پے تعظیم قابض ارواح ساعتے چند حملے طلبید بسمیل خستہ حاضر خدمت</p>	<p>مرجا گفت آن خجستہ خصال تا بہ لب جان نمود استقبال شدہ مصروف حمد جل و جلال دید جان وادش ز منتقلال</p>
<p>روح مار از جسم حاکمی من خند بید گفت آن فرستہ خصال</p>	
<p>قطعه ثانی بزبان اردو</p>	
<p>کامل - حاذق حکیم نیک نخت انکی فرقت سے ہر بسمل نبجان سرگربان فکرین تانج کے</p>	<p>جب روانہ سوئے علیین ہوئے اور جن دانس سب نگین ہوئے انکتہ دان صاحب تمکین ہوئے</p>
<p>بولا ہاقت یون دل جان کنیچر داخل جنت معید دین ہوئے</p>	
<p>آپ کے تین پسرایک کاتب المحروف ہے وہ شیخ ابو المنظر اور تیسرے محمد رشید الدین اور چار دختران ہوئیں بنحو اولائیکے تین اس وقت تک بقضام زندہ اور صاحب اولاد ہیں۔</p>	
<p>نوٹ متعلق صفحہ ۹۱ دختر مذکورہ کے علاوہ قاضی موصوف کے دو پسر قاضی محمد محسن علی و حافظ محمد علی ہوئے قاضی حمید محمد محسن علی کا انتقال ہو گیا اور لاؤ لد فوت ہوئے۔ حافظ محمد علی صاحب ماسون راقم کے</p>	

اور پسر کلان راقم الحروف محمد رضی الدین ہے ۱۲ ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ
میں پیدا ہوا اور راقم کا نکلح دختر قاضی غلام موسیٰ رضا کے ساتھ ہوا۔
قاضی غلام موسیٰ رضا بن قاضی محمد حنیف تھے جو کاتب الحروف کے ناما شیخ
ذوالفقار علی کے حقیقی برادر کلان تھے جسکا شجرہ ہم اپنے والدہ کے شجرہ
پر ری میں درج کر چکے ہیں ملتا ہے۔

شجرہ رضا نمالی زوجہ راقم کا مندرج ذیل ہے یہ شجرہ نمبر ۲۳ سے
نمبر شمار ۶۹ ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۳

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۴۰	قاضی عبدالغنی بن قاضی عبدالقدوس	۴۲	قاضی غلام نجف	۴۴	مساقہ کلثوم انصار
۴۱	قاضی صدر الدین	۴۳	قاضی ابوالغنیض	۴۵	مساقہ وحید خاتون جہم

(تفسیر نوٹ صفحہ ۹۲) بنیائیت الہی اسوقت تک بقید حیات ہیں آپ نے اب اشہاب
میں قرآن شریف کو حفظ کیا اور نہایت عمدہ قرات کے ساتھ قرآن شریف کے
قاری ہیں انھوں نے کہ اولاد اسوقت تک نہیں ہوئی اب اہلخانہ کا انتقال ہو گیا۔
دوسرا نکلح کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک اور صاحب اولاد کرے۔

قاضی ذوالفقار علی کے بڑے بھائی قاضی محمد حنیف تھے جسکا ذکر اپنے حال

میں لکھوں گا ۱۳

مسماة کلثوم النسار کی والدہ دختر قاضی فیض رحمان بن قاضی عبد الرحمن بن حکیم قدرت اللہ بن قاضی محمد حاکم تہین۔ جبکا شجرہ بذیل ذکر شیخ جمال الدین احمد شجرہ نمبر ۱۶ میں مذکور ہے اور انکا نمبر ۷ شمار سے ہوتا ہے۔ یعنی وہ مسماة اطاعت النسار کی بہن تہین۔

قاضی غلام موسیٰ رضا کا انتقال بتاریخ ۱۹۔ ربیع الاخر ۱۳۱۰ ہجری ہوا اور مسماة کلثوم النسار کا انتقال ۱۴۔ جمادی الاول ۱۳۰۸ھ کو ہوا علاوہ زوجہ راقم کے قاضی صاحب مرحوم کے ان بی بی کے بطن سے ایک پسر قاضی عنایت رضا سلمہ اور دو دختران دیگر ایک زوجہ قاضی غلام شبیر مرحوم اور دوسری زوجہ مفتی فضل احمد صاحب سلمہ کی موجود ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ہر دو صاحب اولاد ہیں قاضی غلام موسیٰ رضا صاحب مرحوم کی زوجہ ادلی دختر شیخ لطف علی بن قاضی غلام تہین جبکا شجرہ نمبر ۳۰ شجرہ میں ہم آئندہ لکھیں گے اونکے بطن سے ایک دختر مسماة خرافۃ النسار پیدا ہوئیں جبکا عقد شیخ محمد قاسم علی بن شیخ عابد علی بن شیخ لطف علی مذکور بالا کے ساتھ ہوا جو عنایت الہی صاحب اولاد موجود ہیں۔

کاتب الحروف کے اس وقت چار پسر یعنی محمد فصیح الدین و محمد ریاض الدین و محمد صبیح الدین و محمد فیاض الدین دو دختر یعنی حمیدہ خاتون و صفیہ خاتون بفضلہ زندہ موجود ہیں جبکی تفصیل ذیل میں لکھی جاتی ہے اولاً ایک دختر پیدا ہوئی تھی جبکانام سعادت بانو تھا وہ بمیرساٹ سال پونچھکے بجا رضہ کرنا نہ فوت ہوئی بعد اسکے پسر اول محمد فصیح الدین بن عنایت الہی صاحب اقبال پیدا ہوا اسکانام بعد محمد راقم نے اپنے جد امجد فصیح الدین عرف فصیح الدخان مرحوم کے نام پر رکھا اور یہ فرمایا کہ

یہ لڑکا صاحب اقبال انشا اللہ تعالیٰ ہوگا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اس وقت
 اقران امثال میں باجاہ و اقبال و ذی علم ہے اسکو راقم نے مکان چمن
 نحو عربی و فارسی پڑھا کر بارہ برس کی عمر میں گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور
 میں انگریزی تعلیم دلائی ہر درجہ کے امتحان میں نمبر اول پر کامیاب ہوتا رہا
 ۲۰ یف۔ اسے کلاس میں کل یونیورسٹی میں اسکالرشپ کا نمبر اول آیا بارہ
 کیننگ کلج لکھنؤ سے بی۔ اے پاس کیا چنانچہ یونیورسٹی الدیاد نے
 اسکو ولایت بھیجنے کے واسطے دس ہزار روپیہ اسکالرشپ جو گورنمنٹ سے
 اس سال اس صوبہ کے واسطے مقرر ہوا تھو دینا منظور کیا۔ اور سارٹیفکٹ
 رضامندی والدین اور صحت جسمانی ڈاکٹری طلب کیا۔ راقم نے اس کو
 ولایت بھیجنے سے بدین خیال کہ بونو نے ولایت سے ہندوستانی لوگوں
 کے کامیاب ہو کر آئے وہ نہایت خراب معلوم ہڈے دین اور ادب
 اور رسم و رواج و تمدن آبائی کو برباد کر کے ایک نئی روشنی اپنے ساتھ
 لائے اگرچہ محمد فصیح الدین نے سارٹیفکٹ مسٹر ٹیل رائٹ سول سرجن کا روانہ
 کر دیا مگر میں نے سارٹیفکٹ تمین و یادو سرا حکم بہر محمد فصیح الدین کے نام آیا کہ
 تم بہت جلد سارٹیفکٹ والدین کا بھیجو اور اکتوبر کے مہینہ میں جہانپور میں
 سوار ہونے کا قصد کرو میں نے اپنے پروردگار سے اسکے حق میں دعا کی کہ
 اسے بار خدایا اسکے ولایت جانے میں میرے خیال کے بموجب نقصان
 ہے تو ایسا سبب کر کہ یہ نہ جاسکے۔ چنانچہ یونیورسٹی نے جو سفارش دیا
 اس کے نام کی کو اس عرصہ میں پنجاب یونیورسٹی نے دعویٰ پیش کیا کہ دو

اسکارشپ اس سال قحی ایک ہکو عطا ہونا چاہیے ایک منجملہ دو کے
عیسائی لڑکے کو مل چکا ہے جو مالک مغربی و شمالی کا تھا۔ چنانچہ ولسر اسے
نے اپنے حکم سے دوسرا اسکارشپ جو فصیح الدین کے نامزد تادمہ پنجاب
یونیورسٹی کو دیدیا۔ خدا کی عنایت سے یہ مرحلہ بے تکلف طے ہو گیا اور مجھ کو
سارٹیفکیٹ لکھنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ بہرہہ بمقام مکنتواہم آئے کلاس میں
چند ماہ پڑھتا تھا کہ ہزار جناب سہ اکلینڈ کالون صاحب بہادر فٹنٹ گورنر
سابق کے حضور میں بلا اطلاق رافم کے اوسنے ایک اپنی درخواست غاندانی
حالات و تعلیم کا حال لکھ کر بھیجی اور یہ خواہش کی کہ پردہ پیشتری ڈیٹی کلکٹری پر مجھ کو
مقرر فرما دیں ہزار نے وہ درخواست منظور فرمائی اور اوسکو پردہ پیشتری ڈیٹی
کلکٹر مقرر فرمایا کہ اسکی اطلاع بذریعہ پرایوٹ جیپی کے انیمیل سر جسیق ٹگس لائوس صاحب
بہادر چیف سکریٹری نے میرے دوست مسٹر ایچ۔ پی۔ میولاک بیج مراد آباد
کو دی اور انہوں نے بذریعہ تار مقام مراد آباد سے مجھ کو اطلاع دی کہ محمد
فصیح الدین پردہ پیشتری ڈیٹی کلکٹر مقرر ہوا اور یہ زمینہ ہے اون ترقیات کالج گورنمنٹ
نے حال میں ہندوستان یون کو عمدہ ہائے جلیلہ کے واسطے مقرر کیا ہے
چنانچہ ابتداً وہ بنارس بمبر جو بیس سالہ ڈیٹی کلکٹری پر بھیجا گیا اولیہ ہ
امتحان ڈیٹی کلکٹری کا پہلی مرتبہ پاس کر لیا مستقل ہو کر غاری پور مقرر کیا گیا۔ بعدہ
ترقی اپنے موقع پر پا کر گورکھ پور میں تبدیل ہوا۔ چند ماہ تک مت م کیا سب
ڈویژن گورکھ پور کا اچانچ کلکٹر اب اسنے اپنی خواہش سے بندوبست کے
کام کرنے کی درخواست کی چنانچہ اب وہ اعظم گڑھ کے بندوبست میں کام کر رہا

ہے امید ہے کہ اس حسن کارگزاری میں گونفٹ ترقی عطا فرمائیگی۔
 محمد فصیح الدین کی شادی ۱۲۸۷ھ بمابہ فروری دختر شیخ محمد رونق علی کے ساتھ
 محلہ قاضی ٹولہ میں ہوئی جبکا ذکر شجر نمبر ۷ امین بہ نمبر ۷ درج کر چکے ہیں۔ اس وقت
 تک اونکے بطن سے ایک دختر جسکی عمر گیارہ سالہ ہے موجود ہے اکبری اولاد
 ہو کر فوت ہوئیں۔

(۲) دوسرا کارا قلم کا محمد ریاض الدین ہے جو بی آے کے استمان میں
 بفضلہ اس سال پاس ہو گیا۔ اوکی شادی دختر قاضی غلام شبیر سے ہوئی جسکا
 شجرہ پوری درج ذیل ہے اور یہ لڑکی قاضی غلام ہوسی رضا کی دختر کی دختر ہے۔

شجرہ نمبر ۲۴

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	قاضی محمد فی بن قاضی محمد علی	۷۲	محمد حسن	۷۴	نزهت احمد
۷۱	محمد روشن	۷۳	قاضی کلمتہ احمد	۷۵	قاضی غلام شبیر

انکے بطن سے بفضلہ تعالیٰ ایک پسر بمبار سالہ محمد وقار الدین طلال احمد عمر ۶
 و ایک دختر بمبار و سالہ موجود ہے۔ اوکا پسر اول مسمیٰ بہین الدین بابا ام خود سال
 بتایچ ۱۶۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ ہجری فوت ہو چکا ہے۔

(۳) تیسری اولاد راقم کی دختر جسکا نام حمیدہ خاتون ہے پیدا ہوئی جسکی شادی
 محمد وحید الدین ابن مولوی محمد ابوالحسن برادر عم زاور اقم کے ساتھ ہوئی۔

اوسکے بطن سے تا ایندم بغایت الہی ایک پسر جسکی عمر پانچ سال ہے سہمی
امیر الدین حسن طال عمرہ اور ایک دختر سماء محمودہ خاتون بعمردو سالہ موجود ہے
اسد تعالیٰ بعمر طبعی پونچاوی اسکی بعد راقم کی ایک دختر آمنہ خاتون اور ایک پسر
ظہور الدین ہوا تھا۔ یہ دونوں خورد سالی میں مر گئے ظہور الدین نے بتایا ۱۹
صفر سنہ ۱۳ ہجری وفات پائی۔

(۴) چوتھی اولاد راقم کی پسر محمد صبیح الدین ہے جو انگریزی تعلیم پاتا ہے اور
فائسی کی تکمیل کر چکا اوسکی شادی دختر مولوی فضل احمد بن حافظ غلام جیلانی کے
ساتھ جو نو اسی قاضی غلام موسیٰ رضا کی ہے سال گذشتہ میں ہوئی اوس
ڑکی کا شجرہ پرسی حسب ذیل ہے۔ یہ شجرہ نمبر ۱ کے شجرہ سے چھڑا حکم
سے بننبر، ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۵

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	محمد یسین بن محمد حاکم	۳	مفتی اسمیل	۵	حافظ غلام جیلانی	۷	سماء مہتور النساء زوجہ صبیح الدین
۲	مفتی محمد اکرام علی	۴	مفتی طہر علی	۶	مولوی فضل احمد		

(۵) پانچویں اولاد راقم کی دختر ثانیہ سماء صفیہ خاتون ہے جو ہنوز ناٹھدا ہے
(۶) چٹھی اولاد پسر محمد فیاض الدین جو ابھی بعمردو سال ہے بفضلہ صاحب
فراست ہے اور درس میں مشغول ہے عربی صرف و نحو فارسی پڑھتا ہے اسد تعالیٰ

سب کو بے طبعی پہنچا دے۔

دختر کلان حکیم محمد سعید الدین مرحوم کی مسماۃ شترنیہ النساء بہن جو ۱۲۹۵ھ ہجری میں پیدا ہوئی تھیں اور جنگی شادی مولوی محمد ابوالحسن خلف مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی اور انکے بطن سے جو اولاد ہوئی اور سکا ذکر بذیل ذکر مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے لکھیں گے۔ تیسری اولاد حکیم صاحب مرحوم کی مولوی محمد ابوالمنظر سلمہ برادر حقیقی راقم کہیں آپ کی شادی دختر حافظ محمد اکمل صاحب مرحوم سے ہوئی۔ افسوس ہے کہ برادر عزیز کی اس وقت تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ محمد اکمل پر حافظ محمد مکمل شہید کے تھے اور انکے دو پسر ہوئے ایک محمد اکمل دوسرا غلام مومی الدین۔

محمد اکمل کی زوجہ دختر محمد اشرف فرشتہ کی تھیں اور انکے بطن سے یہ دونوں صاحبزادے تھے۔ محمد اکمل کے محمد سعید و حافظ عبدالستار دو پسر اور تین دختر ہوئیں کہ سب بفضلہ حیات ہیں۔ اور حافظ محمد مکمل شہید کی دوسری شادی سے دو پسر حافظ حسن علی و مولوی محمد محسن علی مرحوم ہوئی تھی اور حافظ حسن علی صاحب مرحوم کے دو پسر حافظ فرزند حسن و حافظ آل حسن بفضلہ موجود ہیں اور مولوی محمد محسن علی صاحب کے مولوی محمد رضا صاحب مرحوم اور حافظ محمد صلح مرحوم ہوئے۔ اولیٰ اولاد موجود ہے۔

تیسرے صاحبزادے حکیم صاحب مغفور کے یعنی چوٹے بہائی راقم کے محمد رشید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ بہن اور اولیٰ شادی مسماۃ عتیقہ النساء دختر مولوی محمد حسن ابن مولوی احسان اللہ صاحب مرحوم سے ہوئی ہے شجرہ

مادری و پدری انکا ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ شجرہ پری زوجہ محمد رشید الدین کا
ذیل میں درج ہے یہ شجرہ شجرہ نمبر ۱۲ کے نمبر شمار ۶۵ سے ملجا آتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۶

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۶	قاضی محمد یوسف بن قاضی عبد الجلیل رشتہ خجاست	۶۸	محمد عظیم اللہ	۶۰	مولوی احسان اللہ	۶۲	دختر مسماہ عتیق النساء زوجہ محمد رشید الدین
۶۷	محمد امین اللہ	۶۹	مولوی حیات اللہ	۶۱	مولوی محمد حسن		

شجرہ مادرِ مسماء عتیق النساء

یہ شجرہ شجرہ نمبر (۱۲) اولاد حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے ملجا نیگا۔

شجرہ نمبر ۲۷

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	شیخ برکت اللہ تولی	۶۱	شیخ عظیم اللہ	۶۳	مسماہ عتیق النساء زوجہ دختر
۷۰	مولانا شاہ سلامت اللہ	۶۲	نعیم النساء زوجہ بیوی محمد حسن		

ان بی بی کے بطن سے بفضلہ تعالیٰ تین پسر یعنی محمد رفیع الدین جسکی شادی
سال حال میں دختر مولوی وزیر احمد صاحب خلف مولوی محمد حسن بن مولوی

احسان اللہ موصوف سے ہوئی ہے اور دوسرے پسر محمد شفیع الدین اور
تیسرا لڑکا محمد ذکی الدین ہے اور دو دختر ہیں منجملہ اونکے دختر کلان کو مولوی
فاخر حسین نے جو ہر لطف برادر عزیز محمد رشید الدین کے ہیں اپنی فرزندہ
مین لیا ہے اور اوکی شادی ابن احمد خاٹ مولوی وزیر احمد صاحب کے ساتھ
اسی سال میں ہوئی ہے۔ دختر دوم حکیم صاحب مغفور و مرحوم مسماۃ حلیم النساء
ہمشیرہ راقم کی تھی کہ جنگی شادی مولوی عبدالحی سلمہ سے ہوئی تھی اور مولوی عبدالحی
کا شجرہ ذیل میں ہے۔
یہ شجرہ نمبر ۲۸ سے ۲۹ جاکر ملتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۸

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۳	مولوی غلام حسین بن محمد حسن	۷۵	حکیم غلام سرور
۷۴	قاضی امام بخش	۷۶	مولوی عبدالحی

اس لڑکی کے بطن سے ایک پسر رضا حسین سلمہ اور دو دختر بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں
اور مسماۃ حلیم النساء کا انتقال بتاریخ ۲۰ رجب ۱۳۰۹ھ بمقام جوہ پور ہوا جس کا
مولوی عبدالحی کعبہ مجسٹریٹ ملازم ہیں۔

دختر کلان مسماۃ مذکورہ کی شادی عبد الغنی ابن مولوی اعجاز احمد صاحب بن حکیم
غلام سرور موصوف سے ہوئی اور دختر دوم کی شادی بشیر الاسلام بن قاضی

عبد العلام بن قاضی شمس الاسلام کے ساتھ ہوئی
رضا حسنین کی شادی انکے والد نے جو وہ پور میں قوم سادات میں اپنی بی بی
ثانیہ کی ہمشیرہ کے ساتھ کی ہے۔

دختر سوم جناب حکیم صاحب مرحوم کی مسماۃ علیم النساء ہے۔ اسکی شادی
حکیم محمد حسین بن مفتی شرف علی کے ساتھ ہوئی جنکا شجرہ پرسی و مادری خوج
ذیل ہے شجرہ نمبر ۲۹ بنیادیہ شجرہ پرسی نمبر ۲۵ سے یہ نمبر ۳۷ ملتا ہے

شجرہ نمبر ۲۹

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۴۴	مفتی میر علی بن مفتی اسماعیل	۴۶	مفتی محمد حسین
۴۵	مفتی شرف علی		

اور مفتی میر علی کے دو صاحبزادے تھے مفتی اسد علی و مفتی شرف علی صاحب
اور مفتی اسد علی کا انتقال ہو گیا انکے پسر مفتی رضا احمد بفضلہ موجود ہیں۔ اور
مفتی شرف علی صاحب مدظلہ یقید جات ہیں۔

شجرہ مادری محمد حسین اسطرح پر ہے کہ مسماۃ ظہیر النساء و دختر سوم علی علیہ الوالی
صاحب مرحوم کی ہیں۔ اور مولوی عبدالوہابی خلیفہ مولوی عبدالباقی اور
وہ خلیفہ مولوی شاہ حسن علی صاحب مرحوم و مغفور کے جنکا شجرہ
ذیل میں درج ہے ہیں۔

شجرہ نمبر ۳۰

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۹	عبد الجلیل بن عبد الصمد	۶۱	مولوی شاہ حسن علی	۶۳	مولوی عبد الوالی
۷۰	عبد اللطیف	۶۲	عبد الباقی	۶۴	طہیر النساء

اور سماء علیہم النساء کے بطن سے ایک سپرہ نور دار محمد احمد اوتین دختر بفضلہ
تعالیٰ موجود ہیں اور ہنوز سب اولاد ناکندہ ہے۔

دختر حیارم جناب حکیم صاحب مرحوم سماء فخر النساء کی شادی اپنے بنی اعمام
محمد عبد الجلیل بن شیخ حامد بن شیخ زکریا الدین بن شیخ غیاث الدین کے
ساتھ ہوئی۔ جنکا شجرہ ہم بذیل ذکر امام الدین ابوالفضل کے لکھ آئے ہیں
اور انکی اس وقت ایک دختر سماء عائشہ خاتون ناپالغہ موجود ہے اللہ تعالیٰ عمر
طبعی کو پہنچا دے۔

اب بیان سے ہم حال جناب لوی محمد عزیز الدین صاحب
مرحوم و مغفور اپنے عم حقیقی خلف دوم مولوی محمد

۷۱ مولوی شاہ حسن علی کی دختر والاقاضی ذوالفقار علی جدادری راقم اور قاضی محمد حنیف کی
والدہ تین اور مولوی عبد الوالی کی ہمشیرہ زوجہ قاضی محمد حنیف تین۔

اساس الدین صاحب اسکنہ اسد فی العلیین مع اولاد کے لکھتے ہیں

جناب مولوی محمد عزیز الدین صاحب دوسرے صاحبزادے جناب مولوی محمد اساس الدین صاحب مرحوم و منغور کے ہیں آپ ۱۲۴۴ھ ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور دہلی میں اپنے جدا مجد مرحوم و منغور حافظ ابوالوہید خان کے زمانہ حیات تک اونکی تربیت میں رہے اور کسب علوم و وجہ کی زمانہ علمی طلب کی بھی تحصیل کی لیکن بطور پیشہ کے اس فن کو نہیں کیا اور فارسی اردو میں اون کا کلام نظم نہایت عمدہ ہے آپ شاگرد رشید مرزا غالب دہلوی کے اور پنجابی میں میرا پیچہ کش - دہلوی کے - تھے بعدہ آپ نے ملازمت گورنمنٹ انگریزی کی طرف توجہ فرمائی۔ ۱۸۵۵ء میں سند درجہ اعلیٰ و کالت صدر و عہدہ منصفی کی بقیام دہلی حاصل کی اور دہلی میں وکالت ضلع کی شروع کی تا بایام غدر ۱۸۵۷ء دہلی میں اعلیٰ درجہ کی وکالت آپ کی ہوئی بعد غدر کے آپ ۱۸۵۹ء میں جبکہ ضلع جدید شاہجہانپور میں قائم ہوا ضلع شاہجہان پور میں وکیل سرکار مقرر ہوئے - اور عرصہ وراثت تک عمدہ طور سے وکالت ضلع مذکور میں کی اور حکام میں گرامی قدر رہے بعدہ آپ نے عہدہ منصفی قبول فرمایا قریب دس سال تک منصفی کی اور درجہ اول کے منصف بشائرہ للعمار کے رہے - بعد عمر ۵۵ سالہ آپ نے گورنمنٹ سے پنشن حاصل کی اور بعد ۶۶ سال تا بیچ ۲۶ - جمادی الاخر ۱۳۱۸ھ کو اس دارفانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی - اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے

آپ کی قبر شریف بلغ قدیمی جناب مدوح مین متصل ایک مزار بزرگ کے واقع ہے آپ کے دو نکاح ہوئے نکاح اوّل ساتھ مسماۃ نجابتہ النساء دختر شیخ عابد علی کے ہوا جنکا شجرہ ماورسی و پدری ذیل مین درج کرتے ہیں شجرہ پدری یہ ہے یہ شجرہ نمبر ۹ سے نمبر ۶۹ ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۳۱

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	قاضی محمد جلال بن قاضی فضل محمد	۷۱	قاضی دوست محمد	۷۳	منشی لطف علی	۷۵	مسماۃ نجابتہ النساء زوجة مولوی عزیز الدین جونا
۷۰	قاضی محمد سعید	۷۲	قاضی غلام حسین	۷۴	منشی مایہ علی		

شجرہ ماورسی مسماۃ موصوفہ کا جو بذیل ذکر حکیم محمد سعید الدین بنبر ۳۱ درج ہوا ہے اوس شجرہ سے ملتا ہے مسماۃ فصاحت النساء مادر مسماۃ نجابتہ النساء دختر قاضی محمد حنیف بن قاضی محمد منیف کی تمین۔ ان بی بی کے بطن سے اوّل ایک دختر مسماۃ صداقت النساء پیدا ہوئی تھی جو صغر سنی مین فوت ہوئی دوسرے مولوی محمد ابوالحسن صاحب سلمہ بتانچ ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۸۵ ھ ہجری پیدا ہوئے۔

ایام صغر سنی مین جبکہ آپ کی عمر پچیس سو برس کی تھی انکی والدہ نے انتقال کیا۔ یہ اول شخص ہمارے خاندان مین ہیں جنہوں نے انگریزی علوم تحصیل

کے لئے ۱۸۶۲ء کے شروع میں وہ مدرسہ انگریزی بدایون میں داخل ہوئے۔
 ۱۸۷۱ء میں امتحان انٹرنس - اور ۱۸۷۲ء میں امتحان ایف - اے - کلکتہ
 یونیورسٹی کا پاس کیا۔ جنوری ۱۸۷۳ء میں امتحان بی - اے کلکتہ یونیورسٹی
 میں شریک ہوئے۔ مگر ایک مضمون میں ناکامیاب رہے دوسری مرتبہ
 کوشش نہیں کی۔ انٹرنس کا امتحان ضلع اسکول بدایون سے - ایف - اے
 کا - بریلی کالج سے - اور بی اے کا امتحان میونسپل کالج الہ آباد سے
 دیا تھا۔

درجہ دوم سے لیکر بی - اے - تک برابر سرکاری دلوکل وظائف حاصل
 کرتے رہے۔

بی اے - کلاس میں آپ کو مسے کا وظیفہ ملتا تھا شروع ۱۸۷۳ء میں جب
 علیگڑھ میں مدرسۃ العلوم مسلمان قائم ہوا تو اسکی ماسٹری پر انکا تقرر ہوا اور وہ
 مشہور مدرسہ گویالان ہی کے ہاتھ سے گھٹلا - آنریبل سید احمد خان
 بہادر صاحب جب بمبلیٹو کونسل ہند کے ممبر مقرر ہوئے تو مولوی ابوالحسن
 صاحب نے اونکے پاس بطور پسنٹل اسٹنٹ وپرائیوٹ سکڑی کے
 چار سال تک کام کیا ۱۸۷۵ء میں ہائی کورٹ الہ آباد کے مترجم مقرر ہوئے -
 مئی ۱۸۸۸ء سے سرکار نظام کی طلب پر حیدرآباد کی ملازمت اختیار کی جہاں
 اب تک بوندہ جیٹراہی ہائی کورٹ بمبارہ سماحہ سرفراز ہیں - کچھ عرصہ تک
 ضلع بیدر کے جج اور خاص حیدرآباد کے چیف مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہیں۔

دوسرا نکل مولوی محمد عزیز الدین صاحب کا مسماۃ مقبول النسا و دختر شیخ جمیل الدین

بن شیخ نجیب الدین بن شیخ حیات الدین کے ساتھ ہوا تھا جنکا شجرہ بذیل ذکر ہوئی
 رشید الدین بن مولوی حکیم محمد سعید الدین مرحوم و مغفور بہ نمبر ۲۶ درجہ ۱۲ سے
 ابن بی بی کے بطن سے تین پسر محمد و باب الدین احمد اور محمد و حاج الدین و محمد
 ضیاء الدین سلمہ اور ایک دختر سماء افضل بانو سلمہ پیدا ہوئیں بفضلہ تعالیٰ
 زوجہ ثانیہ اسوقت تک بقید حیات ہیں۔

مولوی محمد ابو الحسن کی شادی ہمیشہ عزیزہ راقم الحروف سماء تثنیہ النساء
 بتاریخ ۲۱۔ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ ہجری ہوئی اور بکے بطن سے دو پسر ایک

محمد و حید الدین حسن اور دوسرے حمید الدین حسن اور تین دختران سمان تان
 تمکین فاطمہ تحسین فاطمہ و تسکین بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ ایک اور دختر
 افضل النساء جو سب میں بڑی تھی دس گیارہ سال کی عمر میں فوت ہو گئی۔

اور ایک پسر مسمیٰ ظہیر الدین ۲۔ جمادی الاول ۱۲۹۲ھ ہجری کو پیدا ہوا کہ ۲۴۔ ربیع الاول
 ۱۲۹۳ھ ہجری کو دس ماہ کی عمر میں فوت ہو گیا۔ دختر کلان تمکین فاطمہ کی شادی تانی

عنایت رضا صاحب کے ساتھ ہوئی ہے جو البیہ راقم الحروف کے بہائی ہیں
 جنکا ذکر شجرہ نمبر ۲۳ میں بہ نمبر ۵ درجہ ہے۔ باقی دو لڑکیاں ابھی ناکتہ ہیں۔

وحید الدین حسن کی شادی دختر راقم الحروف سماء حمیدہ خاتون سے بتاریخ ۲۹۔
 دسمبر ۱۸۸۹ھ بروز یکشنبہ ہوئی۔ اس کے بطن سے اسوقت تک بفضلہ تعالیٰ

دو اولاد ہیں ایک پسر برجور دار امیر الدین حسن عرف امیر حسن جو بتاریخ ۱۹ شوال
 ۱۳۱۱ھ ہجری پیدا ہوا اور ایک دختر بعد دو سالہ موسومہ محمودہ خاتون موجود ہیں۔

اسد تعالیٰ عمر طبعی کو پہنچا دے۔ ایک اور دختر ترمین فاطمہ بتاریخ ۱۹ شوال ۱۳۱۳ھ

پیدا ہوئی تھی مگر دو ماہ بعد بتاریخ ۱۸ ذی الحجہ سنہ مذکور فوت ہو گئی۔

محمد حمید الدین جو بوجہ امراض جسمانی کے پاؤں سے کسیدہ رنگ کرتے ہیں اور زبان سے ابھی طرح نہیں بول سکتے ہیں انکی شادی مسماۃ رضیہ خاتون کے ساتھ ہوئی۔ اور اس کے بطن سے ایک لڑکا علی الدین حسن عرف اختر حسن زندہ ہے۔

محمد وہاب الدین احمد کی شادی ساتھ مسماۃ انور بانو بنت شیخ محمد ذکا ائند بن شیخ محمد مجیب اللہ اپنے ماموں کی دختر سے ہوئی۔ اور ان بی بی کے نانا شیخ جمال الدین اچھتے جنکا ذکر سہم اولاد شیخ محمد اکرم مین لکھ چکے ہیں۔ انکے بطن سے صرف ایک دختر مسماۃ ہاجرہ خاتون پیدا ہوئی ہے جو ہنوز ناکندہ ہے۔

محمد وہاب الدین احمد محکمہ ناک مین انسپکٹر ہیں اور بالفعل ملتان کے ضلع مین ہیں۔ محمد و ہج الدین کی اول شادی دختر شیخ محمد قاسم علی بن شیخ محمد عبد علی بن منشی لطف علی کے ساتھ ہوئی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

وہ لڑکی لا ولد فوت ہوئی تو دوسری شادی مسماۃ شمس الضعی دختر مولوی عبد المتعال بن مولوی عبد الوالی بن مولوی عبد الباقی بن مولانا شاہ حسن علی صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اس لڑکی کے نانا مال کا شجرہ ہم ذیل مین بیان کرتے ہیں۔

مادر مسماۃ شمس الضعی کی دختر قاضی مصلح الدین ابن قاضی عزیز الدین کی تین جنکا شجرہ نمبر ۵ مندرج ہے۔ نمبر شمار ۷ ملجا بیگم ہنوز اس بی بی سے بھی کوئی

اولاد میں ہے اور محمد و بیچ الدین محکمہ پولیس میں کوٹ انچکڑی کے
عمدہ پر مامور ہیں۔

پسر سیو میں زوجہ ثانیہ سے مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے محمد
ضیاء الدین ہیں آپکی شادی ساتہ دختر شیخ الہام اللہ کے ہوئی جنکا شجرہ ہم ذیل میں
درج کرتے ہیں۔ شجرہ پوری جو شجرہ نمبر ۱۲ سے نمبر ۶۹ ملتا ہے۔

شجرہ نمبر ۳۲

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۴۰	شیخ اسلام اللہ	۴۲	محمد شفاعت اللہ	۴۶	معتقد بانو زوجہ محمد ضیاء الدین
۴۱	حکیم محمد سخاوت اللہ	۴۳	محمد اسلام اللہ		

شجرہ ماورسی مسماة معتقد بانو کا یہ ہے کہ والدہ مسماة مذکورہ دختر شیخ ہنر حسین
ابن حکیم سخاوت اللہ موصوف کی تین جو شجرہ پوری مسماة مذکورہ میں نمبر ۱۱ منبرج
ہیں اس بی بی کے بطن سے محمد ضیاء الدین کے چار پسر محمد قمر الدین و فخر الدین
و شمس الدین و نجم الدین بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں اور ضیاء الدین محکمہ ججی شاہ جہاںپور
میں بعدہ نائب محافظ و قمر ملازم ہیں۔

محمد ابراہیم کی زوجہ اول سے ایک پسر محمد اسماعیل اور ایک دختر زہراہ
خاتون زندہ ہیں۔

بی بی مرگین دوسرا نکاح وجیہ الدین کی دختر سے کیا ہے۔

شیخ محمد قمر الدین بن شیخ محمد اکرم

یہ تیسرے صاحبزادے محمد اکرم کے تھے اور اعلیٰ محمد شاہی میں بخدمت
سوانح نگاری چکلمہ بریلی بمصوبہ ہزاری ذات و دودھ سوار اور قریب دہ لک
دام جالگیر حویلی بدایون وغیرہ ریگنات کی تنخواہ رکھتے تھے اور عبدالحمید شاہ بن
محمد شاہ مین بوکالت شاہزادہ محمد شاہ لہب احمد شاہ مذکور کے مامور ہوئے
انکا نکاح اول ساتھ مسماۃ رحمت النساء بنت شیخ اسلام السدر بن شیخ فتح محمد
ابن شیخ فیضی بن شیخ مبارک بن شیخ ارزانی فرشتوری سے ہوا جنکا شجرہ اور
سال ہم اور پرفصل لکھ آئے ہیں۔ ان بی بی کے بطن سے ایک پسر
محمد قمر الدین پیدا ہوئے اور انکو بھی خطاب خانی کا اور منصب ہزاری ذات
و دودھ سوار حضور بادشاہ سے عطا ہوا اور ان کی والدہ نے جبکہ محمد قمر الدین
خان کی عمر چار ماہ کی تھی رحلت فرمائی۔ اور محمد قمر الدین خان نے بھی بعمر
ایک سال و چند ماہ دارفانی سے انتقال فرمایا شیخ محمد قمر الدین مرحوم نے
دوسرا نکاح ۱۱۰۰ھ ہجری ماہ مبارک رمضان شریف میں مسماۃ بی بی حلیمہ بنت
شیخ فتح السدر ابن شیخ امان الدینیرہ قاضی چاند کے ساتھ کیا اور ان بی بی کے
بطن سے تاریخ نہم ثوال ۱۱۰۰ھ ہجری مقدسہ یوم دوشنبہ چار گھنٹہ دن رہے
ایک دختر مسماۃ شمس النساء پیدا ہوئیں۔

اور انکا عقد ساتھ حافظ محمد ابوالموید خان بن محمد فصیح السدخان کے جو راقم الحروف
کے پردادے تھے ہوا۔

ان بی بی کے بطن سے راقم کے جد امجد مولوی محمد اساس الدین احمد صاحب مرحوم پیدا ہوئے۔ بعد ازاں تبارخ بخت و یکم شہر جہادی الاولیٰ ۱۸۱۱ھ ہجری شب جمعہ بوقت نصف شب ایک پسر مولوی حکیم محمد افتخار الدین مرحوم و مغفور پیدا ہوئے اور یہ علم عربی میں علما سے جید سے شمار ہوتے تھے اور علم طب میں ید طولی رکھتے تھے اور لقب بحکیم ہوئے۔ انکا عقد مسماۃ لطافت النساء بنت حکیم قادر بخش بن شیخ فتح الدین شیخ امان الدین قاضی محمد یوسف بن قاضی عبد الجلیل عرف شیخ پانہ سے ہوا۔

۱۸۱۵ھ قادر بخش کے بیٹے حکیم محمد مجید صاحب مرحوم مغفور تھے اور دوسرے فرزند حکیم سعید الدین مولیٰ حکیم مجید الدین کے عبد الحکیم متوفی اور انکے رضوان احمد جو بقید حیات ہیں اور حکیم سعید الدین کے حکیم سعید الدین صاحب تصانیف و مورخ بے بدل تھے جنکے صاحبزادے شیخ قدرت الدین و شیخ حمید الدین تھے حمید الدین بقید حیات ہیں اور حکیم قدرت الدین کے پسر حکیم کریم حسین جو بفضل تعالیٰ موجود ہیں اور انکے صاحبزادے عزیز حسین جو حال میں انگریزی میں ایم۔ اے۔ پاس ہوئے ہیں موجود ہیں اور حکیم صنعت الدین پسر حکیم سعید الدین کی صرت ایک دختر تھی جنکا نکاح کریم حسین سے ہوا تھا اور وہ لاؤلد مگر کین اور ان دونوں صاحبزادوں کا تعلق راج بہرت پور میں بعد طبابت رہا۔ اور تیسرے صاحبزادے حکیم سعید الدین کے حکیم وقار الدین مرحوم تھے جنکے پسر کاظم رضا موجود ہیں اور فخر حسین پسر کلان حکیم وقار الدین کے فوت ہوئے انکی ایک دختر زوجہ انوار علی بن شیخ ضیاء علی ہے حکیم وقار الدین کی چار دختر ہوئیں۔ دختر اول زوجہ حمید الدین مذکور کی تھیں اور دختر ثانی زوجہ شیخ نور حسین بن شیخ جمال الدین احمد زٹوری کی تھیں اور دختر سوم زوجہ حکیم کریم حسین مذکور اور دختر چہارم زوجہ حکیم مسر حسین بن شیخ حکیم محمد فخر الدین کی ہیں۔

انکے بطن سے اولاً مسماۃ فرید النساء و دختر کہ جو جدہ ماجدہ راقم الحروف کی تین
پیدا ہوئیں بعد کا مولوی محمد اقتدار الدین و حکیم محمد ممتاز الدین صاحب مرحوم پیدا ہوئے
مولوی اقتدار الدین صاحب فاضل اجل تھے افسوس کہ بعمر ۲۲ سال اس دافانی
سے بعالم جاودانی رحلت فرما گئے۔ اور مزار اونکا دہلی میں جو ار مزار حضرت محبوب الہی
خواجہ نظام الملک الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہے جہاں مزار حافظ ابوالموکد خان
مرحوم کا ہے۔ اوسوقت تک شادی نہ ہوئی تھی اور جناب مولانا افتخار الدین صاحب
اونکے والد ماجد بقیہ حیات تھے۔

مولوی حکیم محمد افتخار الدین مرحوم مرید حضرت شاہ مولانا حسن علی صاحب بدایونی
کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین صاحب دہلوی قدس سرہ کے تھے
مولوی محمد افتخار الدین صاحب کا انتقال ۱۱۔ جمادی الثانی بمقام ہے پورہ مزار شریف
آپکا بمقام ہے پور باغ حکیم واصل خان صاحب میں بچتہ بنا ہوا ہے۔
حکیم واصل خان صاحب سے نہایت دوستی تھی بمقام ہے پورہ بزرہ طیبیان راجہ صاحب
بہادر ملازم تھے۔

دوسرے صاحبزادے آپکے جناب حاجی حکیم محمد ممتاز الدین صاحب مرحوم و
مغفور تھے۔ انکا عقد مسماۃ امتیاز النساء بنت منشی الطاف علی سے ہوا
جو پسر شیخ غلام حسین کے تھے اور غلام حسین کے پسر ثانی منشی لطف علی کا
شجرہ ہم اپنے عم مرحوم مولوی عزیز الدین صاحب کے زوجہ اول کے ذکر میں مرقوم
کر چکے ہیں بغیر ۲، شجرہ نسب اس آپ کے بطن سے کوئی جب اولاد نہ ہوئی
تو حکیم صاحب موصوف نے دوسرا عقد ساتھ مسماۃ تمجید النساء بنت شیخ مصصام الدین

اپنے بنی عم کے کیا اور اون بی بی سے بھی اولاد نہوئی اور سلسلہ اولاد قسم ذکر
 شیخ قمر الدین خان مرحوم منقطع ہوا صرف اولاد و دختریں میں راقم الحروف اور برادران
 حقیقی و برادران عمر اولاد راقم الحروف سلمہ موجود ہیں۔ زوجہ اول حکیم صاحب موصوف
 کا انتقال بتاریخ ۱۳۱۰ صفر ۱۲۹۶ ہجری کو ہوا اور زوجہ ثانیہ کا انتقال بتاریخ ۱۲۸۶ -
 شعبان ۱۲۸۶ کو ہوا اور قبر زوجہ اول کی مسجد قدیمی فزوریان میں متصل زیارت
 پیر مسجد جانب غرب و شمال واقع ہے اور زوجہ ثانیہ کی قبر خطیرہ مولوی شاہ عبدالمجید
 قدس سرہ کے باغ میں واقع ہے۔ حکیم صاحب نہایت اعلیٰ درجہ کے
 طبیب اور ناظم ناظر تھے اور حاجی حرمین محترمین بھی تھے۔ آپ کا انتقال تاریخ
 ۳ - رمضان المبارک ۱۲۸۶ ہجری کو بمقام بدایون ہوا اور اونکا مزار شریف برابر
 مزار جدر راقم الحروف کے واقع ہے۔ اور اسکی برابر اب مزار شریف والد راقم الحروف
 کا خطیرہ فزوریان میں زیارت شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے بن میں ہے۔

ذکر شیخ محمد امین الدین سپہر شیخ محمد اکرم مرحوم

پسر چچ شیخ محمد اکرم کے شیخ محمد امین الدین تھے جو ۲۰ جلوس محمد شاہی سے
 بمنصب دوہزاری ذات و دو صد سوار بتدریج و قریب وہ لاک دام جاگیر
 حویلی بدایون وغیرہ پر گنات میں تنخواہ دار تھے اور عہد احمد شاہ پسر محمد شاہ
 میں بخدمت بخشگی شاگرد پیشہ و دار ونگی خواصان بادشاہ زادہ محمود شاہ
 پسر احمد شاہ مذکور کے سرفراز رہے اور عہد احمد شاہ موصوف سے
 بخدمت عہدہ امانت پائی باقی سہ کار بدایون بھی مامور رہے۔

انکا نکاح ساتہ مسماہ حبیب النصار بنت شیخ اسد الدین شیخ سعد الدین شیخ
 بدر الدین بن شیخ کرم الدین متولی مخدوم زادہ کے ہوا جبکہ نام شجرہ نمبر ۲ میں نمبر ۶۹
 پر درج ہے اوس حساب سے مسماہ موصوفہ کا نمبر ۶۹ ہوتا ہے۔ ان بی بی
 کے بطن سے یک پسر محمد اوحا الدین بتاریخ نسبت مہتمم جمادی الثانی ۸۱۷ھ ہجری
 مقدس شب پیمارشنبہ پیدا ہوئے اور پیر شب سیزدہم شہ جمادی الاول ۸۱۸ھ ہجری
 روز دوشنبہ ۱۰ پسر دوم محمد عماد الدین پیدا ہوئے اور بعد ۶ پسر سوم صلاح الدین
 پیدا ہوئے اور صلاح الدین لاؤلفوت ہوئے۔ محمد اوحا الدین کا نکاح مسماہ
 نعمت النصار بنت شیخ عبید الدین عرف قاضی بن شیخ فتح الدین شیخ ابوالحسن
 بنیرہ قاضی چاند کے ساتھ ہوا جبکہ شجرہ بذیل ذکر مولوی شیخ افتخار الدین کے
 ہم لکھ آئے ہیں۔

ان بی بی کے دو دختر ایک مسماہ بنجا بہ النصار اور دوسری عرش النصار اور
 ایک پسر سہمی نظام الدین تولد ہوئے۔ مسماہ بنجا بہ النصار کی شادی ساتہ شیخ
 محمد غیاث الدین بن شیخ کمال الدین حسین کے اپنے بنی اعمام میں ہوئی جبکہ
 شجرہ ہم اوکے موقع پر لکھ چکے ہیں۔

ابو مسماہ عرش النصار کی شادی ساتہ شیخ حسام الدین ابو العدل کے اپنے
 بنی اعمام میں ہوئی۔ یہ لاؤلفوت ہوئے۔ شیخ نظام الدین حیدر آباد کن میں
 بعد چند ولال دیوان ملازم مغرور عمدہ ریاست پر رہے انکی شادی نہیں ہوئی تھی
 لہذا لاؤلفوت ہوئے۔

انہوں نے اوس حویلی کلان کی مینا ڈالی اور تعمیر شروع کی تھی جسکی تکمیل اب

منشی محمد مقصود حسین صاحب نے کی ہے جنکا ذکر آگے آتا ہے۔

شیخ عطاء الدین کی شادی مسماۃ نضارۃ النساء بنت شیخ محمد سلیمان ابن شیخ محمد سبجان کے ساتھ جنکا شجرہ نمبر ۱۷۷۱ شمار ہم درج کر چکے ہیں ہوئی تھی۔

ان بی بی کے بطن سے تین سپر اور دو دختر پیدا ہوئیں خلت اکبر شیخ محمد مصلح الدین و سپر دوم شیخ محمد شرف الدین سپر سوم شیخ محمد علار الدین اور دو دختر مسماۃ فرخندۃ النساء و محمود النساء پیدا ہوئیں۔ محمد مصلح الدین کی شادی ساتھ مسماۃ کبیرۃ النساء بنت شیخ احسان علی ابن قاضی غلام حسین کے جنکا نام شجرہ نمبر ۱۷۷۲ میں درج ہے ہوئی۔ اس حساب سے مسماۃ کا نمبر ۱۷۷۳ ہوتا ہے۔ ان بی بی کے بطن سے دو پسر منشی محمد مقصود حسین صاحب اور حکیم محمد التفات حسین صاحب اور تین دختران مسماۃ تسلیم النساء و تعظیم النساء و توقیر النساء پیدا ہوئیں اور بفضلہ تعالیٰ یہ سب زندہ ہیں۔

شیخ مصلح الدین صاحب کا انتقال کچھ دن قبل گذرے کے ہوا ہے اور انکی قبر قبرستان قدیمین موجود ہے۔

دختر کلان مسماۃ تسلیم النساء کا عقد ساتھ مولوی محمد عین الدین صاحب سلمہ کے اپنے بنی اعمام میں ہوا جنکا ذکر مذکور ہو چکا ہے۔ دختر دوم مسماۃ تعظیم النساء کا نکاح ساتھ حکیم محمد رونق علی صاحب مرحوم کے ہوا جنکا شجرہ ہی اوپر لکھا ہے چکے ہیں یہ ہر دو دختران صاحب اولاد ہیں۔

مسماۃ توقیر النساء کا نکاح ساتھ قاضی افصح الزمان کے ہوا۔

یہ شجرہ نمبر ۱۵ سے نمبر ۳۲ ملتا ہے۔

شجرہ نمبر ۳۳

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۳۳	قاضی اصباح الدین	۴۵	قاضی کبیر الدین	۴۴	قاضی انصیح الزمان
۴۴	قاضی فصیح الدین	۴۶	قاضی وسیع الدین		

منشی محمد مقصود حسین صاحب کی شادی ساتھ دختر قاضی محمد وسیع الدین مذکور کے ہوئی جسکا نام لیاقتہ النساء ہے قاضی وسیع الدین کا نام شجرہ بالا میں پندرہم درج ہے انکے بطن سے ایک پسر منشی ظل حسین اور ایک دختر مسماۃ تنویر بانو پیدا ہوئی جو بقید حیات ہیں ظل حسین کی شادی ساتھ دختر محمد مصباح الدین کے ہوئی جسکا نام قدسیہ بانو ہے انکے بطن سے ایک لڑکا موسوم بہ اقدس حسین پندرہم درج سالہ ہے اور تین لڑکیاں ہیں مغزہ بانو و ساجدہ بانو و ماجدہ بانو دختر اول مغزہ بانو کی شادی سال حال میں ساتھ زاہد کریم ابن احسان کریم بن شیخ ذکار اللہ بن شیخ مجیب اللہ کے ہوئی جسکا شجرہ بذیل ذکر مولوی عزیز الدین صاحب مرحوم لکھ چکے ہیں اور باقی اولاد کا تعلق آخر حکیم خیر القیات حسین سلمہ کی شادی ساتھ طہیرہ النساء خاتون بنت شیخ محمد شرف الدین کے ہوئی جو آپ کے چچا تھے۔ اس بی بی کے بطن سے ایک پسر تیار حسین سلمہ پیدا ہوئے اور انکا عقد مسماۃ رفیعہ خاتون بنت منشی غفر علی صاحب کے ساتھ ہوا جسکا شجرہ ہجرت نمبر ۱۹ لکھ آئے ہیں۔ انکے ہوتے تک

ایک پسر می مقتدی احمد جو بچہ سالہ ہے اور ایک دختر نابالغہ بقصد موجود ہے
شیخ محمد شرف الدین صاحب کی شادی مسماۃ کلثوم النصار بنت شیخ محمود علی
سے ہوئی جبکہ شجرہ ذیل میں مندرج ہے۔

شجرہ نمبر ۳۴

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۲	محمد نسیم بن محمد کرم	۷۴	محمد و علی
۷۳	حافظ فیض محمد	۷۵	مسماۃ کلثوم النصار و بچہ شیخ شرف الدین زبیری

یہ شجرہ شجرہ نمبر ۷۲ سے نمبر ۱۱۷ ملتا ہے۔

ان بی بی کے بطن سے ایک پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی پسر کا نام وجاہت حسین
اور دختر کا نام طہیر النصار زوجہ حکیم التفات حسین صاحب کی ہیں۔

شیخ وجاہت حسین کی شادی مطلوب النصار مرحومہ دختر قاضی غلام شہیر مرحوم سے
ہوئی اور ماور مسماۃ مطلوب النصار دختر قاضی اظہار اللہ کی تھیں اور ان کے بطن سے
مظاہر الحق و مناظر حق و اظہار حق و منظور حق چار پسر اور ایک دختر مسماۃ معصوم النصار
و ایک دختر کنیز فاطمہ پیدا ہوئیں مظاہر الحق کی شادی دختر شیخ فضل احمد بن شیخ آیت اللہ
کے ساتھ ہوئی جبکہ شجرہ ذیل میں مندرج ہے۔ شجرہ نمبر ۳۵

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	محمد کرم بن شیخ محمد شرف	۷۱	حکیم الدین	۷۲	شیخ فضل احمد
۷۰	علیم الدین	۷۲	محمد آیت اللہ	۷۴	مسماۃ سلیقہ النصار و دختر مظاہر الحق

یہ شجرہ نمبر ۲۱ سے نمبر ۲۸ ملجاتا ہے۔

اس لڑکی کا انتقال سال میں ہو گیا اور اسکے بطن سے صرف دو دختران نابالغہ موجود ہیں اور مناظر الحق کی شادی دختر عبدالربک پسر شیخ کمال الدین منصف مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ جس کا شجرہ ذیل میں درج ہے

شجرہ نمبر ۲۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۲۶	شیخ احمد بن شیخ	۲۸	عطار احمد	۳۰	عین الدین	۳۲	سودی کمال الدین	۳۴	مسماۃ محبوبہ فاطمہ
	کرم احمد سولی								زوج مناظر الحق
۲۷	درویش محمد	۲۹	شیخ ریاض الدین	۳۱	غازی الدین	۳۳	عبدالرب		

یہ شجرہ نمبر ۲۹ اور ۳۰ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بنمبر ۲۵ ملجاتا ہے

باقی دو صاحبزادے شیخ وجاہت حسین کے ہنوز ناکتھا ہیں۔ اور دختر

شیخ وجاہت حسین کی شادی شیخ امجد احمد پسر شیخ فضل احمد مذکور

ہی ہوئی۔ دوسری دختر کنیز فاطمہ کی شادی ساتھ محبوب چلچسور قاضی حسین ابن قاضی شہیر ہوئی

اور شیخ علاء الدین پسر شیخ عطاء الدین مرحوم لاہور فوت ہوئے ان کی شادی مسماۃ

فلاحت النساء دختر شیخ تقی الدین سے ہوئی تھی جبکہ نام شجرہ نمبر ۱۸ میں

۱۸ تقی الدین کے دوسرے بہائی تقی الدین تھے جبکہ پسر ہمارے شفیق قاضی محمد

عنایت میری صاحب سلمہ موجود ہیں اور حیدر آباد میں وکالت کرتے ہیں اور محمد تقی الدین کے

پہنبر ۴۰ مہر ہے ۔

ان بی بی کے بطن سے ایک پسر مسمیٰ فخر الدین پیدا ہوا تھا جو نابالغ فوت ہوا
اون سے کوئی سلسلہ نہیں چلا۔ سماءہ فرخندہ النساء دختر شیخ عماد الدین
مرحوم کی شادی قاضی وسیع البین بن قاضی کبیر الدین سے ہوئی جس کا ابھی
مذکور ہوا۔ ان بی بی کے بطن سے قاضی الفصح الزمان و قاضی موعظ الزمان
و قاضی الصلح الزمان تین بیٹے پڑے اور ایک دختر سماءہ لیاقتہ النساء
پیدا ہوئیں جو بچائیت الہی اس وقت تک زندہ ہیں اور ان کی اولاد میں
موجود ہیں ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸) پسر محمد متقی حسنی اور تصدق حسنی و شیخ نذر حسین اور شیخ خادم حسین تھے
یہ چاروں صاحب فوت ہو گئے۔ محمد متقی حسنی کے مولوی امیر اعظم و مولوی کیرم عالم و علی حاتم
تین پسر صاحب اولاد موجود ہیں۔ اور شیخ تصدق حسین کے نقشبانی حسین اور صادق حسین
اور مہربان حسین بقید حیات ہیں اور دختران بھی زندہ ہیں۔ شیخ نذر حسین کی چار دختر تھیں
کوئی لڑکانہ تھا دختر گلخان کا عقد قاضی عنایت و مناسلہ بن قاضی غلام موسیٰ رضا سے ہوا
تسا جس کے بطن سے دو دختران موجود ہیں ایک دختر زوجہ قاضی غلام بشیر بن قاضی
غلام شبیر کی ہے اور دوسری دختر کا عقد مفتی حسین احمد بن مولوی فضل احمد بن حافظ
غلام جیلانی کے ساتھ ہوا اور شیخ خادم حسین مرحوم کے مظاہر حسین اور تاجل حسین
و دوسرا سوقت بفضل بقید حیات ہیں اور دختران بھی موجود ہیں اور ایک پسر مسمیٰ محمد بن حسین
کا انتقال ہو گیا ۱۶

اور دختر دویم مسماۃ محمودہ النصار کی شادی شیخ بنجل حسین بن شیخ
 عیاش الدین فرشتوری سے ہوئی جنکا شجرہ ابھی مذکور ہو چکا ہے انکے
 بطن سے منسلک ایک پسر شیخ محمد سراج الدین سلمہ پیدا ہوئے جنکا
 ہم ذکر اوپر لکھ چکے ہیں فقط



